e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 305 Friday , August 08 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۳۰۵) لکھنؤ،بروز جمعہ ۸-اگست ۲۰۲۵ء،مطابق ۱۳/صفرالمظفر -۱۴۴۷ھ صفحات-۸

نئے نائب صدر کے انتخاب کا عمل شروع، انتخاب 9 ستمبر

نئی دہلی: ہندوستان کے اگلے نائب صدر کے انتخاب کا عمل باقاعدہ طور پر شروع ہو چکا ہے۔ انتخابی کمیشن نے 9 ستمبر کو ہونے والے انتخاب کے لیے بدھ کو نوٹیفکیشن جاری کردی، جس کے ساتھ ہی نامزدگی کا عمل شروع ہوگیا ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق، امیدوار 21 اگست تک اپنی نامزدگی داخل کر سکتے ہیں۔ جمع کرائے گئے دستاویزات کی جانچ 22 اگست کو کی جائے گی، جب کہ نام واپس لینے کی آخری تاریخ 25 اگست مقرر کی گئی ہے۔ یہ انتخاب اس وقت ناگزیر ہوگیا جب موجودہ نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے اچانک صحت کی وجوہات کا حوالہ دیتے ہوئے 21 جولائی کو استعفیٰ دے دیا۔ ان کی مدت کار اگست 2027 میں ختم ہونی تھی، تاہم اب ان کے استعفے کے بعد یہ عہدہ خالی ہوگیا ہے۔

سپریم کورٹ، الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے پر دوبارہ سماعت کرے گا

نئی دہلی، 7 اگست (یو این آئی): سپریم کورٹ جمعہ کو الہ آباد ہائی کورٹ کے جج جسٹس پرشانت کمار کے ایک متنازع فیصلے پر دوبارہ سماعت کرے گا۔ سپریم کورٹ نے ایک دیوانی تنازع میں حیرت کا اظہار کرتے ہوئے جسٹس پرشانت کمار کو ان کی ریٹائرمنٹ تک تمام فوجداری مقدمات واپس لینے کا حکم دیا تھا۔ جسٹس جے بی پاردی والا اور جسٹس آر مہادیون کی بینچ شکھر کیمیکلز کی جانب سے دائر کی گئی خصوصی اجازت کی عرضی پر غور کرے گی۔ حالانکہ سپریم کورٹ پہلے ہی اس مقدمے کا فیصلہ کر چکا تھا، لیکن بینچ نے 4 اگست کے اپنے حکم میں ہائی کورٹ کے سنگل بینچ کے جج کے فیصلے پر شدید اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ متعلقہ جج نے نہ صرف خود کو بدنام کیا ہے بلکہ انصاف کا مذاق بھی اڑایا ہے۔

ہند-امریکہ تجارتی معاہدہ ہوگا تو برابری کی بنیاد پر ہوگا

ہندوستان پر غیر اخلاقی دباؤ ڈالنے کی ششیں کبھی کامیاب نہیں ہوں گی: وزیر اعظم مودی

وزیر اعظم نریندر مودی نے محض 50 سیکنڈ میں سابق امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے 50 فیصد ٹیرف (درآمدی ٹیکس) کی دھجیاں اُڑا دیں۔ پہلی بار مودی نے نہ صرف ٹرمپ بلکہ اُن اپوزیشن پارٹیوں کو بھی سخت جواب دیا جو اُن کے ساتھ کھڑی نظر آ رہی ہیں۔ مودی کا یہ بیان پوری دنیا کو یاد رہے گا۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ جب وزیر اعظم مودی بھارت کے کسانوں اور کروڑوں عوام کے مفاد میں امریکہ سے ٹکر لے رہے ہیں، عین اُسی وقت راہل گاندھی اور دیگر اپوزیشن رہنما ٹرمپ کے حق میں کھڑے ہو کر مودی سے اختلاف کر رہے ہیں۔ لیکن مودی نے صرف 50 سیکنڈ میں سب کو ایسا دوٹوک جواب دیا کہ برسوں تک یاد رکھا جائے گا۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے بھارت پر پہلے ہی 25 فیصد ٹیرف لگایا تھا، اب انہوں نے اُسے بڑھا کر 50 فیصد کر دیا ہے۔ اس فیصلے پر انہوں نے دستخط بھی کر دیے ہیں اور 27 اگست تک کی ڈیڈلائن بھی مقرر کی گئی ہے۔ اسی دوران وزیر اعظم مودی نے ٹرمپ کو زوردار جواب دیا۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ اگر بھارت، امریکہ کے ساتھ کوئی تجارتی معاہدہ کرے گا تو وہ صرف اپنی شرائط پر ہوگا، اور وہ بھی برابری کی بنیاد پر۔ کسی کو فوقیت یا کمزوری کا فائدہ نہیں دیا جائے گا۔ مودی نے اس امریکی فیصلے کی شدید مذمت کی اور کہا کہ بھارت پر غیر اخلاقی دباؤ ڈالنے کی یہ کوششیں کبھی کامیاب نہیں ہوں گی۔ بھارت اپنے کسانوں، زراعت اور خودداری کے ساتھ کھڑا ہے۔ مودی نے دوٹوک انداز میں کہا کہ بھارت، ٹرمپ کی شرائط کو کبھی قبول نہیں کرے گا۔ وزیر اعظم نے یہ بھی تسلیم کیا کہ اُن کے اس موقف کا انہیں بھاری نقصان ہو سکتا ہے، لیکن وہ اس کے لیے تیار ہیں، کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے ملک کے کسانوں کے حق میں ہی فیصلہ کریں گے۔ جب ٹرمپ سے پوچھا گیا کہ چین تو روس سے بھارت سے کئی گنا زیادہ تیل خرید رہا ہے، پھر صرف بھارت کو کیوں نشانہ بنایا جا رہا ہے؟ تو ٹرمپ نے اکڑ کے ساتھ کہا، "ابھی تو 50 فیصد ٹیرف لگے صرف آٹھ گھنٹے ہوئے ہیں، آگے دیکھو میں کیا کچھ کرتا ہوں۔" جب ٹرمپ یہ باتیں کر رہے تھے، بھارت میں رات کا وقت تھا۔ لیکن صبح ہوتے ہی وزیر اعظم مودی نے امریکہ میں جیسے بھونچال پیدا کر دیا۔ مودی نے امریکہ کی "گردن" براہِ راست "پکڑ لی"۔ یہ پہلا موقع ہے جب وزیر اعظم مودی نے امریکہ کو کھلی اور سخت وارننگ دی ہے۔ ٹرمپ چاہتے تھے کہ امریکہ کی غیر قدرتی خوراک سے تیار شدہ دودھ بھارت میں بیچا جائے، اور بھارتی کسانوں کا حق مارا جائے۔ مگر اس کے جواب میں مودی کا اعلان دنیا بھر میں وائرل ہو رہا ہے۔

الیکشن کمیشن ووٹ چوری چھپانے میں بی جے پی کا ساتھی

ثبوت مٹانے کی کوشش: راہل گاندھی

نئی دہلی۔ راہل گاندھی نے الیکشن کمیشن پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ ووٹر لسٹ میں بڑے پیمانے پر جعل سازی، فرضی ووٹروں کا اندراج اور انتخابی نتائج میں ہیرا پھیری کے ذریعے بی جے پی کو فائدہ پہنچایا جا رہا ہے۔ ان کا مکمل بیان درج ذیل ہے: ہمیں اور کروڑوں لوگوں کو شبہ تھا کہ دال میں کچھ نہ کچھ کالا ہے۔ بی جے پی کو اینٹی انکمبسی کا اثر نہیں ہوتا تھا، اوپینین پول، ایگزٹ پول کچھ کہتے، نتائج کچھ اور آتے تھے۔ مدھیہ پردیش، ہریانہ، مہاراشٹر اس کی مثال ہیں۔ ماحول بنایا جاتا کہ اس وجہ سے جیتے، پلوامہ، سندور، لاڈلی بہن۔ پھر الیکشن کمیشن کو ریوگراف شیڈول بناتا۔ جب کاغذ سے ووٹ ڈالے جاتے تھے تو ہندوستان ایک دن میں ووٹ کرتا تھا۔ مگر اب الیکٹرانک ووٹنگ مشین ہے، مہینے لگتے ہیں۔ یوپی کے پانچ مراحل، مہاراشٹر کے کئی مراحل، اس پر بھی کچھ انتخابات کا وقت بھی تبدیل کر دیا جاتا تھا۔ اس کے بعد مہاراشٹر میں پانچ مہینوں میں پانچ سال سے زیادہ ووٹر ووٹر لسٹ میں ہیں۔ لوک سبھا میں ہمارا اتحاد جیت درج کرتا ہے لیکن اسمبلی انتخابات میں دھجیاں اڑ جاتی ہیں، پتہ بھی نہیں لگتا اتحاد کہاں گیا۔ ایک کروڑ نئے ووٹروں نے اسمبلی میں ووٹ دیا۔ الیکشن کمیشن نے بیان دیا کہ ساڑھے پانچ بجے کے بعد بھاری ووٹنگ ہوئی جبکہ ہمارے پولنگ بوتھ کے ورکرز نے بتایا کہ کوئی بھاری ووٹنگ نہیں ہوئی۔

راہل گاندھی نے پختہ ثبوتوں کے ساتھ سچائی ملک کے سامنے رکھ دی

5 طریقوں سے ہوئی ووٹوں کی دھاندلی: پرینکا گاندھی

حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے آج پریس کانفرنس میں ووٹ چوری سے متعلق جس انداز میں ثبوت پیش کیے، وہ کئی لوگوں کے لیے آنکھیں کھولنے والا ہے۔ انھوں نے پارٹی سطح پر کئی ماہ کی محنت کے بعد تیار ڈاٹا سامنے رکھتے ہوئے بتایا کہ مبینہ طور پر الیکشن کمیشن کس طرح بی جے پی کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے بھی راہل گاندھی کے ذریعہ پیش کردہ ثبوتوں کو انتہائی اہمیت کا حامل قرار دیا ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر راہل گاندھی کے پریس کانفرنس کی ایک مختصر ویڈیو شیئر کی ہے، جس میں وہ الزام عائد کر رہے ہیں کہ 5 طریقوں سے ووٹوں کی دھاندلی کی گئی ہے۔ پرینکا گاندھی نے اس سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ "ہم نے کرناٹک کی ایک اسمبلی مہادیو پورہ علاقہ کی جانچ کی اور پایا کہ یہاں 100250 ووٹوں کی چوری کی گئی۔ 5 طریقوں سے یہ فرضی ووٹ لسٹ میں جوڑے گئے۔" اس کے بعد کانگریس رکن پارلیمنٹ نے وہ 5 طریقے بھی بتائے ہیں اور یہ ڈاٹا بھی پیش کیا ہے کہ کس طریقے سے کتنے ووٹوں کی مبینہ دھاندلی مہادیو پورہ اسمبلی حلقہ میں ہوئی۔ وہ طریقے اور ڈاٹا اس طرح ہیں: 11965 ڈپلی کیٹ ووٹرس بنائے گئے، 40009 فرضی پتوں کا استعمال ہوا، 10452 ووٹر بڑی تعداد میں ایک ہی پتہ پر رجسٹر کیے گئے، 4132 ووٹرس بغیر تصویر یا جائز تصویر کے ساتھ جوڑے گئے، 33692 نئے ووٹرس فارم-6 کا غلط استعمال کر کے جوڑے گئے۔ مذکورہ بالا تفصیلات پیش کرنے کے بعد پرینکا گاندھی لکھتی ہیں کہ "حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی جی نے پختہ ثبوتوں کے ساتھ یہ سچائی ملک کے سامنے رکھ دیا ہے کہ کس طرح انتخابات میں دھاندلی کر کے جمہوریت کو ختم کیا جا رہا ہے۔"

سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں کنٹرول روم مسلسل فعال رہیں: یوگی

لکھنؤ: 7 اگست۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج لوک بھون میں اعلیٰ سطحی افسران کے ساتھ اہم اجلاس کیا۔ اس موقع پر انھوں نے "ترقی یافتہ بھارت ترقی یافتہ اتر پردیش 2047" کے وژن دستاویز، ریاست میں سیلاب کی صورت حال، متاثرہ افراد کو امدادی سامان کی فراہمی، رکشا بندھن کے موقع پر خواتین کے لیے مفت بس سفر اور آئندہ اسمبلی اجلاس کے سلسلے میں اہم ہدایات جاری کیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ وژن دستاویز ریاست کے مستقبل کی سمت طے کرے گا۔ ہمیں ترقیاتی اہداف طے کر کے ان کے نفاذ کی حکمت عملی مرتب کرنی ہے۔ آئندہ اسمبلی اجلاس میں اس وژن پر 24 گھنٹے کی بحث کا منصوبہ ہے، اس لیے ہر محکمہ گزشتہ آٹھ سالوں کی اپنی کارکردگی کا جامع اور

رکشا بندھن پر ملیں گے خواتین کو تحفے

مختصر نوٹ تیار کرے تا کہ وزرا عوام کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش کو ایک مثالی ریاست بنانے کے سفر میں عوام کی شمولیت ناگزیر ہے۔ وژن 2047 میں عوام کی امنگیں اور تجاویز شامل کی جائیں۔ اس مقصد کے لیے جلد ہی ایک کیو آر کوڈ جاری کیا جائے گا تا کہ لوگ اپنے مشورے دے سکیں۔ یہ کیو آر کوڈز سرکاری دفاتر، پنچایت بھون، اسپتالوں اور بس اڈوں جیسے عوامی مقامات پر آویزاں کیے جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے افسران کو ہدایت دی کہ اسمبلی اجلاس میں ارکان اسمبلی کے سوالات کے جوابات مدلل، معیاری اور موضوع کے مطابق ہوں۔ سینئر افسران خود ان جوابات کا جائزہ لیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ گزشتہ آٹھ سالوں میں تمام محکموں نے عمدہ کام کیا ہے، اس کو مثبت انداز میں پیش کیا جائے۔

دفتر-نگرپالیکا پریشد، ٹانڈہ-امبیڈکرنگر

مکتوب نمبر: 383/ن.پا.پری.ٹا./اشتہار/ 2025-26

بتاریخ:- 07/08/25

स्वच्छ सर्वेक्षण 2025

स्वच्छ भारत — एक कदम स्वच्छता की ओर

اودھ نامہ اخبار کے 25 ویں یوم تاسیس کے موقع پر

نگرپالیکا پریشد ٹانڈہ، ضلع امبیڈکرنگر کے شہریوں سے اپیل

1. شہر کو شفاف اور صاف ستھرا بنائے رکھنے میں اپنا تعاون فراہم کریں۔
2. عوامی مقامات وراستے پر کوڑا کچرہ نہ پھینکیں، کوڑا کچرہ صرف کوڑادان میں ہی ڈالیں۔
3. اپنے گھروں میں گیلا وسوکھا کوڑا الگ الگ ذرائع میں الگ کر کے اکٹھا کرنے کیلئے ونیلے رنگ کے ڈسٹ بن کا استعمال کریں۔
4. سوکھا کوڑا ہرے ڈسٹ بن میں اور گیلا کوڑا نیلے ڈسٹ بن میں جمع کریں۔
5. اپنے گھروں کا کوڑا ڈور ٹو ڈور کوڑا کلیکشن کرنے والے صفائی ملازمین کو ہی دیں۔
6. کھلے میں بیت الخلا نہ جائیں۔ اپنے گھروں میں ٹوائلٹ کا استعمال کریں اور عوامی وکمیونٹی ٹوائلٹ کا استعمال کریں۔
7. ممنوعہ پالی تھین کا استعمال نہ کریں اور نہ ہی دوسروں کو کرنے دیں۔ پالی تھین ماحولیات کیلئے مضر ہے۔ ممنوعہ پالی تھین/ کیری بیگ کے استعمال کرنے وفروخت کرتے پائے جانے پر 25000.00 روپئے تک کا جرمانہ ہوسکتا ہے۔
8. تعمیری ومسماری اشیا/ ملبہ کو روڈ کی پٹریوں اور عوامی مقامات پر نہ رکھیں ورنہ خلاف ورزی کی صورت میں 5000.00 روپئے تک جرمانے کی وصولی کی کارروائی کی جائے گی۔
9. پانی انمول ہے اس کی حفاظت اور خوش اسلوبی سے استعمال کریں۔
10. عوامی سڑکوں، گلیوں اور نالیوں پر ناجائز قبضہ نہ کریں۔
11. کھلے مقامات/ زمین پر درخت لگائیں، ماحولیات کو محفوظ بنائیں۔
12. نگرپالیکا پریشد ٹانڈہ کے سبھی بلوں/ٹیکسوں کی ادائیگی وقت سے کریں۔
13. ہیٹ ویو/لو سے اپنا بچاؤ ضرور کریں۔

(اروند ترپاٹھی)
نائب ضلع مجسٹریٹ/ ایگزیکٹیو آفیسر
نگرپالیکا پریشد ٹانڈہ
امبیڈکرنگر

(سبھی معزز کارپوریٹرس)
نگرپالیکا پریشد ٹانڈہ
امبیڈکرنگر

(شبانہ ناز)
چیئرپرسن
نگرپالیکا پریشد ٹانڈہ
امبیڈکرنگر

غزہ پر اسرائیلی حملے جاری

امداد کے منتظر 90 افراد سمیت مزید 150 سے زائد فلسطینی شہید

غزہ میں اسرائیلی جبری توسیع کے خطرناک نتائج آئیں گے: اقوام متحدہ ☐ اسرائیلی فوجی سربراہ کی غزہ جنگ میں توسیع کی مخالفت

غزہ، 7 اگست (یو این آئی) غزہ پر اسرائیل کے وحشیانہ حملے جاری ہیں، تازہ کارروائی میں مزید 150 سے زائد فلسطینی شہید ہوگئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ پر حملے رکنے کا نام نہیں لے رہے، گزشتہ 24 گھنٹوں میں 150 سے زائد فلسطینی شہید ہوئے۔ شہدا میں امداد کے منتظر 90 فلسطینی بھی شامل ہیں۔ فلسطینی فٹبال ایسوسی ایشن کے مطابق فلسطین کی قومی فٹبال ٹیم کے سابق کھلاڑی سلیمان العبید بھی کھانا ملنے کی آس میں اسرائیلی فائرنگ سے شہید ہوگئے۔ دوسری جانب اسرائیلی فوج نے امدادی ٹرکوں کو بمباری سے تباہ سڑکوں کی طرف موڑ دیا، امدادی ٹرک اُلٹنے سے 20 فلسطینی شہید ہوئے۔ اس کے علاوہ بدھ کو غزہ کے شمالی علاقے میں واقع ہیلتھ سینٹر پر اسرائیل کی جانب سے فضائی حملہ کیا گیا جس سے پوری عمارت تباہ ہوگئی۔ فلسطینی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ غزہ میں بچوں میں شدید غذائی قلت کے 28 ہزار سے زائد کیس سامنے آئے ہیں۔ غزہ میں فلسطینی وزارت صحت کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران غذائی قلت اور بھوک سے مزید 5 افراد جان کی بازی ہار گئے۔ غزہ میں غذائی قلت اور بھوک سے 96 بچوں سمیت کل 193 افراد اب تک غذائی قلت سے دم توڑ چکے ہیں۔ بچوں کی عالمی تنظیم یونیسیف کا کہنا ہے کہ غزہ میں اسرائیلی بمباری اور جبری قحط سے یومیہ 28 بچے قتل ہو رہے ہیں۔ 22 ماہ سے جاری جنگ میں 18 ہزار سے زائد بچے جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ ورلڈ فوڈ پروگرام کا کہنا ہے کہ غزہ میں چند امدادی ٹرکوں کی نہیں انسانی امداد کے سیلاب کی ضرورت ہے۔

اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ غزہ میں اسرائیلی جبری توسیع کے خطرناک نتائج آئیں گے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق اقوام متحدہ کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل میروسلاو جینکا نے سیکیورٹی کونسل کے اجلاس میں کہا ہے کہ غزہ کو ضم کرنے کے نتائج خطرناک نکلیں گے۔ ڈپٹی سیکریٹری جنرل نے کہا کی 2 سال سے جاری غزہ جنگ میں اب اسرائیلی وزیر اعظم نے اپنے سینئر سلامتی حکام سے غزہ کے حوالے سے حتمی فیصلہ کیا کہ اب غزہ انکلیو پر مکمل قبضہ کرلیا جائے۔ سیکیورٹی کے اجلاس میں چین کے نائب مندوب نے بھی غزہ پر مکمل کنٹرول حاصل کرنے کے عمل کو پر خطر قرار دیا اور کہا کہ ہم اسرائیل کو کہیں گے کہ وہ یہ ایکشن فوری روک دے۔

اسرائیل کے فوجی سربراہ ایال زمیر نے غزہ جنگ میں توسیع کی مخالفت کردی جس کے بعد نیتن یاہو پر دباؤ مزید بڑھ گیا ہے۔ بین الاقوامی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق منگل کو 3 گھنٹے تک جاری رہنے والی ایک میٹنگ کے دوران اسرائیل کے فوجی سربراہ ایال زمیر نے نیتن یاہو کو خبردار کیا کہ غزہ کے بقیہ حصے پر قبضہ کرنے سے اسرائیلی فوج اس علاقے میں بڑی مشکل میں پھنس سکتی ہے اور وہاں یرغمال بنائے گئے افراد کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ تقریباً 2 سال کی جنگ کے بعد ہمارا پہلے ہی غزہ کے 75 فیصد حصے پر کنٹرول ہے۔ اسرائیلی فوج نے بار ہا غزہ پر فوجی حکمرانی نافذ کرنے، اس علاقے کو الحاق کرنے اور وہاں یہودی بستیوں کی تعمیر کرنے کی مخالفت کی ہے۔ اس حوالے سے اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے بدھ کو سوشل میڈیا ویب سائٹ ایکس پر لکھا کہ اپنی رائے کا اظہار کرنا فوجی سربراہ کا حق بھی ہے اور فرض بھی لیکن اسرائیلی فوج تمام جنگی مقاصد کے حصول تک حکومت کے فیصلوں پر عمل کرے گی۔ واضح رہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو پر غزہ میں جنگ بندی کرنے کے لیے شدید بین الاقوامی دباؤ ہے۔ اقوام متحدہ نے بھی غزہ جنگ میں ممکنہ توسیع سے متعلق خبروں کو 'انتہائی تشویشناک' قرار دیا ہے۔

فلسطینیوں سے اظہار یکجہتی، اطالوی اراکین پارلیمنٹ نے فلسطینی پرچم کے رنگوں کا لباس پہن لیا

روم، 7 اگست (یو این آئی) اطالوی اراکین پارلیمنٹ نے فلسطینی عوام سے منفرد انداز میں اظہار یکجہتی کیا ہے اٹلی کی سیاسی جماعت فائیو اسٹار موومنٹ کے ارکان نے اطالوی پارلیمنٹ میں فلسطینی پرچم کے رنگوں والے لباس پہن کر فلسطینیوں سے یکجہتی کا اظہار کیا پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران پارٹی کے ارکان نے کہا کہ آج ہم یہ پرچم نہیں لہرا رہے، کیونکہ آپ ہم سے چھین لیں گے۔ فائیو اسٹار موومنٹ جماعت کے اراکین نے کہا کہ آج ہم اس پرچم کو اپنے جسم سے لگا رہے ہیں کیونکہ یہ اب صرف فلسطین کا پرچم نہیں، بلکہ انسانیت کے لیے جدوجہد کرنے والوں کا عالمی پرچم بن چکا ہے۔ یہ اقدام اسرائیلی حملوں کے خلاف عالمی سطح پر بڑھتے ہوئے احتجاج اور فلسطینی عوام سے ہمدردی کے اظہار کے سلسلے کا حصہ ہے۔ واضح رہے کہ غزہ پر اسرائیل کے وحشیانہ حملے جاری ہیں، تازہ کارروائی میں مزید 150 سے زائد فلسطینی شہید ہوگئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ پر حملے رکنے کا نام نہیں لے رہے، گزشتہ 24 گھنٹوں میں 150 سے زائد فلسطینی شہید ہوئے۔ شہدا میں امداد کے منتظر 90 فلسطینی بھی شامل ہیں۔

امریکہ کے ساتھ دوبارہ مذاکرات پر نہیں لیا گیا ہے حتمی فیصلہ: ایران

تہران، 7 اگست (یو این آئی) ایران کے نائب وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ ایٹمی مذاکرات دوبارہ شروع کیے جانے کے حوالے سے کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے، لیکن دونوں فریقوں کے درمیان بات چیت جاری ہے۔ تہران چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے مسٹر عراقچی نے کہا کہ "امریکہ کے ساتھ مذاکرات سے متعلق ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے، اتنا ضرور ہے کہ رابطے برقرار ہیں۔ انہیں امریکہ کی جانب سے پیغامات موصول ہوئے ہیں، لیکن بات چیت ہوگی یا نہیں، اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ ایرانی مفادات کا احترام کیا جاتا ہے یا نہیں"۔ قابل ذکر ہے کہ ایران اور امریکہ کے مابین ایران کے ایٹمی پروگرام پر عمان کی ثالثی سے مذاکرات کے پانچ دور ہو چکے ہیں اور اس کا چھٹا دور 15 جون کو ہونے والا تھا، لیکن اسرائیل کے ساتھ بڑھتی کشیدگی کے باعث یہ مذاکرات نہیں ہوسکے۔

ایران اور امریکہ کے درمیان ایک بار پھر مذاکرات کی کوششیں جاری ہیں تاہم اس بار سوال یہ ہے کہ ایران کس پر انحصار کرے، صدر ٹرمپ پر کتنا اعتبار کرے اور ان مذاکرات میں ٹرمپ کا پتہ کیا ہوسکتا ہے؟ جیو نیوز کے مطابق ایک غیر ملکی سفارتکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا کہ اسرائیل اور امریکی حملوں سے نقصانات اپنی جگہ، اس جنگ کے دوران تہران کچھ تلخ تجربات سے بھی یقینی طور پر گزرا ہے اور اسے اپنے تصوراتی اتحادیوں کے کردار کا ازسرنو جائزہ لینے کی بھی ضرورت ہے۔ بعض تجزیہ کاروں کا دعویٰ تھا کہ ایران پر حملے ایک حد سے آگے بڑھے تو روس اور چین ڈھال کے طور پر سامنے آئیں گے کیونکہ ایران میں مذہبی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کامیاب ہوئی اور امریکہ نواز حکومت بنی تو وہ ان دونوں ممالک سے دوری اختیار کرے گی۔ تجزیہ کاروں کے اس موقف کو روس کی سلامتی کونسل کے نائب سربراہ دیمتری میدودیف کے اس دعوے نے تقویت دی تھی کہ ایران کی ایٹمی تنصیبات پر امریکی حملے کے بعد کئی ممالک ایران کو ایٹمی ہتھیار براہ راست دینے پر آمادہ ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ میدودیف نے وضاحت کردی تھی کہ روس ان ممالک کی فہرست میں شامل نہیں۔ ماہرین کے نزدیک اسٹریٹیجک لحاظ سے دیکھا جائے تو روس ایک حد تک ہی ایران کی حمایت کرسکتا ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ شام میں ایران نواز بشارالاسد کی حکومت کو بچانے کیلئے روس نے وہ کردار ادا نہیں کیا جس کی توقعات وابستہ کرلی گئی تھیں۔ اقتصادی امور پر نظر رکھنے والوں کے نزدیک روس کیلئے ایران اس لحاظ سے قریبی ہے کہ وہ امریکہ کے خلاف کھڑا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی حقیقت ہے کہ ایران اور امریکا کے مذاکرات کامیاب ہوں اور تہران پر عائد پابندیاں اٹھالی جائیں تو ایران اس قدر تیل پیدا کرنے کے قابل ہوجائے گا کہ آئل مارکیٹ میں روس کا شیئر کم ہوجائے گا۔ اس طرح یوکرین جنگ جھیلنے والی روس کی معیشت کو زوردار جھٹکا لگے گا۔ جہاں تک چین کا تعلق ہے، وہ پہلے ہی کسی اور ملک کی جنگ میں شامل ہونے سے گریز اور خود کو اقتصادی طور پر مضبوط تر کرنے کی پالیسی اپنائے ہوئے ہے۔

ٹرمپ-پوتن ملاقات جلد ہوسکتی ہے: کریملن

ماسکو، 7 جولائی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور روسی ہم منصب ولادیمیر پوتن کے درمیان آئندہ ہفتے ملاقات ہوسکتی ہے۔ جون 2021 میں جنیوا میں جو بائیڈن کی پیوتن سے ملاقات کے بعد سے کسی بھی موجودہ امریکی اور روسی صدر کے درمیان یہ پہلی ملاقات ہوگی اور یہ ملاقات ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب ٹرمپ یوکرین پر روس کے فوجی حملوں کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسیوں نے کریملن کے معاون یوری اوشاکوف کے حوالے سے بتایا ہے کہ امریکی فریق کی تجویز پر آنے والے دنوں میں دوطرفہ سربراہی اجلاس منعقد کرنے کے لیے اصولی طور پر معاہدہ طے پا گیا ہے۔ اوشاکوف نے مزید کہا کہ اب ہم اپنے امریکی ساتھیوں کے ساتھ مل کر تفصیلات پر کام شروع کر رہے ہیں۔ اوشاکوف نے یہ بھی کہا کہ ملاقات کے مقام پر اصولی طور پر اتفاق ہوگیا ہے لیکن انہوں نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ یہ اجلاس کہاں منعقد ہوگا۔

حکومت جو فیصلہ کرے فوج اس پر عمل کرے: اسرائیلی وزیر دفاع

تل ابیب، 7 اگست (یو این آئی) اسرائیل کے وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے کہا ہے کہ فوج کو غزہ میں حکومت کی جانب سے کیے جانے والے کسی بھی فیصلے پر عمل درآمد کرنا چاہیے کیونکہ محاصرے میں رکھے گئے علاقے پر مکمل قبضے کے امکان پر بڑھتے ہوئے اندرونی اختلافات کی اطلاعات ہیں۔ یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو غزہ میں اسرائیل کی نسل کشی میں توسیع کے فیصلے کو حتمی شکل دینے کے لیے جمعرات کو اپنی سلامتی کابینہ کا اجلاس بلانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ نیتن یاہو نے کہا ہے کہ حماس کو شکست دینا غزہ میں قید یرغمالیوں کی رہائی کے لیے پیشگی شرط ہے۔ اسرائیلی میڈیا نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ اعلیٰ سیکیورٹی حکام نے غزہ شہر جیسے گنجان آباد علاقوں اور پناہ گزین کیمپوں میں قتل عام میں اضافے کے خلاف خبردار کیا ہے، جہاں بہت سے یرغمالیوں کو رکھا گیا ہے۔ غزہ اور خان یونس سمیت شمالی اور جنوبی غزہ کے علاقوں میں بدھ کے روز جبری نقل مکانی کے نئے احکامات جاری کیے گئے ہیں، جہاں اسرائیلی فوجیوں نے کہا ہے کہ وہ لڑائی کا دائرہ وسیع کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق نیتن یاہو اور مسلح افواج کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل ایال ضمیر سمیت فوجی کمانڈروں کے درمیان اختلافات بڑھتے جا رہے ہیں، جنہوں نے مبینہ طور پر اس ہفتے ایک اجلاس میں متنبہ کیا تھا کہ مکمل قبضہ جال میں پھنس جائے گا۔ سرکاری نشریاتی ادارے کان کا کہنا ہے کہ ضمیر نے نیتن یاہو کے ساتھ تین گھنٹے تک جاری رہنے والی سیکیورٹی میٹنگ کے دوران مخالفت کا اظہار کیا جبکہ چینل 12 کی رپورٹ کے مطابق انھوں نے محاصرے کی حکمت عملی جیسے متبادل تجویز کیے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے حکومت کو مشورہ دینے میں ضمیر کے کردار کا اعتراف کیا لیکن احکامات پر عمل کرنے کے لئے فوج کی ذمہ داری کا اعادہ کیا: "ایک بار جب سیاسی حلقوں کی طرف سے فیصلے کیے جاتے ہیں تو آئی ڈی ایف (فوج) عزم اور پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ ان پر عمل درآمد کرے گی۔ حزب اختلاف کے رہنما یائر لاپید نے کہا کہ انہوں نے نیتن یاہو پر زور دیا ہے کہ وہ غزہ پر قبضہ نہ کریں۔ عملی طور پر، اخلاقی اور معاشی طور پر۔" امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے جب منگل کے روز ممکنہ قبضے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ تفصیلات سے لاعلم ہیں لیکن انہوں نے مزید کہا: "یہ اسرائیل پر منحصر ہے۔ غزہ میں انسانی تباہی اور باقی یرغمالیوں کی قسمت پر گہری تشویش کے درمیان اسرائیل کی حکومت پر جنگ کے خاتمے کے لیے دباؤ بڑھ رہا ہے۔

حزب اللہ نے تنظیم کو غیر مسلح کرنے کا حکومتی فیصلہ مسترد کر دیا

بیروت، 7 اگست (یو این آئی) حزب اللہ نے تنظیم کو غیر مسلح کرنے کے فیصلے پر حکومت کو 'سنگین گناہ' کا مرتکب قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ لبنانی حکومت کے اس فیصلے کو ایسا سمجھے گی جیسے یہ فیصلہ ہوا ہی نہیں۔ ڈان میں شائع خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکہ کی جانب سے شدید دباؤ اور اسرائیل کی جانب سے لبنان پر حملوں میں توسیع کے خدشات بڑھ گئے ہیں، وزیر اعظم نواف سلام نے منگل کو اعلان کیا تھا کہ حکومت نے سال کے اختتام تک اسلحہ صرف سرکاری فورسز تک محدود کرنے کے لیے فوج کو منصوبہ تیار کرنے کا ٹاسک دیا ہے۔ یہ منصوبہ اگست کے آخر تک حکومت کو منظوری کے لیے پیش کیا جائے گا، جبکہ جمعرات کو کابینہ کا ایک اور اجلاس طے ہے جس میں امریکہ کی جانب سے پیش کیے گئے غیر مسلح کرنے کے ٹائم فریم پر بھی بات چیت ہوگی۔ حزب اللہ نے کہا کہ 'حکومت نے لبنان کو دشمن اسرائیلی کے خلاف مزاحمت کے ہتھیاروں سے محروم کرنے کا فیصلہ کرکے ایک سنگین گناہ کیا ہے، یہ فیصلہ ایک حساس معاملے پر ہے جو اس سے قبل کبھی نہیں ہوا، کیونکہ لبنان کی خانہ جنگی کے دھڑوں نے ساڑھے 3 دہائیاں قبل اپنے ہتھیار رکھ دیے تھے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ 'یہ فیصلہ لبنان کی خودمختاری کو پامال کرتا ہے اور اسرائیل کو اس کے امن، جغرافیہ، سیاست اور مستقبل کے ساتھ کھیلنے کا موقع فراہم کرتا ہے، لہٰذا ہم اس فیصلے کو ایسا تصور کریں گے جیسے یہ سرے سے موجود ہی نہیں'۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ نومبر کے جنگ بندی معاہدے پر عمل درآمد کا حصہ ہے، جس کا مقصد حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان سال بھر سے جاری کشیدگی اور 2 ماہ کی کھلی جنگ کا خاتمہ تھا۔ حزب اللہ کا کہنا ہے کہ حکومت کا یہ اقدام امریکی ایلچی ٹام بارک کی 'ڈکٹیشن' کا نتیجہ ہے اور اسرائیل کے مفادات کو مکمل طور پر تقویت دیتا ہے اور لبنان کو دشمن کے سامنے غیر محفوظ کر دیتا ہے۔ یاد رہے کہ 1975 سے 1990 تک جاری رہنے والی خانہ جنگی کے بعد لبنانی دھڑوں نے ہتھیار ڈال دیے تھے، لیکن حزب اللہ واحد گروہ تھا جس نے خود کو مسلح رکھا ہوا تھا، اسرائیل کے ساتھ حالیہ جنگ میں حزب اللہ سیاسی اور عسکری طور پر کمزور ہوئی ہے، اس کا اسلحہ تباہ ہوا اور سینئر قیادت نشانہ بنی۔ اگرچہ نومبر کی جنگ بندی اب بھی نافذ ہے، اسرائیل نے حزب اللہ اور دیگر اہداف پر حملے جاری رکھے ہیں اور یہ دھمکی دی ہے کہ جب تک گروہ کو غیر مسلح نہیں کیا جاتا، کارروائیاں جاری رہیں گی۔ وزارت صحت نے تصدیق کی بدھ کو اسرائیلی حملے میں جنوبی قصبے طولین میں ایک شخص ہلاک اور دوسرا زخمی ہوگیا، حزب اللہ نے کہا کہ اسرائیل کو یہ حملے بند کرنا ہوں گے اس سے پہلے کہ اس کے ہتھیاروں یا دفاعی حکمتِ عملی پر کوئی اندرونی بحث ممکن ہو سکے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے 'ہم مذاکرات، اسرائیلی جارحیت کے خاتمے، مقبوضہ زمین کی آزادی، قیدیوں کی رہائی، ریاست کی تعمیر اور جارحیت سے تباہ ہونے والی چیزوں کی بحالی کے لیے تیار ہیں'۔ حزب اللہ نے کہا کہ وہ قومی سلامتی کی حکمت عملی پر بات چیت کے لیے تیار ہے، مگر یہ مذاکرات اسرائیلی بمباری کے سائے میں ممکن نہیں، منگل کے اجلاس سے حزب اللہ اور اس کی اتحادی تحریک امل سے تعلق رکھنے والے 2 وزرا واک آؤٹ کر گئے تھے۔

لبنان کا حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کا منصوبہ ناکام ہو جائے گا: ایران

تہران، 7 جولائی (یو این آئی) ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کا کہنا ہے کہ لبنانی تنظیم حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کا منصوبہ ناکام ہو جائے گا، ہم حزب اللہ کے اپنے ہتھیار نہ ڈالنے کے موقف کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق سرکاری ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کا کہنا تھا کہ تہران حزب اللہ کی حمایت کرتا ہے لیکن کسی بھی مداخلت کے بغیر۔ رپورٹس کے مطابق انہوں نے کہا کہ حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کی کوشش کوئی نیا معاملہ نہیں ہے، ماضی میں بھی ایسی کوششیں ہو چکی ہیں اور ان کی وجوہات سب پر عیاں ہیں، کیونکہ میدانِ جنگ میں مزاحمتی ہتھیاروں کی افادیت ثابت ہو چکی ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ کا کہنا تھا کہ حزب اللہ کے سیکریٹری جنرل کی پُرعزم قیادت اور شدید لہجے میں جاری کردہ بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جماعت دباؤ کے سامنے جھکنے والی نہیں۔ عباس عراقچی نے واضح کیا کہ حزب اللہ کی صفوں کو ازسرنو منظم کیا جا چکا ہے اور یہ گروہ اپنی حفاظت کے لیے درکار تمام صلاحیت رکھتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ آئندہ اقدامات کا حتمی فیصلہ حزب اللہ خود کرے گی اور ایران بطور حامی قوت، اس کا ساتھ دے گا لیکن اس کے فیصلوں میں مداخلت نہیں کرے گا۔

کینیڈا میں اسلاموفوبیا اور فلسطین مخالف نظریات میں اضافہ

اوٹاوا، 7 اگست (یو این آئی) غزہ پر 7 اکتوبر 2023 کو اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ کے آغاز کے بعد سے کینیڈا بھر میں نفرت انگیز واقعات میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے اور کچھ علاقوں میں اسلاموفوبیا اور فلسطین مخالف نفرت انگیز جرائم میں 1800 فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔ نئی رپورٹ میں اس ضمن میں خبردار کیا گیا ہے۔ ترک میڈیا کے مطابق یارک یونیورسٹی کے اسلاموفوبیا ریسرچ ہب کی مصنفہ نادیہ حسن کی جانب سے دستاویزی شکل 'فلسطین اسٹیٹ' کے عنوان سے جاری کی جانے والی اس رپورٹ میں گزشتہ 21 ماہ کے دوران اسلاموفوبیا، فلسطین مخالف نسل پرستی (اے اے آر) اور عرب مخالف نسل پرستی (اے اے آر) میں تیز اور خطرناک اضافے کی نشاندہی کی گئی ہے۔ حسن نے اوٹاوا میں ایک نیوز کانفرنس کے دوران کہا، "اکتوبر 2023 کے بعد، کینیڈا نے فلسطینی مخالف نسل پرستی، اسلاموفوبیا اور عرب مخالف نسل پرستی میں اضافہ دیکھا جو کینیڈین شہریوں کی زندگی اور کام کے بہت سے شعبوں کو متاثر کرتا ہے۔ 16 کینیڈین اداروں کے ساتھ مشاورت، عوامی اعداد و شمار اور میڈیا رپورٹس کی بنیاد پر رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ٹورنٹو پولیس سروسز نے 7 اکتوبر اور 20 نومبر، 2023 کے درمیان فلسطینی مخالف اور اسلاموفوبیا نفرت انگیز جرائم میں سال بہ سال 1600 فیصد اضافہ دیکھا ہے۔ اعداد و شمار کینیڈا کے مطابق 2023 میں مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز جرائم میں 94 فیصد اضافہ ہوا جبکہ عربوں اور مغربی ایشیائی باشندوں کے خلاف نفرت پر مبنی جرائم میں 52 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ نیشنل کونسل آف کینیڈین مسلمانوں (این سی سی ایم) نے بتایا کہ 7 اکتوبر کے بعد کے مہینے میں اسلاموفوبیا کے واقعات میں 1،300 فیصد اضافہ ہوا، جو اس سال کے مقابلے میں 1،800 فیصد تک بڑھ گیا۔ مسلم لیگل سپورٹ سینٹر (ایم ایل ایس سی) نے اکتوبر 2023 اور مارچ 2024 کے درمیان انسانی حقوق کی 474 شکایات درج کیں، جن میں 345 ایسے افراد کے معاملے بھی شامل ہیں جنہیں فلسطین کی حمایت کی وجہ سے ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑا یا چھٹی پر بھیج دیا گیا۔ فلسطین کے لیگل سینٹر نے آٹھ ماہ کے دوران اے پی آر کیسز میں 600 فیصد اضافے کی اطلاع دی ہے۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ اس رپورٹ میں برادریوں کو درپیش مسائل کا صرف ایک حصہ شامل کیا گیا ہے، حسن نے کہا: "اس رپورٹ میں شامل معلومات ان تنظیموں کے ساتھ انٹرویوز، ان میں سے کچھ تنظیموں کے فراہم کردہ اعداد و شمار، عوامی طور پر دستیاب اعداد و شمار کے ساتھ ساتھ اکتوبر 2023 سے نومبر 2024 تک کی میڈیا رپورٹس پر مبنی ہیں۔ اسلاموفوبیا سے نمٹنے کے لیے کینیڈا کی خصوصی نمائندہ عامرہ ایلگاوابی نے خبردار کیا ہے کہ یہ نتائج فوری اقدامات کے متقاضی ہیں۔

موبائل ڈیٹا کے بغیر روضہ شریف کا پرمٹ نسک ایپ سے حاصل کریں

مدینہ منورہ، 7 اگست (یو این آئی) سعودی عرب میں وزارت حج و عمرہ نے موبائل ڈیٹا استعمال کیے بغیر نسک ایپ کے تمام فیچرز تک مکمل رسائی کو ممکن بنا دیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق سعودی ٹیلی کام آپریٹرز ایس ٹی سی، زین اور موبائلی کے تعاون سے اس سروس کا مقصد عازمین کے سفر کو آسان بنانا اور حج و عمرہ خدمات کے ڈیجیٹل تجربے کو بڑھانا ہے۔ رپورٹس کے مطابق وزارت کے ترجمان کا کہنا تھا کہ مملکت میں سم کارڈ استعمال کرنے والے شہری، رہائشی اور زائرین کسی ایکٹیو ڈیٹا پلان یا انٹرنیٹ کنکشن کے بغیر نسک ایپ کی تمام خدمات سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اس میں پرمٹ کا اجرا، ریزرویشن، اور ایپ کے ذریعے دیگر ڈیجیٹل سروسز تک رسائی شامل ہے۔ اب زائرین موبائل ڈیٹا استعمال کیے بغیر روضہ شریف مدینہ منورہ کے لیے پرمٹ، حرمین ہائی اسپیڈ ٹرین کے ٹکٹ کی بکنگ، نسک میپ کے ساتھ نیویگیٹ، نسک اے آئی اسسٹنٹ کا استعمال، انکوائری یا رپورٹس جمع کرا سکتے ہیں۔ نسک کے سی ای او انجینیئر احمد المیمان کا کہنا تھا کہ یہ تعاون عازمین اور زائرین کیلیے ڈیجیٹل تجربے کو بڑھانے کے لیے ایک اہم قدم ہے، جو انہیں حج، عمرے یا روضہ شریفہ کیلیے ان کے وزٹ میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا اس اقدام سے ضروری معلومات تک فوری رسائی ممکن ہوتی ہے۔ یہ اقدام کراوڈ مینجمنٹ کو بھی بہتر بناتا ہے، گمشدہ زائرین کی تعداد میں کمی کے ساتھ پرمٹ ویریفیکیشن پروسس کے عمل کو تیز کرتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق دنیا کے 100 سے زیادہ ملکوں میں نسک ایپ استعمال کی جا سکتی ہے۔ جس کے ذریعے 10 زبانوں میں سروسز سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ ایپ میں نئی خدمات بڑھادی گئی ہیں، ان میں نسک تسبیح، حصن المسلم، دعائیں اور اذکار، حرمین سے تلاوت، آگاہی کارڈز، مثالی تاریخی مقامات کی معلومات اور مختلف اہم مقامات کے نقشوں کے علاوہ پروموشنز اور پروگرامز کے بارے میں معلومات شامل ہیں۔ یاد رہے کہ نسک ایپ کو 25 سرکاری اداروں سے جوڑ دیا گیا ہے جبکہ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کے ذریعے ایپ کو آپریٹ کیا جاتا ہے۔

سنبھل: یوگی نے کیا ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح

659 کروڑ روپے کی لاگت سے 222 منصوبوں کا افتتاح و سنگ بنیاد

سنبھل: 07 اگست (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سنبھل میں جمعرات کو 500 کروڑ روپے سے زیادہ کے پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھا و افتتاح کیا۔ وزیر اعلیٰ گرام آنند پور میں واقع نوین پولیس لائن میں صبح ہیلی کاپٹر سے پہنچے اور ڈی ایم دفتر کا سنگ بنیاد رکھا، نمائش کا دورہ اور مختلف مفاد عامہ کے پروجیکٹوں کا افتتاح کیا و سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر بی جے پی کے ریاستی صدر بھوپیندر سنگھ، مملکتی وزیر گلاب دیوی، بلدیو سنگھ اولکھ، دھرم ویر پرجاپتی، سابق ایم ایل اے اجیت کمار راجو، ستیہ سنگھ سینی وغیرہ موجود رہے۔ وزیر اعلیٰ نے کلکٹریٹ احاطے میں 'ایک پیڑ ماں کے نام' مہم کے تحت پودا لگایا، اور ضلع ہیڈکوارٹر کے غیر رہائشی و رہائشی عمارتوں کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے ساتھ ہی مختلف عوامی فلاحی اسکیموں کے مستفیدین کو علامتی چابیاں، سرٹیفکیٹس اور قرض چیکس بھی دیے گئے۔ اس موقع پر بچیوں نے وزیر اعلیٰ کو راکھی باندھی، جس پر انہوں نے دعائیں دیتے ہوئے تحفے دیے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ 14 سال میں سنبھل کو اپنا ضلع ہیڈکوارٹر اور پولیس لائن نہیں مل سکی تھی، لیکن اب 288 کروڑ روپے کی لاگت سے 180 ایکڑ میں انٹیگریٹڈ کمپلیکس بنایا جا رہا ہے، جہاں ضلع کے تمام دفاتر ایک ہی جگہ ہوں گے۔ سنبھل سے ضلع ہیڈکوارٹر تک سفر کو آسان بنانے کے لیے 4 لین سڑک کی سہولت بھی فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ سنبھل کے تمام 68 تیرتھ، 19 مقدس کنوؤں اور 24 کوسی و 84 کوسی پرکرما مارگ کا دوبارہ احیاء کیا جائے گا، جو کہ صدیوں پرانے مذہبی مقام کی عظمت کی بحالی کی ایک تاریخی کوشش ہوگی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مذہبی گرنتھوں کے مطابق بھگوان وشنو کا دسواں اوتار کلکی کے روپ میں کل یگ کے اختتام اور ست یگ کے آغاز پر سنبھل میں ہوگا۔ شریمد بھاگوت مہاپران، اسکند پران اور وشنو پران میں اس کا صاف ذکر موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنبھل کی تاریخی اور مذہبی شناخت کو اجاگر کرنا ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے۔ وزیر اعلیٰ نے زور دے کر کہا کہ حکومت ترقیاتی منصوبوں میں کسی کے ساتھ کوئی بھید بھاؤ نہیں کرتی۔ ہر غریب کو 5 لاکھ روپے تک کا مفت صحت بیمہ دیا جا رہا ہے، ہر بیٹی کو تعلیم اور شادی کے لیے اسکیموں کا فائدہ مل رہا ہے، اور ہر ہنر مند کو 'ایک ضلع، ایک پروڈکٹ' اسکیم سے جوڑا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "آج کا سنبھل وہ نہیں جو پہلے تھا۔ اب یہاں ترقی اور تحفظ دونوں کی ضمانت ہے۔ آج ریاست میں ہر بیٹی اور ہر تاجر محفوظ ہے، صرف دنگائی محفوظ نہیں ہیں۔" وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ 8، 9 اور 10 اگست کو تمام خواتین اور ان کی ایک ساتھی کو ریاست بھر میں روڈ ویز اور سٹی بسوں میں مفت سفر کی سہولت دی جائے گی۔ انہوں نے سبھی شہریوں سے 13، 14 اور 15 اگست کو 'ہر گھر ترنگا' مہم میں شامل ہونے کی بھی اپیل کی۔ اس موقع پر وزیر مملکت برائے ثانوی تعلیم محترمہ گلاب دیوی نے کہا کہ "یہ سنبھل کے لیے تاریخی دن ہے۔ یوگی جی نے اس پسماندہ علاقے کو عزت دی ہے۔" وزیر مملکت برائے ہوم گارڈز دھرم ویر پرجاپتی نے سنبھل کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ ایم ایل سی بھوپیندر سنگھ چودھری نے کہا کہ "یوگی جی نے سنبھل کی قسمت بدل دی ہے۔" وزیر اعلیٰ نے 'سنبھل سمواد ایپ' کا افتتاح بھی کیا، جس کے ذریعے شہری گھر بیٹھے اپنی شکایات و مسائل ضلعی انتظامیہ تک پہنچا سکیں گے۔

مجالس و شب بیداریوں کا سلسلہ جاری

لکھنؤ: کربلا کے شہداء کی یاد میں شہر کے مختلف امام بارگاہوں میں مجالس و شب بیداریوں کا سلسلہ جاری رہا۔ حیدری مسجد بیربل سہانی مارگ نیو حیدرآباد میں منعقد ہونے والی دوسری مجلس سے مولانا شبر حسین نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے سب سے بڑے عالم آل محمد تھے جن کے علم کی روشنی سے آج بھی پوری کائنات روشن ہو رہی ہے۔ کل کی مجلس میں مولانا عباس ارشاد شام 7:30 بجے خطاب کریں گے۔ امام بارگاہ کبن رضوی حسن پوریا میں مجلس سے مولانا تکی رضا نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امام حسین (علیہ السلام) دین کے محافظ ہیں، دین کی حفاظت کے لیے امام کربلا گئے تھے۔ مجلس کے بعد انجمن گوہر مظلومیہ سمیت متعدد انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔ امام بارگاہ نیا محل منصور نگر میں انجمن قائم آل ابیا کی سالانہ شب بیداری کا انعقاد ہوا۔ مجلس کے بعد شب بیداری میں انجمن گوہر مظلومیہ، کاظمیا عابدیا، حسینیہ قدیم، شائق شجاع، شہید فرات، شام غریبا اور محبان حسین نے اپنے سلام اور نوحے پڑھے۔ اسی سلسلے میں امام بارگاہ عباس رضا پتوالی والی گلی میں انجمن فاتح فرات کی سالانہ شب بیداری میں مجلس کے بعد شہر کی کئی انجمنوں نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی۔

وزیر شرما نے سیلاب کے انتظام اور امدادی کاموں کی اصل صورتحال کا جائزہ

لکھنؤ: 07 اگست۔ وزیر شہری ترقیات اور توانائی اے کے۔ شرما نے اپنے دو روزہ دورے کے دوران بھدوہی، وارانسی، مؤ اور جونپور اضلاع میں سیلاب کے انتظام اور امدادی کاموں کی اصل صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے وسیع عوامی رابطہ کیا۔ وزیر مسٹر شرما نے سیلاب سے متاثرہ بستیوں اور محلوں میں جا کر عام لوگوں سے براہ راست رابطہ قائم کیا اور ان کے مسائل کے بارے میں جان کر انہیں موقع پر ہی حل کرنے کی ہدایات دیں۔ وزیر مسٹر شرما نے دورے کے دوران منعقدہ جائزہ میٹنگوں میں عوامی نمائندوں سے رائے لی۔ جونپور میں جائزہ میٹنگ کے دوران ضلع مجسٹریٹ نے بتایا کہ بجلی کی فراہمی کی حالت اچھی ہے لیکن کچھ نچلے درجے کے ملازمین مسلسل لاپرواہی برت رہے ہیں۔ اس کے بعد وزیر توانائی نے سپرنٹنڈنگ انجینئر کو ہدایت کی کہ وہ غفلت برتنے والے ملازمین کی نشاندہی کریں اور ان کے خلاف تادیبی کارروائی کریں۔ وزیر توانائی نے لکھنؤ میں متعلقہ محکموں کے افسران کو ہدایت دی کہ متاثرہ علاقوں میں پانی کی سطح کم ہوتے ہی صفائی مہم جنگی بنیادوں پر شروع کی جائے اور بجلی کی سپلائی تیز رفتاری سے بحال کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ضلعی سطح کے کنٹرول روم کے ذریعے روزانہ کی پیش رفت کا جائزہ لے کر تمام کاموں کی حقیقی وقت میں نگرانی کی جائے۔ انہوں نے تباہ شدہ ٹرانسفارمرز، تاروں، کھمبوں وغیرہ کی جنگی بنیادوں پر مرمت کرنے اور بجلی سے متعلق تمام خطرات سے بچنے کے لیے حفاظتی معیارات کی مکمل تعمیل کو یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ مسٹر شرما نے یہ بھی کہا کہ حکومت عوام کے ساتھ کھڑی ہے اور ہر متاثرہ خاندان کو راحت اور مدد فراہم کرنا اولین ترجیح ہے۔

انٹیگرل یونیورسٹی میں دو روزہ قومی ورکشاپ اختتام پذیر

لکھنؤ، 07 اگست: انٹیگرل یونیورسٹی لکھنؤ کے شعبۂ انسانی علوم و سماجی سائنس نے مرکز برائے فروغ انسانی وسائل (HRDC) کے اشتراک سے 6 اور 7 اگست کو "ایم او او سی کے ذریعے طلبہ مرکوز تعلیم: جنریٹیو اے آئی" کے موضوع پر ایک دو روزہ قومی ورکشاپ-cum-تربیتی پروگرام کامیابی کے ساتھ مکمل کیا۔ یہ ورکشاپ ہائبرڈ موڈ (آن لائن و آف لائن) میں منعقد کی گئی۔ ورکشاپ کا مقصد نئی قومی تعلیمی پالیسی (NEP 2020) کے تحت اعلیٰ تعلیم کو طلبہ مرکوز ماڈل میں تبدیل کرنے کے لیے ایم او او سی (Massive Open Online Courses) اور جنریٹیو اے آئی کے باہمی تعلق کو دریافت کرنا تھا۔ ملک بھر کے مختلف اداروں سے تعلق رکھنے والے فیکلٹی ممبران، محققین اور طلبہ سمیت 100 سے زائد شرکاء نے اس ورکشاپ میں آن لائن و آف لائن دونوں ذرائع سے شرکت کی۔ ورکشاپ میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ممتاز ماہر تعلیم پروفیسر ایس۔ ایم۔ خان نے بطور کلیدی ماہر شرکت کی۔ انہوں نے ڈیجیٹل تعلیم میں اے آئی ٹولز کے انضمام، طلبہ کی دلچسپی بڑھانے اور ایم او او سی میں مواد کو ذاتی نوعیت دینے پر مدلل اور مؤثر سیشنز پیش کیے۔ اس پروگرام کی خاص بات شرکاء کی سرگرم شرکت، عملی گفتگو اور تعمیری تاثرات رہے۔ شعبۂ انسانی علوم و سماجی سائنس نے تمام ماہرین اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

کیشو پرساد موریہ کی رہنمائی میں خواتین کو با اختیار بنانے کی نئی پرواز

اتر پردیش کی 14 / لکھ پتی دیدی 15 / اگست کو لال قلعہ میں یوم آزادی کے پروگرام کا مشاہدہ کریں گی

لکھنؤ: 07 اگست۔ ملک کی آزادی کے قومی تہوار، 15 / اگست (یوم آزادی) کے موقع پر، اتر پردیش راشٹریہ گرامین اجیویکا مشن کے تحت مختلف اضلاع سے منتخب 14 لکھ پتی دیدی نئی دہلی کے تاریخی لال قلعہ پر منعقدہ پرچم کشائی کی تقریب کا مشاہدہ کریں گی۔ یہ موقع نہ صرف ان کی زندگی کے سفر کی کہانی کو عزت دیتا ہے بلکہ ریاست کی دیہی خواتین کی خود انحصاری کی علامت بھی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی قابل رہنمائی میں، ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے تحت تشکیل خود امداد یافتہ گروپوں کے ذریعے لاکھوں خواتین مختلف کاروباری اداروں میں شامل ہو کر معاشی طور پر با اختیار ہو رہی ہیں۔ یوم آزادی کی تقریبات میں شرکت کو لے کر لکھ پتی دی دی میں زبردست جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ یہ 14 منتخب دی دی اپنے شوہروں یا کسی ساتھی کے ساتھ دہلی جائیں گی۔ ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے دو خصوصی نمائندے بھی ٹیم کے ساتھ ہوں گے۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب موریہ انہیں 13 / اگست کو صبح 10 بجے اپنے کیمپ آفس، 7-کالی داس مارگ، لکھنؤ سے بس کے ذریعے دہلی روانہ کریں گے۔ 14 / اگست کو یہ خواتین پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق دہلی کا دورہ کریں گی۔ نائب وزیر اعلیٰ نے محکمہ دیہی ترقیات کے عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کے سفر، رہائش اور دیگر انتظامات قواعد کے مطابق اور باوقار طریقے سے کیے جائیں۔ مسٹر موریہ نے کہا ہے کہ ان بہنوں کی اس شرکت سے خواتین کو با اختیار بنانے، اجتماعی طاقت اور خود انحصار ہندوستان کے جذبے کو ایک نئی بلندی ملے گی۔ ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کی مشن ڈائریکٹر، محترمہ دیپا رنجن نے بتایا کہ یہ دی دی دہلی میں ہونے والی تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گی۔ دہلی جانے والی لکھ پتی دیدیوں میں ہردوئی سے ممتا جوہر، جھانسی سے نشا دیوی، سلطان پور سے للیتا موریہ، دیوریا سے رینو دیوی، اوما دیوی، لکھیم پور کھیری سے روچی ورما اور سنیتا دیوی، فتح پور سے کانتی دیوی اور لکشمی دیوی، مرزا پور سے ششی بالا سونکر، راکھی کرشنا سنگھ، سنت کبیر نگر سے ونددوتی دیوی اور سنتوشی دیوی، سون بھدر سے نرملا دیوی شامل ہیں۔

اعلیٰ تعلیمی اداروں میں معیاری تحقیق کو فروغ دینے کیلئے گورنر کی صدارت میں اہم اجلاس

لکھنؤ، 07 اگست: اتر پردیش کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل کی صدارت میں آج راج بھون، لکھنؤ میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں ریاست کی سائنس و ٹیکنالوجی کونسل اور مختلف جامعات کے درمیان تحقیق و ترقی کے فروغ، اس کی افادیت اور معیار کو بہتر بنانے کے لیے تبادلہ خیال کیا۔ اجلاس میں اس بات پر خاص زور دیا گیا کہ ریاست کی یونیورسٹیوں میں تحقیقی سرگرمیوں کو کس طرح مؤثر انداز میں فروغ دیا جا سکتا ہے، اور سائنس و ٹیکنالوجی کونسل کی مدد سے کن شعبوں میں محققین کو سہولیات و وسائل فراہم کیے جا سکتے ہیں۔ گورنر آنندی بین پٹیل نے سائنس و ٹیکنالوجی کونسل کے افسران کو ہدایت دی کہ جب کوئی یونیورسٹی تحقیقی منصوبہ پیش کرے، تو اس کی باقاعدہ اسکریننگ اور سنجیدہ جانچ کی جائے، تاکہ اس کے معیار اور افادیت کا درست اندازہ لگایا جا سکے۔ اگر کسی پروجیکٹ کی تحقیق سماجی یا سائنسی لحاظ سے اہم ثابت ہو، تو اس کو اضافی فنڈ فراہم کر کے کسانوں، طلبہ اور سماج تک پہنچایا جانا چاہیے، تاکہ اس کا فائدہ براہ راست عوام تک پہنچے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اعلیٰ معیار کی تحقیق کو آگے بڑھانا اور اس کی حوصلہ افزائی کرنا ضروری ہے، کیونکہ اس کا فائدہ براہ راست ملک کو پہنچتا ہے۔ اگر کسی تحقیق کو مسترد کیا جائے تو اس کی وجوہات یونیورسٹی کو لازمی بتائی جانی چاہئیں تاکہ وہ اصلاح کر کے اسے دوبارہ پیش کر سکیں۔ گورنر نے اس بات پر زور دیا کہ تحقیقی منصوبوں کی منظوری سے لے کر تکمیل تک مسلسل رابطہ اور جائزہ لیتے رہنا چاہیے۔ کونسل اور جامعات کے درمیان مؤثر تال میل اور تجربہ کار ماہرین کی شمولیت کو یقینی بنایا جائے، تاکہ سائنسی و تعلیمی میدان میں معیاری ترقی ہو سکے۔ انہوں نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ اگر پرانی پالیسیاں موجودہ تحقیقی تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہیں، تو ان پر نظر ثانی کر کے نئی اور عملی پالیسیاں بنائی جائیں۔ موجودہ دور میں آلودگی، زراعت، ماحولیاتی تبدیلی، زمینی ارتعاش، زلزلے اور دیگر مسائل پر گہرے اور معیاری تحقیقی کام کی ضرورت ہے۔ حکومت نے ان موضوعات پر تحقیق کے لیے معقول بجٹ مختص کیا ہے، اس لیے محققین کو سائنسی انداز میں کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تحقیق میں وقت اور پیسے کا ضیاع نہ ہو، اس کے لیے مفید اور انوویٹو تحقیق کو ترجیح دی جائے۔ ریاستی جامعات کے طلبہ کی صلاحیتوں کی تعریف کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ ہمارے طلبہ باصلاحیت اور ذمہ دار ہیں، اور ان کے تحقیقی خیالات ملک کی ترقی میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کی بھی وکالت کی کہ تحقیق کی تربیت طلبہ کو ابتدا سے ہی دی جانی چاہیے، اور پہلے سال سے ہی انہیں تحقیقی سمت میں راغب کیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی خود بھی تحقیق کے تئیں سنجیدہ ہیں، اس لیے ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ طلبہ کو مناسب رہنمائی فراہم کریں۔ گورنر نے یہ بھی ہدایت دی کہ تحقیقاتی منصوبوں کی پیش رفت رپورٹ آن لائن پورٹل پر دستیاب ہونی چاہیے تاکہ متعلقہ ادارے وقتاً فوقتاً اپنی پیش رفت کا جائزہ لے سکیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پالیسی اور بجٹ تو مہیا کراتی ہے، لیکن ان پالیسیوں کو زمینی سطح پر نافذ کرنا جامعات اور تحقیقی اداروں کی ذمہ داری ہے۔

گورنمنٹ اسکولوں کے پہلے سیشن کا امتحان 18 اگست سے

لکھنؤ: 7 اگست (یو این آئی) اتر پردیش میں ایک کلومیٹر سے بھی کم فاصلے پر واقع اسکولوں کو طلبا کی تعداد کی بنیاد پر ضم کرنے کی جاری مشق کے درمیان، بنیادی تعلیمی کونسل نے تعلیمی سیشن 2025-26 میں پہلا سیشن امتحان 18 اور 23 اگست کے درمیان منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں تمام ضلعی بیسک ایجوکیشن کونسل کو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ بنیادی تعلیم کے ڈائریکٹر پرتاپ سنگھ بگھیل کی طرف سے جاری کردہ ہدایات میں کہا گیا ہے کہ مقررہ نصاب کی بنیاد پر اسکول کی سطح پر امتحان کی پوری ذمہ داری ہیڈ ماسٹر اور اساتذہ کی ہوگی اور ترقیاتی بلاک کی سطح پر بلاک ایجوکیشن آفیسر کی ہوگی۔ امتحان کے بعد ایک تاریخ طے کی جائے اور والدین کو بلا کر بچوں کی ترقی بتائی جائے تاکہ اس میں متوقع بہتری لائی جا سکے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کلاس وائز ماہانہ نصاب کے مطابق جولائی تک مکمل ہونے والے نصاب سے متعلق سوالات کی بنیاد پر پرچے تیار کیے جائیں گے۔ تشخیص کلاس ٹیچر اور سبجیکٹ ٹیچر کرے گا۔

کرامت حسین پی جی کالج بین الاقوامی لیکچر کا انعقاد

کرامت حسین مسلم گرلز پی جی کالج لکھنؤ میں کالج کے منیجر سید ناوید احمد کی قابل رہنمائی اور سرپرستی میں اور پرنسپل پروفیسر تھما خواجہ کی سرپرستی اور قیادت میں شعبہ اردو اور ہندی کے باہمی اشتراک سے تھیٹر اور سنیما کے ذریعے زبان اور صنف کو سمجھنا پر ایک بین الاقوامی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر بین الاقوامی شہرت یافتہ اردو اور ہندی اسکالرز نارتھ کیرولینا یونیورسٹی، امریکہ کے محترم ڈاکٹر افروز تاج، محترم ڈاکٹر جان کالڈویل، کالج کی پرنسپل عزت مآب پروفیسر تھما خواجہ اور معروف مصنف عاطف حنیف کی باوقار موجودگی نے پروگرام کی رونق بڑھا دی۔ پروگرام کا آغاز دعا سے ہوا۔ مہمانوں کا استقبال پھولوں سے کیا گیا اور مومنٹو پیش کیے گئے۔ کالج کی پرنسپل پروفیسر تھما خواجہ نے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا اور استقبالیہ کلمات پیش کیے۔ طلباء نے استقبالیہ گیت اور امیر خسرو کی کمپوزیشن پر مبنی ایک روح پرور رقص پیش کیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی ڈاکٹر افروز تاج نے کہا کہ تھیٹر اور سنیما محض تفریح کا ذریعہ نہیں ہیں بلکہ یہ سماجی، ثقافتی اور لسانی گفتگو کا بھی ذریعہ ہیں۔

بزم محراب حرم لکھنؤ کے تحت طرحی مشاعرہ نعت و منقبت منعقد

لکھنؤ: بزم محراب حرم لکھنؤ کے تحت ایک مشاعرہ نعت منقبت کا انعقاد بر مکان حافظ ارشد طالب نزد مسجد دھنیا مہری چکمنڈی مولوی گنج لکھنؤ میں بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ ہوا جس کی سرپرستی آن لائن لندن سے مظفر احمد مظفر و آف لائن ڈاکٹر مخمور کاکوروی نے کی صدارت استاد شاعر فاروق جاذب لکھنوی نے کی اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے رفعت شیدا صدیقی و ڈاکٹر عبید اللہ چودھری نے شرکت کی۔ جبکہ مہمان اعزازی ڈاکٹر عامر قدوائی (کویت) اور ڈاکٹر ہارون رشید رہے۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر حشیم فاروقی نے بحسن و خوبی انجام دیے۔ نبیل سلمہ کی تلاوت کلام ربانی سے مشاعرے کا آغاز ہوا۔ معید رہبر لکھنوی نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا۔ میزبان و منتظم حافظ ارشد طالب نے تمام مہمانوں کی بہترین ضیافت کی مہمان خصوصی ڈاکٹر عبید اللہ چودھری نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ عام طور پر طرحی مشاعرے اتنے کامیاب نہیں ہوتے جتنا کہ آج کا یہ مشاعرہ کامیاب رہا شاید یہ نعت کی برکت ہے جو کثیر تعداد میں لوگ اول تا آخر یہاں موجود ہیں اور برکت ہو بھی کیوں نہ جب نعت رسول پڑھنا سنت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ہے اور نعت سننا اللہ کے رسول صلعم کی سنت ہے اس کامیاب طرحی مشاعرے کی کامیابی کا سہرا یقیناً اس کے منتظمین کے سر ہے جس میں معید رہبر، ارشد طالب، خلیل اختر، اور محمد عتیق عتیقے محمد سلمان کا خلوص شامل ہے اس کامیاب طرحی مشاعرہ نعت و منقبت میں دو درجن شعراء کرام نے اپنا مطروحہ کلام پیش کیا جبکہ صاحب بیاض ڈاکٹر تاج محمد نے اپنے خوبصورت ترنم میں فاروق جاذب لکھنوی کا کلام پیش کیا

پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں

لپیٹے چھوٹتے ہیں آندھیوں کے
کہ آوازِ اذاں کا یہ اثر ہے
فاروق جاذب لکھنوی

دعا دشمن کو بھی دیتے ہیں آقا
طبیعت میں وہ وصف در گزر ہے
ڈاکٹر مخمور کاکوروی

ہر اک پتہ جہاں پر ہے صحیفہ
مری آنکھوں میں ایسا اک شجر ہے
ڈاکٹر عامر قدوائی

تمازت دھوپ کی بھاتی ہے دل کو
بڑی دلکش وہاں کی دوپہر ہے
رفعت شیدا صدیقی

تصور میں سمائے ذاتِ سرور
کب اتنی وسعتِ ذہنِ بشر ہے
ڈاکٹر ہارون رشید

رسولِ پاک کی پرواز دیکھو
کیا طے پل میں صدیوں کا سفر ہے
اسلم صید نپوری

غلاموں پر کرم فرمائیں آقا
ہے چھوٹی زندگی، لمبا سفر ہے
سلیم ہمدم

نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن نبی کا
یہی تو حاصلِ فکر و نظر ہے
معید رہبر لکھنوی

نشست میں آفتاب اثر ٹانڈوی، محمد سلمان، جعفر قریشی، طلحہ لکھنوی، درد فیض خان، اکمل شیخ، عشرت شیخ، محمد عتیق عتیقے، محمد ارشاد، عبد الکریم، عبد الحلیم، راجو، عبد الاحد، اکرم، عادل، دانش، عبد العظیم، نور فراست، عبد الحلیم وغیرہ موجود رہے۔ پروگرام کے اختتام حافظ ارشد طالب کی دعا پر ہوا جس میں ادیب و شاعر رضوان احمد فاروقی کے لئے خصوصاً دعائے صحت کی گئی۔

جنگلی حیات کی مشہور کتاب سفرنامہ اور پیلی بھیت کی مشہور بانسری گجرات کے گورنر کو پیش کی گئی

پیلی بھیت۔ ہندی جنگلی حیات کی کتاب سفرنامہ گورنر گجرات کو پیش کیا گیا، ساتھ ہی پیلی بھیت کی بانسری بھی بطور تحفہ دی گئی۔ بلال خان کو راج بھون گجرات احمد آباد گاندھی نگر مدعو کیا گیا تھا جہاں معزز گورنر گجرات نے ان سے ملاقات کی۔ گجرات کے معزز گورنر محترم آچاریہ دیوورت نے اتر پردیش میں جنگلی حیات کے پھلنے پھولنے کے مختلف نکات پر گہرائی میں تبادلہ خیال کیا جس میں گجرات میں ہندوستان کی گر لائن سفاری بھی شامل ہے، اور گجرات کے جنگلی حیات اور ماحولیاتی تحفظ پر ایک اور کتاب مرتب کرنے کے بارے میں رہنمائی بھی حاصل کی۔ کتاب سفرنامہ کی کاپیاں بلال سے موصول ہوئیں۔ وائلڈ لائف فوٹوگرافر بلال خان، جو 2008 سے جنگلی حیات کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں، نے جنگلی حیات پر مبنی تین حصوں میں ایک کتاب مرتب کی۔ پہلی کتاب سفرنامہ پیلی بھیت ٹائیگر ریزرو کے تعارف پر مبنی تھی، دوسرا حصہ ترائی آرک لینڈ اسکیپ پر مبنی تھا اور تیسرا حصہ ہندوستان کے تمام 54 ٹائیگر ریزرو پر مبنی تھا۔ ہندی جنگلی حیات کی کتاب سفرنامہ کو ہندوستان کی 12 ریاستوں کے گورنروں کی محبت ملی ہے۔ بلال ملک کے مفاد میں گزشتہ 16 سالوں سے جنگلی حیات کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں اور ماحولیات کی حفاظت کر رہے ہیں۔ قبل ازیں، سفرنامہ کتاب سابق صدر جمہوریہ ہند رام ناتھ کووند، سابق نائب صدر محترم جگدیپ دھنکھر، اتر پردیش کی گورنر آنندی بین پٹیل، اتراکھنڈ کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ، مدھیہ پردیش کے گورنر منگو بھائی پٹیل، کیرالا ریاست کے گورنر محمد خان راجہ، راجدھانی راجن سنگھ، راجدھانی راجدھانی راجدھانی راجہ خان کو پیش کی گئی۔

اودھ نامہ

صرف بیان بازی کافی نہیں

جب سے ملک کے اقتدار پر زعفرانی پرچم والی پارٹی نے اپنا قبضہ جمایا تب ہی سے یہ کہا جانے لگا تھا کہ ملک میں اب تیس سال تک، کبھی پچیس سال تک کوئی دوسری پارٹی حکومت کا خواب نہ دیکھے۔ لیکن یہ بات کسی اور طرف سے نہیں بلکہ برسر اقتدار پارٹی کی طرف سے ہی اکثر و بیشتر سامنے آئی۔ جس پر شروع میں تو بالکل یقین نہیں کیا جاسکا، لیکن جیسے جیسے وقت گذرتا گیا اور ان کی پالیسیاں سامنے آنے لگیں، اس سے لگا کہ اس کی تیاریاں کتنی دور تک کی گئی ہیں اور وہ اپنے آپ میں کس قدر منظم ہیں، اور ایسا کیوں کہہ رہے تھے۔ لیکن آج جب مرکز میں تیسر بار حکومت سنھال لی گئی ہے تو سب کچھ سامنے آچکا ہے اور جس طرح سے پالیسی ساز پالیسی بنا رہے ہیں اور اس پر پوری طرح سے عمل کیا جارہا ہے، اپوزین لاکھ چیخے چلائے لیکن برسر اقتدار پارٹی اور اس کی حکومت کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی۔ کیونکہ اہل اقتدار جانتے ہیں کہ ہو وہی رہا ہے جو کچھ ان کے اوپر والے چاہرتے ہیں۔ بہت کچھ تو اسی وقت واح ہو گیا تھا جب پارٹی کے بڑے لیڈروں کو مارگ درشن منڈل میں ڈال کر خاموش کر دیا گیا تھا اور گارجیت پسند لوگوں کو آگے کیا گیا تھا۔ یقین وا سی وقت ہو جانا چاہیے ہتا جب مودی جی کو وزیر اعظم کے طور پر پیش کیا گیا تھا جبکہ ان پر ج گرات کے اریخی دنگوں کا الزام تھا۔ اور حد تو یہ ب ھی ہو گئی تھی کہ امریکہ نے انھیں اپنے یہاں داخلی ویزا دینے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن پارٹی کو یقین تھا کہ اب ان کا بویا پودا جوان ہو چکا ہے اور پھل توڑ لینے کا صحیح وقت ی ہی ہے اور وہی ہوا۔ مودی جی وزیر اعظم ہو گئے، ایک بار نہیں دو بار نہیں تین بار۔ اور اس پورے دوران ہ میں آپ کو کہیں نلا ہوا گا کہ حکومت نے کبھی اپ نے قدم پیچھے ہٹائے ہوں سوائے کسان آندولن کے سامنے گھٹنے ٹیکنے کے۔ لیکن وہ بھی اس وقت کہ جب حکومت سب کچھ کر کے بھی انھیں ہا نہیں سکی اور کسانوں کو ان کے مقصد سے ڈگا نہیں سکی۔

جو پالیسیاں بنائی گئی تھیں ان پر آہستہ آہستہ عمل ہوتا جا رہا ہے۔ اپوزین اپنا وجود کھو چکا ہے جو ہے وہ بکھرا ہوا ہے۔ جو مخالف تھے وہ ان کی ہی گود میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور دیکھ رہے ہیں کہ پورے ملک میں ایک خاص طبقہ کے شہریوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔ آسام، گجرات، مہاراشٹر، دہلی، ہریانہ اور ملک کے دوسرے حصوں میں بڑھتے واقعات، دھمکیاں اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں تشویشناک ہیں۔۔ خاص طور پر مسلم طبقے کو غیر قانونی بنگلہ دیشی تارکین وطن، قرار دے کر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ خبر ہے کہ ہریانہ کے گروگرام سے پولس رات کے اندھیرے میں غیر قانونی طریقہ سے بنگلہ بولنے والے مسلمانوں کو گاڑیوں میں بھر کر لے گئی۔ انہیں ہولڈنگ ہوم لے جا کر بری طرح مارا پیٹا گیا۔ خوف پیدا کرنے کے لیے عورتوں اور بچوں کو بھی نہیں بخشا گیا۔ عورتوں کے ساتھ بدتمیزی کرنے کی بھی خبریں ہیں۔ ڈیٹینشن سینٹر سے واپس آئے لوگوں کا کہنا ہے پولس نے اس طرح مارا پیٹا ہے کہ وہ کام کرنے کے لائق نہیں رہے۔ وہاں تین وقت میں صرف ایک وقت کھانا دیا گیا۔ کئی تین دن میں واپس آئے تو کئی کو اور دیر تک وہاں رکھا گیا۔ پولس کے ذریعہ پیسے لے کر چھوڑنے کی بات بھی سامنے آئی ہے۔ متاثرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ سادے کپڑوں میں لوگ یہاں آکر گاڑیوں میں بھر کر نا معلوم جگہ لے جاتے ہیں اور جانوروں کی طرح مارتے ہیں۔

یہ آسامی اور بنگلہ بھاشی مسلمان کوڑا بیننے یا مزدوری کا کام کرتے ہیں۔ کچھ فیکٹری ورکر ہیں جبکہ عورتیں گھروں میں میڈ کا کام کرتی ہیں۔ ان میں کئی ایسے ہیں جو بیس پچیس سال سے یہاں رہ رہے ہیں۔ ان کے پاس آدھار، پین، ووٹر اور راشن کارڈ جیسے درست قانونی دستاویزات موجود ہیں۔ کئی بچے گروگرام کے سرکاری اسکولوں میں پڑھ رہے ہیں۔ یہ جن جگی بستیوں میں رہتے ہیں وہ ان کی اپنی نہیں ہیں بلکہ مقامی لوگوں نے انہیں شیڈ بنا کر دیئے ہیں۔ جس کا وہ ان سے کرایہ وصول کرتے ہیں۔ یہ روزی روٹی کی تلاش میں یہاں آکر بسے ہیں جنہیں پوچھ تاچھ کے نام پر پولس پریشان کر رہی ہے ممبر اسمبلی آفتاب احمد نے صحافیوں سے کہا کہ پولس قانونی چارہ جوئی کے بجائے عصبیت کی بنیاد پر کاروائی کر رہی ہے۔ انہوں نے حکومت پر اپنی ناکامی کو چھپانے کے لیے اقلیتی طبقہ کو غیر انسانی طریقہ سے ہراساں کرنے کا الزام لگایا۔

گروگرام میں تقریباً دو لاکھ بنگالی مسلمان میں سے پولیس کے قانون کے من مانے استعمال سے پیدا ہوئے خوف کی وجہ سے نوے فیصد اپنے گھروں کو واپس جا چکے ہیں۔ جو باقی ہیں وہ بھی اپنا سامان باندھ رہے ہیں۔۔ ممبئی سے چھ لوگوں کو بنگلہ دیش بھیجا گیا تھا جنہیں بعد میں واپس لینا پڑا۔ آسام میں مئی 2025 سے اب تک 300 سے زائد بزرگ، خواتین اور بچوں کو کسی قانونی عمل کے بغیر بنگلہ دیش بھیج دیا گیا ہے۔ حالانکہ ان کے پاس ہندوستانی شہریت کے دستاویزات موجود تھے۔ 100 لوگوں کو روہنگیا کہہ کر بنگلہ دیش بھیجا گیا۔ جبکہ ان کے پاس یونائٹڈ نیشن کا کارڈ موجود تھا۔ ان تمام کاروائیوں سے بالک صاف ہو چکا ہے کہ وہ کس طرح سے مل کے شہریوں کو نکال رہے ہیں اور کس طرح سے ووٹ کے حق سے محروم کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں تا کہ جو مخالف طبقہ ہے وہ ووینے سے محروم ہو جائے اور وہی لوگ ووٹ دینے لائق رہیں جن کے ووٹوں پر ان کا اپنا قبضہ ہے۔ یہ وہ پالیسی ہے جس کا توڑ اپوزیشن کے پاس فی الحال نہیں ہے، صرف بیان بازی سے کام چلنے والا نہیں ہے۔ اسے تلاش کرنا پڑے گا ورنہ ہمیشہ کے لئے وہ خواب اقتدار کو بھول جائیں۔

اسرائیلی فوج اور حکومت کے درمیان اختلافات عیاں

سید شاہ واصف حسن واعظی

دنیا میں کوئی ظلم مستقل نہیں رہتا۔ جب ظلم اپنی انتہا کو پہنچتا ہے تو خود ظالم کی زمین بھی اس کے خلاف بول اٹھتی ہے۔ آج یہی کچھ اسرائیل کے ساتھ ہو رہا ہے۔ غزہ پر جاری اسرائیلی جارحیت، انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں، اور معصوم فلسطینی بچوں، عورتوں، اور بے گناہ شہریوں پر کی جانے والی فوجی یلغار نے وہ طوفان کھڑا کر دیا ہے جو نہ صرف عالمی سطح پر اسرائیل کی مخالفت کا سبب بن رہا ہے بلکہ خود اسرائیل کے اندر سے اٹھنے والی صداؤں نے اس جارح نظام کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ جس اسرائیل میں اپنی حکومت کے خلاف آواز اٹھانا غداری تصور کیا جاتا تھا، وہاں کے سب سے معتبر اخبار ہارٹز کے سینئر صحافی گیڈیون لیوی جب وزیر اعظم نتن یاہو کو "ن" اور "پاگل" لکھتے ہیں تو یہ ایک معمولی جملہ نہیں بلکہ ایک زخمی ضمیر کی پکار ہے، جسے اب دبایا نہیں جاسکتا۔

اسرائیلی عوام کا یہ اجتماعی شعور، جواب سڑکوں پر اتر آیا ہے، کسی بیرونی سازش یا دشمن کی کارستانی نہیں بلکہ ظلم کے خلاف ایک فطری، انسانی اور اخلاقی ردعمل ہے۔ ہر روز تل ابیب، حیفہ، اور دیگر بڑے شہروں میں ہزاروں لوگ مظاہرے کر رہے ہیں۔ یہ صرف یرغمالوں کے اہل خانہ نہیں بلکہ وہ عام شہری ہیں جنھوں نے جنگ کو کبھی قومی فخر سمجھا تھا۔ آج وہی شہری، وہی سابق فوجی کمانڈر، وہی یہودی دانشور، نتن یاہو حکومت کے خلاف بول رہے ہیں، احتجاج کر رہے ہیں، اور فوج سے اپیل کر رہے ہیں کہ غزہ میں لڑنے سے انکار کر دو۔ سچ پوچھئے تو یہ مناظر اسرائیل کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کر رہے ہیں --- ایسا باب جو شاید جلد ہی اسرائیلی فسطائیت کا خاتمہ ثابت ہوگا۔ یہ احتجاج محض جذباتی نہیں، بلکہ مدلل، منظم اور اخلاقی بنیادوں پر مبنی ہے۔ اپوزیشن لیڈر یائر لپیڈ نے خود اپنی ہی حکومت کو "فاشسٹ" قرار دے کر یہ واضح پیغام دیا ہے کہ اب بات سیاسی اختلاف سے بڑھ کر قومی نجات کی ہو چکی ہے۔ اسرائیل میں وہ قانون موجود ہے جو ملک کے خلاف بین الاقوامی مدد طلب کرنے کو غداری قرار دیتا ہے، لیکن جب خود اہلِ وطن عالمی برادری سے اپیل کرنے لگیں تو حکومت کو چاہیے کہ وہ آئینہ دیکھے، قانون کی آڑ میں مظالم چھپانے کے بجائے انصاف کا راستہ اپنائے۔

عالمی منظرنامہ بھی اب تیزی سے بدل رہا ہے۔ دنیا وہ نہیں رہی جو 2014 یا 2021 میں خاموشی سے اسرائیلی ظلم برداشت کرتی تھی۔ اب دنیا بھر کے میڈیا، انسانی حقوق کی تنظیمیں، اور سب سے اہم، خود عام انسان، اسرائیل کے خلاف صف آراء ہو رہے ہیں۔ اٹلی کے شہر میلان میں جگہ جگہ پوسٹرز لگے ہیں جن پر لکھا ہے: "اسرائیلیوں کا خیر مقدم نہیں"۔ نیدرلینڈ نے اسرائیلی وزراء اسموتریچ اور بن گویر کو اپنے ملک میں داخل ہونے سے روک دیا ہے، ان کے بیانات کو "نفرت انگیز" اور "انسانیت دشمن" قرار دیا گیا ہے۔ یہ معمولی سفارتی اقدامات نہیں بلکہ ایک واضح اشارہ ہیں کہ دنیا اب اسرائیلی جارحیت کو قبول نہیں کر رہی۔ امریکہ، جو اسرائیل کا سب سے بڑا حامی رہا ہے، اب خود اندر سے تقسیم کا شکار ہو چکا ہے۔ سابق صدر ڈونالڈ ٹرمپ، جو کل تک اسرائیلی پالیسیوں کی اندھی حمایت کرتے تھے، اب یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ "میرے لوگ اسرائیل سے نفرت کرنے لگے ہیں"۔ یہ بیان اس وقت آیا جب غزہ سے آنے والی تصویریں جن میں نحیف و نڈھال فلسطینی بچے، زخمی عورتیں، تباہ حال اسپتال اور برباد بستیاں شامل تھیں نے امریکی عوام کی آنکھیں کھول دیں۔ عالمی برادری اب صرف دیکھ نہیں رہی، بلکہ حرکت میں آ رہی ہے۔ امریکہ کے مشرق وسطی کے لیے خصوصی ایلچی نے حال ہی میں غزہ کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور اسرائیلی رویے پر شدید تشویش ظاہر کی۔ یہ بھی ایک سچ ہے کہ اسرائیلی حکومت نے امدادی سامان کو سیاسی ہتھیار بنا دیا ہے۔ غزہ میں راشن لائنوں میں کھڑے بھوکے اور پیاسے لوگوں پر گولیاں چلانا کوئی افسانہ نہیں بلکہ دستاویزی حقیقت ہے۔ اسرائیلی فوجیوں کی بربریت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ وہ بھوک مٹانے کے لیے قطار میں کھڑے معصوم لوگوں کو بھی نشانہ بنانے سے گریز نہیں کرتے۔ یہ عمل انسانیت کے خلاف جرم کے زمرے میں آتا ہے، جس کی سزا بین الاقوامی عدالتِ انصاف کے چارٹر میں درج ہے۔

دنیا کے بڑے ممالک بھی اب اسرائیل سے فاصلہ اختیار کر رہے ہیں۔ فرانس، جس نے سب سے پہلے ہمت دکھائی، اس نے اسرائیلی مظالم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی، اور آج اس کی پیروی کرتے ہوئے کینیڈا، پرتگال، مالٹا، اور دیگر یورپی ممالک بھی دو ریاستی حل کے لیے فعال ہو چکے ہیں۔ برطانیہ، جس نے 1948 میں اسرائیل کی پیدائش میں اہم کردار ادا کیا تھا، اب اسرائیل اور امریکہ کی ظالم جوڑی سے ہاتھ کھینچ چکا ہے۔ سعودی عرب نے بھی واضح کیا ہے کہ فلسطینی ریاست کے قیام تک کسی قسم کی معمول کی سفارتی بحالی ممکن نہیں۔ یہ سب کچھ ایک نئی تاریخ رقم کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی رکنیت پر بھی سوال اٹھنے لگے ہیں۔ اگر اسرائیل نے فلسطین میں اپنی دراندازی بند نہ کی اور دو ریاستی حل پر عمل درآمد نہ کیا تو اس کی عالمی تنظیموں سے رکنیت ختم ہونے کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔ فرانس، سعودی عرب اور متعدد یورپی ممالک اس پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ بین الاقوامی قوانین کے تحت اگر کوئی ریاست مسلسل انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرے، اقوام متحدہ کی قراردادوں کو روندے، اور جنگی جرائم کا ارتکاب کرے، تو اسے اقوام متحدہ سے خارج بھی کیا جاسکتا ہے۔

اسرائیل کے اندر بھی ایک فکری بغاوت شروع ہو چکی ہے۔ دانشور طبقہ، سابق فوجی اہلکار، حتیٰ کہ کچھ مذہبی رہنما بھی اب نتن یاہو کے خلاف صف آراء ہیں۔ اس وقت فوج اور حکومت کے درمیان شدید اختلافات کی خبریں عام ہو چکی ہیں۔ حالیہ ایک میٹنگ میں فوجی افسران نے غزہ کو ملیا میٹ کرنے کے منصوبے پر نتن یاہو سے اختلاف کرتے ہوئے اسے غیر انسانی اور ناقابل عمل قرار دیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اب اسرائیلی قیادت نہ صرف عالمی برادری بلکہ اپنے اداروں کی حمایت بھی کھو رہی ہے۔ یہ سب اس جانب اشارہ ہے کہ اسرائیلی فسطائیت اپنے انجام کے قریب پہنچ چکی ہے۔ ظلم جب حد سے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے۔ نتن یاہو اور ان کی کابینہ نے جو خونی کھیل کھیلا، اس کی قیمت وہ اب اندرون ملک تنہائی، عالمی سطح پر نفرت، اور تاریخ میں ذلت کے ساتھ چکائیں گے۔ دنیا بدل رہی ہے، اور شاید پہلی بار ایک مظلوم قوم کی آہیں حقیقت میں انصاف کے دروازے کھٹکھٹا رہی ہیں۔

ہمیں، بطور انسان، بطور مسلمان، اور بطور عالمی شہری یہ سمجھنا ہوگا کہ خاموش رہنا اب جرم ہے۔ فلسطینیوں کی جدوجہد صرف زمین کی نہیں بلکہ انصاف، وقار، اور انسانیت کی بقا کی جدوجہد ہے۔ اگر آج ہم نے یہ آواز نہیں اٹھائی تو کل ہمیں تاریخ معاف نہیں کرے گی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی دنیا کے ان جری اقوام کی صف میں شامل ہوں جو ظلم کے خلاف کھڑے ہو رہے ہیں۔ ہماری خاموشی کہیں فلسطین کے بچوں کی قبر نہ بن جائے۔

9235555776

فریضہ حج: حکومتی سہولیات اور حُجاج کی ذمہ داریاں

سید قمر عباس نقوی

حج اسلام کا ایک اہم رُکن اور عظیم عبادت ہے، جو ہر اُس بالغ و عاقل مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے جو جسمانی اور مالی استطاعت رکھتا ہو، فرض ہونے کے بعد اگر کوئی مسلمان حج ادا نہ کرے تو وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب شمار ہوگا۔ حضرت رسول اکرم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو مسلمان حج کی فرضیت کے بعد اسے ادا نہ کرے، تو وہ مرنے کے وقت مسلمان نہیں بلکہ یہودی یا نصرانی مرتا ہے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ حج ادا کرنے والا اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والا طفلِ معصوم۔ حج ایسی عبادت ہے جو اتحاد و مساوات کی خوبصورت تصویر پیش کرتی ہے۔ اگرچہ نماز کی صف کے لیے محمود و ایاز کی مثال دی جاتی ہے، جبکہ نماز میں لباس مختلف ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس حج میں سب ایک جیسے لباس (احرام) میں، ایک ہی مرکز (خانہ کعبہ) کا طواف کرتے ہیں، اور ایک ہی نعرہ لبیک اللھم لبیک بلند کرتے ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کے لیے فریضۂ حج کی ادائیگی کے دو ذرائع ہیں۔ پہلا حکومتی یعنی حج کمیٹی آف انڈیا کے توسط سے، جو وزارتِ اقلیتی امور، حکومتِ ہند کی نگرانی میں منظم اور کم اخراجات میں حج کے موثر انتظامات کرتی ہے۔ دوسرا پرائیویٹ حج آپریٹرز کے ذریعے، جہاں چند اضافی سہولیات کے ساتھ نمایاں طور پر زیادہ خرچ پر حج ہوتا ہے۔ سابقہ ریکارڈ کے مطابق ان دونوں ذرائع کے اخراجات میں تقریباً چالیس اور ساٹھ فیصد کا فرق دیکھا گیا ہے۔ پرائیویٹ ٹور آپریٹرز کے انتخاب کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ ٹورز میں احکام و مناسکِ حج کی ادائیگی کے لئے علماء کرام یا ماہر امور حج رہتے ہیں، دوسرے یہ یہاں دورانیہ کم ہوتا ہے مگران سہولیات کو حاصل کرنے کے لیے حُجاج کو حج کمیٹی کے مقابلے میں زیادہ اور کافی زیادہ رقم ادا کرنا پڑتی ہے، جو متوسط طبقہ کے عازمین کے لئے مشکل ہو جاتا ہے، جبکہ علماء و مفتیان فرماتے ہیں کہ جس مسلمان میں ادائیگی حج کی بنیادی استطاعت ہو، اُس پر حج فرض ہو جاتا ہے۔ اس فتویٰ اور حکم کی روشنی میں فریضۂ حج کی بروقت ادائیگی کے لیے حج کمیٹی آف انڈیا کا انتخاب بہترین ثابت ہو سکتا ہے۔

حج کمیٹی آف انڈیا وزارتِ اقلیتی امور، حکومتِ ہند کی نگرانی میں مختلف وزارتوں اور حکومتی اداروں کے تعاون سے ممکنہ سہولیات کے ساتھ حج کے انتظامات کرتی ہے۔ عازمین حج، احکامِ حج اور مناسک حج کی دُرستگی اور اپنے اطمینان کے لیے ایک موثر اور کم خرچی حل یہ ہے کہ حجاج آپسی مالی تعاون سے اپنے کور میں کسی قریبی رشتہ دار عالمِ دین، ماہر امور حج کو اپنے ہمراہ لے جائیں، جو آپ کے ساتھ دیگر حُجاج کی رہنمائی بھی فرمائیں گے۔ معتبر ذرائع کے مطابق یہ طریقہ گزشتہ کئی برسوں سے مہاراشٹرا، گجرات، کرناٹک، آندھرا، تلنگانہ اور مشرقی اتر پردیش کے حُجاج منظم انداز میں اپنا رہے ہیں۔ اس خوبصورت عمل سے متوسط آمدنی رکھنے والے مسلمان بھی صاحبِ استطاعت ہو کر فریضۂ حج ادا کر لیتے ہیں۔

پرائیویٹ ٹور آپریٹرز کے ذریعے سفر حج کرنے کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ بعض مسلک کے حجاج میقات سے ہی احرام باندھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں حجاج کرام کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ حج کمیٹی آف انڈیا کی پروازیں 2 مراحل میں روانہ ہوتی ہیں۔ ایک مرحلے میں حجاج کو مدینہ منورہ لے جایا جاتا ہے، جبکہ دوسرے مرحلے میں جدہ پہنچایا جاتا ہے۔ جو حجاج مدینہ جانے والی پرواز میں شامل ہوتے ہیں، اُن کے لیے میقات کی کوئی دقت نہیں، کیونکہ یہاں سب کی میقات مسجدِ شجرہ/ ذوالحلیفہ ہے (شب و روز کے اوقات کا مسئلہ مقامی یا بس انتظامیہ کے ذریعے حل کیا جاسکتا ہے)۔ جہاں تک جدہ پہنچنے والے حجاج کا تعلق ہے تو حکومت کی جانب سے اُن کو بھی حج فارم میں نشان دہی اور بس کرایہ جمع کرنے پر میقاتِ جعفہ لے جانے کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ راقم السطور کا حجاج کو یہ مشورہ اپنے تجربے اور فقہی احتیاط کے مطابق ہے وگرنہ عازمین کو حق ہے کہ اپنی سہولت و استطاعت کے مطابق کوئی بھی ذریعہ اختیار کریں۔ لیکن اتنا یاد رکھیں کہ سفر حج سے قبل تربیت حج ترجیحی بنیاد پر ضرور حاصل کریں۔ کیونکہ تمام دشواریوں کی بڑی وجہ عدم واقفیت ہوتی ہے۔

عازمینِ حج حج کمیٹی آف انڈیا، جو وزارتِ اقلیتی امور کے ماتحت ہندوستانی مسلمانوں کے لیے حج انتظامات کرنے کی پابند ہے۔ یہاں ہر ہندوستانی مسلمان حکومتی اصول و ضوابط اور ہدایات کے تحت حج کے لیے فارم بھر سکتے ہیں۔ حج 2026 کے لیے فارم جمع کرنے کی توسیع شدہ آخری تاریخ 7 اگست 2025 ہے۔ خواہش مند عازمین مقررہ تاریخ تک حج کمیٹی آف انڈیا کی سرکاری ویب سائٹ یا 'حج سوویدھا ایپ' کے ذریعے آن لائن فارم بھر سکتے ہیں۔ ریاستی اور مرکز کے زیرِ اہتمام علاقوں کی حج کمیٹیوں میں آن لائن حج فارم بھرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ عازمین حج فارم بھرنے سے قبل حج گائیڈ لائنز اور حلف نامہ کا بغور مطالعہ ضرور کریں۔ شیعہ عازمین سہولیات کے حصول کے لیے 'میقات' کے خانے میں جعفہ ضرور درج کریں۔ حج کمیٹی آف انڈیا کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی کے ذریعے عازمینِ حج کا انتخاب کرتی ہے۔ منتخب عازمین کے لیے وزارتِ اقلیتی امور، وزارتِ خارجہ، وزارتِ شہری ہوا بازی، وزارتِ مالیات، وزارتِ صحت، وزارتِ داخلہ، قونصلیٹ جنرل آف انڈیا، ریاستی حج کمیٹیوں اور انشورنس کمپنیوں کی مدد و تعاون سے ہندوستان سے سعودی عرب اور ادائیگی حج کے بعد وطن واپسی تک ممکنہ سہولیات کے ساتھ تمام انتظامات کرتی ہے۔

حکومت ہند سفر حج کو آسان اور سہولت آمیز بنانے کے لیے مسلسل اصلاحاتی کوششیں جاری رکھتی ہے۔ چنانچہ سفر حج کو مزید سہولت آمیز بنانے کے لیے انفارمیشن ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے 'حج سیودھا ایپ' وجود میں لایا گیا ہے۔ جس میں عازمین کو تربیتی مواد، رہائشی سہولیات، پرواز کی تفصیلات، سامان کی معلومات، شکایت اور ان کا حل، مذہبی امور مثلاً مناسک حج، قرآن مجید، دعائیں وغیرہ ان سب ضروریات کے ساتھ یہ ایپ آپ کی صحت و تندرستی میں بھی مددگار و معاون ہوگا۔ عازمین ایپ ڈاون لوڈ کریں، چلانا سیکھیں اور اس کا بھرپور فائدہ اُٹھائیں۔ حکومت ہند نے حُجاج خصوصاً تاجرین، این۔آر۔آئی، ملازمین اور طلاب حجاج کی سہولت کے لیے دو بہت بڑے اور تاریخی فیصلے کئے ہیں پہلا کم مدتی حج اور دوسرا حج سے کم از کم چار پانچ ماہ پہلے اصل پاسپورٹ جمع کرنے کی شرط کو ختم کرنا ہے۔ حجاج کی مدد اور رہنمائی کے لیے ریاستی حج انسپکٹرز کی تعداد کو بھی بڑھا دیا گیا ہے۔

حکومتِ ہند انتظامی امور میں حجاج کی ممکنہ مدد و سہولت کی فراہمی کے لیے سرکاری افسران اور صحت و تندرستی کی افادیت کو نظر انداز طبی مدد کے لیے پورے موسمِ حج کے دوران مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور مقاماتِ شائر میں بھی ہندوستانی عازمین حج کے طبی مسائل کے حل کے لئے اعلیٰ سند یافتہ ڈاکٹرس اور پیرا میڈیکل اسٹاف کا معقول تعداد میں بندوبست کرتی ہے۔ ادویات اور طبی آلات بھی کافی مقدار میں انتظام کرتی ہے۔ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں متعدد ڈسپنسریاں، مناسب تعداد میں بستروں پر مشتمل ہسپتال قائم کرتی ہے جہاں تمام حجاج مفت میں ان خدمات کا چوبیس گھنٹے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ پرائیویٹ ٹورز سے جانے والے حُجاج بھی انہی مراکز سے طبی سہولیات حاصل کرتے ہیں۔ بارگاہ رب کریم میں دُعا ہے کہ تمام حجاج کا حج، حج مبرور قرار دے۔ زیارات و عبادات کو شرف قبولیت سے نوازے۔ تمام اہلِ ایمان کو حج کی توفیق عطا فرمائے۔ تمام حُجاج سے وطن عزیز بھارت میں امن و امان اور ترقی و مضبوطی کے لیے خُصوصی دُعا فرمائیں۔ ☆☆☆

محمد سراج۔۔۔ جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے

ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز

لندن اوول گراؤنڈ میں ہزاروں اور دنیا بھر میں کروڑ کرکٹ شائقین ٹی وی اسکرین اور اپنے موبائیلس پر سانس روکے محمد سراج اور اٹکنسن کو دیکھ رہے ہیں۔ اور ان کے دل تیزی سے دھڑک رہے ہیں کہ اگلے لمحے کیا ہوگا۔ کیا اٹکنسن انگلینڈ کو کامیابی دلا کر ہندوستان کے خلاف سیریز جیت لے گا یا پھر کچھ اور ہو سکتا ہے۔ گیند محمد سراج کے ہاتھ میں ہے۔ انہیں اس بات کا اندازہ ہے کہ اگلے پل کچھ بھی ہو سکتا ہے پہلے ہی ٹیم اور اس کا تعصب پرست کوچ اور سربراہ تاک میں ہے کہ سراج سے ایسی کوئی غلطی ہو جائے تا کہ اسے ٹیم سے باہر کیا جاسکے۔ کیوں کہ سراج کے ہاتھوں بروک کا کیاچ چھوٹ جانے کے بعد ٹیم مینجمنٹ اور میڈیا دونوں ہی تمام تر بوجھ سراج کے سر رکھنے کا تہیہ کر چکے تھے۔ بلکہ شبھمان گل نے تو بدکلامی بھی کی تھی۔ سراج ہر طعنہ اور گالیوں کا زخم سہتے ہوئے اپنی ذمہ داری نبھانے اور آنے والے وقت کے حالات کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو چکے تھے۔ انگلینڈ کی کامیابی کے لیے صرف چھ رن درکار تھے جو آسان سا ٹارگیٹ تھا۔ اور پھر سراج کی 143 میل فی گھنٹے کی رفتار سے نکلی ہوئی گیند نے اٹکنسن کی وکٹ اڑا دی۔ انگلینڈ کے کھلاڑیوں کے ہوش اڑ گئے۔ اسٹیڈیم میں انگلینڈ کے حامی سکتے میں اور اسٹیڈیم کے اندر اور دنیا بھر میں ہندوستان کے کامیابی سے ناامید کروڑوں شائقین کی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنی خوشی کیسے منائیں۔ کامنٹری باکس میں تو کامنٹیٹرس کی حالت خوشی سے پاگلوں جیسی ہو چکی تھی اور ہندوستان کے پریمیوں کی حالت کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ کیوں کہ محمد سراج کی طلسماتی گیند نے انگلینڈ کے غرور کو خاک میں ملا دیا تھا اور سیریز کو ڈرا کرتے ہوئے یہ احساس دلایا کہ کم از کم کرکٹ کے میدان میں ہم تم سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ انگلینڈ کے کھلاڑیوں کو تو شاید اتنی تکلیف نہیں ہوئی ہوگی کیونکہ کھیل کے میدان میں ہر کھلاڑی کو شکست کا سامنا مسکرا کر خندہ پیشانی سے کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ البتہ ان کی پیش رونسل کے انگریز اور ان کے ذہنی تنخواہ یافتہ ہندوستانی غلاموں کو یقینی طور پر مایوسی اور دلی تکلیف ہوئی ہوگی کیوں کہ انگریزوں کے خلاف ہر دور میں ہر محاذ میں مقابلے میں سب سے آگے رہنے والے مسلمان ہی تھے۔ سراج نے وکٹ لے کر ہندوستان کو فتح یاب کیا۔ بین الاقوامی کرکٹ کے سربراہ کے چہرے پر مایوسی کی لہر دوڑ گئی۔ کیوں اس تعصب پسند نے 6 جولائی کو ایجبسٹن ٹسٹ میں کامیابی پر ٹویٹر (X) پر محمد سراج کو نظر انداز کرتے ہوئے دوسرے کھلاڑیوں کو مبارکباد پیش کی تھی۔ جس کا ذکر نتن نائیک نے ٹائمز آف انڈیا میں اپنے ایک رپورٹ میں کیا ہے۔ سراج کی غیر معمولی بالنگ اور ہندوستانی کامیابی میں کلیدی رول ادا کرنے پر پلیئر آف دی میاچ قرار دیئے جانے پر سابقہ کپتان کے چہرے پر بھی طمانچہ لگا جس نے چمپئنس ٹرافی ٹورنامنٹ میں سراج کو ڈراپ کرنے کی وجہ بتائی تھی کہ پرانی گیم کے ساتھ ان کا پرفارمنس بہتر نہیں ہوتا۔ اٹکنسن کو آوٹ کر کے سراج نے انگلینڈ کے خلاف اپنی پچاسویں وکٹ حاصل کیں تو یقیناً آجنکیا رہانے کو اپنے آپ سے شرم آئی ہوگی جس نے سراج کو اس کے کیریئر کے پہلے ٹسٹ میں جو 26 دسمبر 2020ء کو میلبورن میں شروع ہوا تھا۔ 27 اوور تک بھی بولنگ کا موقع نہیں دیا گیا تھا مجبوراً خود سراج کو پوچھنا پڑا کہ وہ کب بولنگ کریں گے۔ گواسکر جیسے عظیم کھلاڑی اور کامنٹیٹر کو اپنے الفاظ واپس لینے پڑے، جنھوں نے کہا تھا کہ محمد سراج ایک اچھے کوچ کی ضرورت ہے جو انہیں مشورہ دے سکے کہ اب انہیں ریٹائرڈ ہو جانا چاہئے۔ اوول ٹیسٹ میں کامیابی کے بعد اسی گواسکر نے جس نے محمد اظہر الدین کو ٹیسٹ کیریئر کے ابتدائی تیسرے ٹیسٹ کی دوسری اننگز کو ڈیکلیئر کر کے سنچری سے محروم کر دیا تھا جس نے کپیل دیو کو مسلسل ٹیسٹ میچس کھیلنے کے ریکارڈ سے محروم کرنے کے لئے کلکتہ ٹیسٹ 1984ء سے ڈراپ کر دیا تھا۔ اسی گواسکر نے کہا کہ ہندوستانی کرکٹ ٹیم کی نمائندگی ایک اعزاز ہے کیونکہ آپ 140 کروڑ ہندوستانیوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور یہ چیز اور جذبہ سراج کو دیکھنے کو ملا۔ سراج سیریز کی اختتامی دن ویلن بنتے بنتے ہیرو بن گئے۔ کل تک جو ان پر تنقید کر رہے تھے آج ان کی شان میں قصیدے پڑھ رہے ہیں۔ اور وہ ہیں بھی اس کے مستحق۔ انہوں نے پانچ ٹسٹ میچس کی سیریز میں سب سے زیادہ 185.3 اوورس یعنی گیارہ سو گیارہ گیندیں بولنگ کی اور سیریز میں سب سے زیادہ 23 وکٹس حاصل کئے۔ سب سے خاص اور اہم بات یہی رہی کہ ہر اننگز میں جب جب انہوں نے بولنگ کی اپنی پہلی ہو یا آخری گیند رفتار میں کوئی فرق نہیں آیا۔ پسینے سے شرابور ہوتے رہے مگر کسی نے چہرے پر تھکن کے آثار نہیں دیکھے۔ بولنگ ہو یا فیلڈنگ محمد سراج نے خود کو قومی ٹیم کے اہم ستون کے طور پر منوایا حالانکہ ہندوستانی کرکٹ کو مسلم مکت کرنے کی آرزو لئے بہت سی ہستیاں کوشاں ہیں۔ مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔

محمد سراج نے اوول ٹسٹ میں اپنے کیریئر کی بہترین بولنگ کرتے ہوئے 9 وکٹ حاصل کئے۔ ساتھ ہی انہوں نے کامیابی کے مقصد کے لئے سولہویں بار وکٹ لیتے ہوئے جسپریت بومرا کی پندرہ وکٹ کا ریکارڈ توڑ دیا۔ انہوں نے ایک ہی سیریز میں دوبارا ایک اننگ میں 5 یا 5 سے زائد وکٹس حاصل کئے۔ اگر یہ ٹسٹ ہندوستان جیتنے میں ناکام رہتا تو سرفراز خان کی طرح سراج کا پتہ بھی کاٹ دیا جاتا۔ بھلے ہی بہترین پرفارمینس کے باوجود رائیل چالنجز بنگلورو کی ٹیم نے کنٹراکٹ رینیول نہیں کیا۔ جس کا انہیں افسوس رہا مگر گجرات ٹائی ٹنس کے لئے بھی انہوں نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا۔

محمد سراج کی کامیابی کی داستان بالکل افسانوی لگتی ہے۔ یہ اتفاق ہے کہ جنوری 2017 میں رانجی ٹرافی ٹورنامنٹ میں وہ شاندار مظاہرہ کر رہے تھے اور بہت کم لوگ ان کے نام سے واقف تھے۔ گواہ نے اپنے ٹائیٹل پر حیدرآباد کا ابھرتا فاسٹ بولر محمد سراج...... کے عنوان سے مضمون شائع کیا تھا یہ بھی محض اتفاق ہے کہ کچھ دن بعد ہی جب آئی پی ایل میں انہیں دو کروڑ ساٹھ لاکھ کے عوض سن رائزرس حیدرآباد کی ٹیم کے لئے حاصل کیا تو میڈیا کی توجہ ان پر مرکوز ہوئی۔ یہ بھی محض اتفاق ہے کہ مارچ 1983ء میں رہنمائے دکن میں خاکسار میں ایک مضمون لکھا تھا "اظہر الدین۔۔۔ حیدرآباد میں ایک اور آصف اقبال کا جنم" اس میں پیشن گوئی کی گئی تھی کہ اس وقت اگر اظہر کو قومی ٹیم میں موقع دیا جائے تو وہ بین الاقوامی کرکٹ میں ہندوستانی پرچم کو سربلند کر سکتا ہے۔ یہ بھی اتفاق ہے کہ چند ماہ بعد اظہر الدین نے جس شاندار اور یادگار طریقے سے ٹسٹ کیریئر کی شروعات کی آج وہ تاریخ کا حصہ ہے۔

ہندوستان میں ٹیلنٹس کی کمی نہیں ہے۔ فراخ دل سلیکٹرس کی کمی ہے۔ ورنہ ہندوستان کی ٹیم میں کم از کم چھ سات مسلم کھلاڑی ضرور ہوتے۔ ہر کپتان نے تعصب برتا۔ عرفان پٹھان، عمران ملک، وسیم اکرم، محمد کیف، پرویز رسول، سرفراز خان، اس کی مثال ہیں۔ ہندوستانی کرکٹ کی تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ مسلم کھلاڑیوں نے ہمیشہ ہندوستانی ٹیم کے کامیابی میں اہم رول ادا کیا چاہے وہ نواب منصور علی خان پٹودی ہوں یا عابد علی، محمد اظہر الدین ہوں یا ظہیر خان، پٹھان برادرس ہوں یا سید کرمانی۔ ورلڈ کپ 1983ء ہندوستان کے ہاتھ میں نہ ہوتا اگر زمبابوے کے خلاف نازک ترین حالات میں کپیل دیو کا ساتھ سید کرمانی نہ دیتے۔ جب مسلم کھلاڑی اچھا کھیلتے ہیں تو انہیں کسی نہ کسی بہانے سے ڈراپ کر دیا جاتا ہے۔ کبھی میچ فکسنگ کے الزامات کے تحت تو کبھی ڈریسنگ روم کی باتیں میڈیا تک پہنچانے کے الزام میں۔ ایک کرکٹ ہی کیا ہر ایک کھیل میں مسلم کھلاڑیوں کے ساتھ تعصب برتا جاتا رہا ہے۔ ہاکی میں اسلم شیر خان اس کی ایک مثال ہیں۔ اور بھی کئی کھلاڑی اس لئے قومی ٹیم میں شامل نہ ہو سکے کہ سلیکٹرس نے ان کی صلاحیتوں کو تعصب کی نظر سے دیکھا۔ بہر کیف اللہ رب العزت جسے چاہتا ہے عزت سے نوازتا ہے۔ اب یہ انسان پر ہے کہ وہ اس عزت کی حفاظت کرے۔ محمد سراج آج سوپر اسٹار ہیں۔ کئی فلمی اداکارائیں، ماڈلس، ان کا نام اپنے ساتھ منسوب کر کے اپنی شہرت کی راہیں تلاش کرتے ہیں۔ وقتی طور پر بہت اچھا لگتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ جب بھی کوئی مسلم کھلاڑی، سائنس دان، دانشور، ماہر تعلیم، شہرت کے آسمان پر ستارہ بن کر چمکتا ہے تو اس کی روشنی چھیننے کے لئے بعض تنظیمیں خوبصورت لڑکیوں کا استعمال کرتی ہیں۔ ایک ایسے وقت جبکہ سراج شہرت کے بلندیوں پر ہے۔ انہیں اپنا دامن بچا کر رکھنا ہوگا۔ ورنہ وہ آسانی سے Honey-Trap کئے جاسکتے ہیں۔ اوول ٹسٹ میں محمد سراج نے پلیئر آف دہ میچ ایوارڈ کے طور پر پیش کی جانے والی شراب کی بوتل قبول نہیں کی اور یہ کہا کہ بحیثیت مسلمان وہ اسے قبول نہیں کر سکتے۔ ان کے اقدام نے عالم اسلام میں ان کی قدر و منزلت میں اضافہ کر دیا۔ اللہ کرے کہ مستقبل میں بھی وہ اپنے مذہبی اصولوں پر قائم رہے۔ ہاشم عاآملہ ساؤتھ افریقہ اور معین علی، عادل رشید انگلینڈ کی ٹیم میں رہتے ہوئے، بحیثیت مسلمان اپنی پہچان کے حامل رہے۔ اظہر الدین، کیف، پٹھان برادرس نے بھی احتیاط سے زندگی گزاری۔ خیر کہنا یہ ہے کہ کرکٹ ایک گیند کا کھیل ہے۔ جاوید میاں داد نے ایک چھکہ لگا کر خود کو کرکٹ کی تاریخ میں زندہ جاوید بنا لیا اسی طرح سراج نے اپنی ایک گیند سے ہندوستان کو کامیابی دلا کر خود کو تاریخ میں محفوظ کر لیا ہے۔ آٹھ برس میں سراج کامیابی ترقی شہرت کے زینے طے کرتے رہے۔ فرسٹ لانسر کا دور بھولی بسری داستان ہے کیوں کہ اب وہ جس علاقے میں رہتے ہیں وہاں ماضی کی یادیں بھٹک کر بھی نہیں پہنچتیں۔ سراج کو ایک بات ضرورت ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ جب تک آپ ایکشن میں ہیں تب تک آپ کے چاہنے والے آپ کے ارد گرد نظر آئیں گے۔ ایکشن میں نہ ہوں تو ہمیں خود چاہنے والوں کی تلاش ہوگی۔ چنانچہ آج اگر ان کے چاہنے والے انہیں آواز دیتے ہیں تو وہ ضرور اس کا جواب دیں کیونکہ آپ سے ان کی محبت اور عقیدت بے لوث ہے۔ یہ سیدھے سادھے مداح اپنی نیند کی قربانی دے کر ایک جھلک دیکھنے کے لئے ایئرپورٹ پہنچ جاتے ہیں۔ آپ کو دیکھ کر نعرے لگاتے ہیں، وہ خوش ہوتے ہیں، آواز دیتے ہیں کہ ان پر ایک نظر ڈال دیں، یہی ان کی چاہت کا صلہ ہے۔

افسوس اس بات کا ہے کہ شہرت انسان سے مروت چھین لیتی ہے۔ باؤنسرس سکیوریٹی گارڈس کے حصار میں ہونے کے باوجود اپنے چاہنے والوں کے سلام کا جواب دینے سے مقام گھٹتا نہیں بلکہ بلند ہوتا ہے۔ جب جواب دیئے بغیر سلیپر یٹی کار پر بیٹھ کر نکل جاتے ہیں تو میلوں دور سے آنے والے مداح مایوس بھی ہوتے ہیں اور اپنی نظر سے خود گر جاتے ہیں۔ شاہ رخ خان اور سلمان خان کی مقبولیت کا ایک راز یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مداحوں کے درمیان رہنا چاہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے بنگلوں کے روبرو ہر صبح ہزاروں کی تعداد میں ان کے چاہنے والے اکٹھا ہوتے ہیں۔ اور یہ اسٹارس اپنی بالکونی سے اپنے مداحوں کے نعروں اور ان کے پیار کا جواب دیتے ہیں تو یہ بیچارے خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ اور سمجھتے ہیں کہ ان کی محنت رائیگاں نہیں گئی۔ یہی مداح شاہ رخ اور سلمان کی فلموں کی کامیابی کے ضامن بن جاتے ہیں۔ ☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی-وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

خاندان - بڑی سماجی قوت

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

انسان ایک سماجی جاندار ہے، وہ سب سے الگ رہ کر زندگی نہیں گذار سکتا، اسے ہرپل خدائی مدد کے ساتھ تدبیر کے درجے میں اپنوں کی ضرورت پڑتی ہے، یہ اپنے عام حالات میں خاندان کے افراد ہوتے ہیں، اس وجہ سے کہ وہ آپ کے گرد وپیش اور قریب رہتے ہیں اور کسی بھی حادثے، واقعات اور پریشانیوں کی اطلاع پہلے انہیں کو ہوتی ہے، اس لیے وہ انسانوں کے لیے بڑے اہم ہوتے ہیں، ادھر چند دہائیوں سے نئی نسل کی توجہ خاندان کی طرف سے ہٹ گئی ہے اور انفرادی زندگی گذارنے کا مزاج نئی نسل میں تیزی سے بڑھا ہے، اس مزاج اور سوچ کو بنانے میں خاندان کی عورتوں کا بڑا دخل ہوتا ہے، بھائی بھائی کے ہر جھگڑے کے پیچھے عموماً ان کی بیویوں کا ہاتھ ہوتا ہے، بیویاں صرف اپنا سوچتی ہیں، انہیں خاندان سے کچھ لینا دینا نہیں ہوتا، دوسرے بھائی کی بیوی کے خلاف ان کے کان بھرنے کی وجہ سے ادب واحترام بھی ختم ہوتا ہے اور خانگی زندگی اس قدر متاثر ہوتی ہے کہ بھائی بھائی آپس میں بنٹ جاتے ہیں، پھر دھیرے دھیرے وہ خاندان سے کٹ جاتے ہیں اور ان کا حال کٹی پتنگ سا ہوتا ہے جسے ہوا کا ہلکا سا جھونکا کسی پیڑ کی جھاڑ تک پہونچا کر اس کے وجود کو ہی مٹا دیتا ہے، اس لیے خاندان سے جڑے رہیے، کیوں کہ وہ آپ کے دل کی دھڑکنیں سنتے ہیں، آپ کے جذبات واحساسات کو محسوس کرتے ہیں، غلطی کی اصلاح کے لیے حوصلہ بڑھاتے ہیں، عالمی سروے سے پتہ چلتا ہے کہ خاندان فرد کی پہچان اور جذباتی استحکام کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، جن خاندانوں میں رشتے استوار ہوتے ہیں، مضبوط ہوتے ہیں، اس کے افراد ذہنی تناؤ کے شکار نہیں ہوتے اور مقاصد کے حصول کے تئیں قدم آگے بڑھانے میں پر اعتماد ہوتے ہیں، خاندان صرف پیار ہی نہیں دیتا مختلف موقعوں سے وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ ہماری کوشش اور محنت کا صحیح رخ کیا ہو سکتا ہے، جب زندگی کی راہیں دھندھلی ہو جاتی ہیں اور مقاصد کا حصول غیر یقینی معلوم ہوتا ہے، تو خاندان آگے بڑھ کر ہمیں مایوسی کے دلدل سے نکالتا ہے، جن خاندانوں میں آپسی رشتے بہت مضبوط ہوتے ہیں، وہ مشورے سے ایسی راہ نکال لے جاتے ہیں جو منزل مقصود تک پہونچانے والی ہوتی ہے، وہ مشکلات کا مقابلہ خود اعتمادی کے ساتھ کرنے پر قادر ہوتے ہیں، خاندان کا اتحاد دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے بچاتا ہے اور ان کی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ متحد خاندان کے خلاف اقدام کرسکیں۔

خاندان کے جو بڑے بوڑھے ہوتے ہیں، وہ اپنے تجربات سے نئی نسلوں کی آبیاری کرتے ہیں، ان کی حیثیت خاندان میں راہ بر کی ہوتی ہے، جب تک وہ ساتھ رہتے ہیں بچوں کو اکیلا پن نہیں محسوس ہوتا، حالاں کہ ٹی وی اور سوشل میڈیا کے دور میں ان رشتوں میں بھی کمزوری آئی ہے، اب نہ دادی ماں کے پاس انبیاء کے قصے سنانے کا وقت ہے اور نہ ہی پوتوں کے پاس ان کے ہوپلے منہ اور توتلی زبان سے ان نصیحتوں کو سننے کا حوصلہ، پھر بھی جن خاندانوں میں دادا دادی ہوتے ہیں، ان کی حیثیت شجر سایہ دار کی ہوتی ہے، جس کے سایے میں ان کے پوتے پوتیوں کو آرام، حوصلہ، جینے کی راہ، مشکلات سے نمٹنے کا سلیقہ معلوم ہوتا ہے۔

والدین خاندان کی سب سے اہم کڑی ہوتے ہیں، وہ اپنے بچوں کو پال پوس کر بڑا کرتے ہیں، خود بھوکے رہ کر بھی بچوں کو کھلاتے ہیں، اپنے کپڑے جیسے بھی ہوں، بچوں کے لیے اچھے کپڑوں کا انتظام کرتے ہیں، اپنی آرام وراحت کا انہیں خیال نہیں ہوتا، لیکن وہ بچوں کو اپنی صلاحیت کے مطابق راحت وآرام پہونچانے کا کام کرتے ہیں، اپنے بچوں کے ذریعہ کیے گیے گیلے بستر پر جاڑے کی یخ بستہ راتوں میں سوجاتے ہیں اور انہیں خشک بستر فراہم کرتے ہیں، یہی بچے بڑے ہوکر عموماً اپنی بیوی کی باتوں میں آکر والدین سے کٹ جاتے ہیں، انہیں اپنے آرام کا تو خیال ہوتا ہے، بوڑھے ماں باپ اور ان کی ضرورتوں کا خیال نہیں رہتا، ان کو وقت پر ناشتہ نہیں مل رہا ہے، وہ بن کھائے ڈیوٹی جارہے ہیں، کھانے میں کچی روٹیاں مل رہی ہیں، اس کی انہیں قطعاً پرواہ نہیں ہوتی، اس لیے کہ وہ اپنی بیویوں کے زن مرید بن چکے ہوتے ہیں، وہ دن کو رات کہہ دیں تو وہ آسمان کی طرف اشارہ کرکے کہنے سے نہیں چوکتے کہ دیکھو وہ چاند تارے نکل آئے ہیں، ایسی ناخلف اولادیں ان کے بنائے ہوئے گھر سے انہیں کو نکال دیتی ہیں، بوڑھے ماں باپ یہ حوصلہ نہیں دکھا پاتے کہ سب کچھ ہمارا ہے، تم کون ہوتے ہو نکالنے والے کہہ کر بچوں کو خانہ بدر کردیں، بیت الضعفاء (اولڈ ایج ہوم) میں بوڑھوں کو منتقل کرنا اسی سوچ کا نتیجہ ہوا کرتا ہے، ایسے ناخلفوں کا حشر اچھا نہیں ہوتا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں، جن لوگوں کے پاس مضبوط خاندانی بندھن ہوتے ہیں، اس کا احساس ہی انہیں نفسیاتی طور پر مضبوط رکھتا ہے، خاندان کے لوگ ان کی ترجیحات پر توجہ دیتے ہیں اور یہی جذبہ انسان کو جہد مسلسل، سعی پیہم اور ذہنی اعتبار سے توازن بخشتا ہے۔

جب آدمی ایک دوسرے سے رشتوں کی دوڑ میں جڑا رہتا ہے اور مسلسل باہمی تعاون کے ساتھ کام کرتا ہے تو وہ مستقبل میں بھی دوسرے معاملات ومسائل میں باہمی تعاون پر قادر ہے، وہ اپنے والدین اور خاندان کو دیکھتا ہے کہ وہ اعلیٰ اقدار کے حامل ہیں، فرائض میں کوتاہی نہیں کرتے تو بچے بھی ان کی اہمیت اور قدر وقیمت کو سمجھنے لگتے ہیں، ضابطوں کی پابندی، ڈسی پلین اور روزمرہ کے کاموں میں سلیقہ مندی ان کی زندگی کا حصہ بن جاتا ہے، جو آگے کی زندگی میں انہیں بہت کام آتا ہے۔

اب یہاں پر یہ سوال بڑا اہم ہوجاتا ہے کہ خاندانی رشتوں کو برقرار رکھنے اور ان کو استحکام بخشنے کے لیے کیا کرنا چاہیے، سب سے پہلے ڈیجیٹل ایج میں ضروری ہے کہ خاندان کے افراد روزانہ یا کم از کم ہفتہ میں ایک ساتھ ضرور بیٹھیں، ساتھ میں کھائیں پکیں، دن ورات میں سونے کے پہلے کا ایک حصہ ''نو اسکرین آور'' یا فیملی میٹ نائٹ کے نام مقرر کرلیں، یہ آپ کی صحت کے لیے بھی اچھا ہوگا اور خاندانی روابط بھی اس سے مضبوط ہوں گے، جس طرح ہم لوگوں سے یہ پوچھتے ہیں کہ کیا کھانا ہے؟ کیا چاہیے؟ اس کے ساتھ یہ بھی دریافت کرتے رہنا چاہیے کہ تم کیسا محسوس کررہے ہو، اس سوال کے ذریعہ آپ گھر کو خاندان کے رہنے کی جگہ سے اوپر لے جائیں گے اور وہ ایک دوسرے کی سننے اور سمجھنے کی جگہ بن جائے گا، جن خاندانوں میں آپس میں کہنے، سننے اور سمجھنے کا مزاج ہوتا ہے، وہ زیادہ مطمئن اور خوش رہتے ہیں، خوشی کے معنی بھی مختلف خاندانوں میں الگ الگ ہوتے ہیں، اس لیے دوسرے کی خوشی کا موازنہ اپنی خوشی سے نہ کریں، بلکہ اپنی خوشی کا معیار طے کرتے وقت اپنے سے نیچے والوں کو دیکھیں کہ وہ کن محرومیوں اور بے بسی کے ساتھ زندگی گذار رہے ہیں، ایسا کرنے سے آپ کے اندر شکر کے جذبات بھی پیدا ہوں گے اور خوشی کا احساس بھی ہوگا، مثلاً آپ کے پاس جوتے نہیں ہیں اور والدین کے پاس ایسی سکت نہیں ہے کہ جوتے خرید کر دے سکیں، ایسے میں اگر آپ کی نگاہ کسی ایسے شخص پر پڑتی ہے، جس کے پاس پاؤں ہی نہیں ہیں، یا پاؤں تو ہے وہ چل نہیں پارہا ہے تو آپ جوتے نہ ملنے کی بات بھول جائیں گے اور آپ کا دل بارگاہ الٰہی میں سجدہ شکر بجالائے گا کہ آپ کے پاس پاؤں ہے اور آپ چل بھی سکتے ہیں۔

خاندان کو جوڑے رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کے جذبات واحساسات کو سمجھنے میں غلطی نہ کریں، کیوں کہ خوف، غصہ، جوش کے اسباب داخلی ہوا کرتے ہیں، اس کو ''اووری ایکشن'' غیر ضروری انفعالی کیفیت کہہ کر ٹالنا نہیں چاہیے، سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے، اس سے خاندان کے افراد کو یہ بھروسہ ہوگا کہ ہماری بات سنی اور سمجھی جائے گی، اس احساس کی وجہ سے وہ گھر کو محفوظ تصور کریں گے، امریکن سائکلوجیکل ایسوسی ایشن کے مطالعہ کی رپورٹ کے مطابق جب آپ اپنی پریشانیوں کو خاندان کو منتقل کرتے ہیں تو تناؤ ہارمون کارٹی سول کی سطح 27% فی صد آجاتی ہے، ہارورڈ میڈیکل اسپورٹ کی رپورٹ بتاتی ہے کہ جب لوگ محسوس کرتے ہیں کہ انہیں سنا جارہا ہے تو عزت نفس کا جذبہ فروغ پاتا ہے، اس سے خاندان میں اتحاد کی فضا پروان چڑھتی ہے، ہارورڈ ہیلتھ کی رپورٹ یہ بھی بتاتی ہے کہ جب ہم خاندان کے ساتھ وقت گذارتے ہیں، ان کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہمارے اندر سے خوف کی نفسیات کم ہوتی ہے۔

رشتے ڈیوٹی نہیں ہیں کہ انہیں نظام الاوقات کے بندھے ٹکے اوقات سے جوڑ کر رکھا جائے، ضروری نہیں کہ کوئی ضرورت ہو تبھی خاندان کے افراد سے ملا جلا جائے، وقت بے وقت، ضرورت بلا ضرورت بھی ایک دوسرے سے مربوط رہنا، حال چال پوچھتے رہنا رشتوں کو مضبوط کرتے ہیں اور آدمی کو یہ خیال رہتا ہے کہ خاندان کے لوگوں کو ہماری فکر رہتی ہے، ان تمام کے باوجود رشتوں میں ناراضگی پیدا ہوتی رہتی ہے، یہ ایک فطری عمل ہے، ایسا کچھ ہوجائے تو اس کو کل کے لیے نہیں چھوڑنا چاہیے، فوراً نمٹانے کی کوشش کرنی چاہیے، غصہ، مایوسی، تھکان انسانی خصلت ہے، اگر یہ دل ودماغ میں بس جاتے ہیں تو خاندان کو بچانا آسان نہیں ہوتا، اس لیے پہلی فرصت میں اسے آپس میں بیٹھ کر حل کرلینا چاہیے، تاکہ یہ خاندانی نزاع کا سبب نہ بن جائیں اور ٹکراؤ کا ماحول نہ پیدا ہو، خاندان کو مربوط رکھنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ بڑے فیصلے اکیلے نہیں، اجتماعی مشورے سے کریں، شریعت نے بھی مشورہ کا حکم دیا ہے، آپ جب کوئی فیصلہ خود سے کرلیتے ہیں اور خاندان کے لوگ اس میں شریک نہیں ہوتے تو انہیں محسوس ہوتا ہے کہ فیصلہ ہم پر تھوپ دیا گیا ہے، فیصلہ میں شریک ہوکر عمل کرنا اور تھوپے ہوئے کام کی تکمیل دونوں میں بڑا فرق ہوتا ہے، ایک میں کام کے ساتھ دل اور دماغ بھی لگتا ہے اور دوسرے میں عمل صرف مشینی انداز کا ہوتا ہے۔

ہر کامیابی کو صرف اپنے سے نہ جوڑیں بلکہ خاندان کے دیگر افراد نے جس حد تک ساتھ دیا، تعاون کیا، اس کا بھی ذکر کیا جائے، یقیناً بعض لوگ دور دور ہی رہتے ہیں اور ان کا تعاون کسی درجہ میں مل نہیں پاتا، اس کے باوجود ان کو اپنے سے دور نہ ہونے دیں اور کامیابیوں کا سہرا خاندان کے سر ڈال دیں، اس سے رشتے متوازن اور استوار رہیں گے۔

جب بھی بچے کسی مہم میں ناکام ہوجائیں تو ان کا حوصلہ بڑھانے کے لیے اپنی زندگی کی ناکامیوں کا تذکرہ کیجیے اور بتائیے کہ اس ناکامی نے میرے لیے کامیابی کے دوسرے بہت سے دروازے کھولے اور آج میں اس مقام تک پہونچا، انہیں یہ بھی بتائیے کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے اور یہ کہ ناامید تو وہ ہوتے ہیں جو اللہ کو نہیں مانتے۔

نائب ناظم امارت شرعیہ، پٹنہ

☆☆☆☆☆

کلام اقبالؒ اور پیام سید مودودیؒ

پروفیسر سعید احمد

ترتیب: عبدالعزیز

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

ایمان باللہ، انسان کو پستی و ذلت سے اٹھا کر خودداری وعزتِ نفس کے بلند ترین مدارج پر پہنچا دیتا ہے۔ جب تک اس نے خدا کو نہ پہچانا تھا، دُنیا کی ہر طاقت ور چیز، ہر نفع یا ضرر پہنچانے والی چیز، ہر شان دار اور بزرگ چیز کے سامنے جھکتا تھا، اس سے خوف کھاتا تھا، اس کے آگے ہاتھ پھیلاتا تھا، اس سے اُمیدیں وابستہ کرتا تھا مگر جب اس نے خدا کو پہچانا تو معلوم ہوا کہ جن کے آگے وہ ہاتھ پھیلا رہا تھا وہ خود محتاج ہیں۔ یہ علم حاصل ہونے کے بعد وہ تمام دُنیا کی قوتوں سے بے نیاز اور بے خوف ہوجاتا ہے۔ خدا کے سوا اس کی گردن کسی کے آگے نہیں جھکتی۔ خدا کے سوا اس کا ہاتھ کسی کے آگے نہیں پھیلتا۔ خدا کے سوا کسی کی عظمت اس کے دل میں نہیں رہتی۔ خدا کو چھوڑ کر وہ کسی دوسرے سے اُمیدیں وابستہ نہیں کرتا۔ (اسلامی تہذیب اور اس کے اصول ومبادی، ص 126-128)

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید
کہ آرہی ہے دمادم صدائے 'کُن فَیَکُون'

قدرتِ الٰہی کم تر درجے کی چیزوں سے تخلیق کی ابتدا کرکے بتدریج بلند تر درجے کی چیزیں پیدا کرتی رہی ہے۔ مثلاً جمادات پہلے پیدا کیے گئے۔ اس کے بعد نباتات، پھر حیوانات اور حیوانات میں بھی کم تر درجے کے حیوانات پہلے پیدا کیے گئے اور پھر بتدریج اعلیٰ قسم کے حیوانات پیدا کیے جاتے رہے۔ یہاں تک کہ بلند ترین نوع یعنی انسان کو پیدا کیا گیا۔ قدرت کا یہی قاعدہ اس عالم پر بہ حیثیت مجموعی بھی جاری ہونا چاہیے، یعنی موجودہ نظامِ عالم بہ حیثیت مجموعی ناقص ہے۔ لہٰذا، اس کے بعد ایک دوسرا نظامِ عالم ہونا چاہیے، جو اس سے کامل تر ہو، اور اسی نظام کا نام عالمِ آخرت ہے۔ گویا موجودہ نظامِ عالم کے بعد عالمِ آخرت کا آنا قدرت کے قانون ارتقا کا ایک لازمی تقاضا ہے۔ (رسائل و مسائل، اوّل، ص 291-292)

یہی مقصودِ فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی
اُخوت کی جہانگیری، محبت کی فراوانی

خدا کی راہ میں کام کرنے والے لوگوں کو عالی ظرف اور فراخ حوصلہ ہونا چاہیے، ہمدردِ خلائق اور خیرخواہِ انسانیت ہونا چاہیے۔ کریم النفس اور شریف الطبع ہونا چاہیے۔ خوددار اور خوگرِ قناعت ہونا چاہیے۔ متواضع اور منکسر مزاج ہونا چاہیے۔ شیریں کلام اور نرم خو ہونا چاہیے۔ وہ ایسے لوگ ہونے چاہئیں، جن سے کسی کو شر کا اندیشہ نہ ہو اور ہر ایک ان سے خیرخواہی کا متوقع ہو۔ جو اپنے حق سے کم پر راضی ہوں اور دوسروں کو ان کے حق سے زیادہ دینے پر تیار رہیں۔ برائی کا جواب بھلائی سے دیں یا کم از کم برائی سے نہ دیں۔ جو اپنے محبوب کے معترف اور دوسروں کی بھلائیوں کے قدردان ہوں، جو اتنا بڑا دل رکھتے ہوں کہ لوگوں کی کمزوریوں سے چشم پوشی کرسکیں، قصوروں کو معاف کرسکیں، زیادتیوں سے درگزر کرسکیں اور اپنی ذات کے لیے کسی سے انتقام نہ لیں، جو خدمت لے کر نہیں، خدمت کرکے خوش ہوتے ہوں۔ اپنی غرض کے لیے نہیں، بلکہ دوسروں کی بھلائی کے لیے کام کریں۔ ہر تعریف سے بے نیاز اور ہر خدمت سے بے پروا ہوکر اپنا فرض انجام دیں اور خدا کے سوا کسی کے اجر پر نگاہ نہ رکھیں۔ جو طاقت سے دبائے نہ جاسکیں، دولت سے خریدے نہ جاسکیں، مگر حق اور راستی کے آگے بے تامل سر جھکا دیں۔ جن کے دشمن بھی ان پر بھروسا رکھتے ہوں کہ کسی حال میں ان سے شرافت ودیانت اور انصاف کے خلاف کوئی حرکت سرزد نہیں ہوسکتی۔

یہ دلوں کو موہ لینے والے اخلاق ہیں۔ ان کی کاٹ تلوار کی کاٹ سے بڑھ کر اور ان کا سرمایہ، سیم وزر کی دولت سے گراں تر ہے۔ کسی فرد کو یہ اخلاق میسر ہوں تو وہ اپنے گرد وپیش کی آبادی کو مسخر کرلیتا ہے، لیکن اگر کوئی جماعت کی جماعت ان اوصاف سے متصف ہوجائے، تو پھر دُنیا کی کوئی طاقت اسے شکست دینے میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔ (اسلامی تزکیۂ نفس، ص 28-29)

یہ دستورِ زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

دورِ ملوکیت کے تغیرات میں سے ایک اہم تغیر یہ تھا کہ مسلمانوں سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی آزادی سلب کرلی گئی۔ حالانکہ اسلام نے اسے مسلمانوں کا صرف حق ہی نہیں بلکہ فرض قرار دیا ہے۔ اسلامی معاشرہ وریاست کا صحیح راستے پر چلنا اس پر منحصر تھا کہ قوم کا ضمیر زندہ اور اس کے افراد کی زبانیں آزاد ہوں۔ ہر غلط کام پر وہ بڑے سے بڑے آدمی کو ٹوک سکیں اور حق بات برملا کہہ سکیں۔ خلافت راشدہ میں لوگوں کی یہ آزادی پوری طرح محفوظ تھی۔

خلفائے راشدینؓ اس کی نہ صرف اجازت دیتے تھے بلکہ اس پر لوگوں کی ہمت افزائی کرتے تھے۔ ان کے زمانے میں حق بات کہنے والے ڈانٹ اور دھمکی سے نہیں، تعریف اور تحسین سے نوازے جاتے تھے۔ اور تنقید کرنے والوں کو دبایا نہیں جاتا تھا بلکہ ان کو معقول جواب دے کر مطمئن کرنے کی کوشش کی جاتی تھی لیکن دورِ ملوکیت میں ضمیروں پر قفل چڑھا دیے گئے اور زبانیں بند کردی گئیں۔ اب قاعدہ یہ ہوگیا کہ منہ کھولو تو تعریف کے لیے کھولو، ورنہ چپ رہو اور اگر تمھارا ضمیر ایسا ہی زوردار ہے کہ تم حق گوئی سے باز نہیں رہ سکتے، تو قید اور قتل اور کوڑوں کی مار کے لیے تیار ہوجاؤ۔ چنانچہ جو لوگ بھی اس دور میں حق بولنے اور غلط کاریوں پر ٹوکنے سے باز نہ آئے، ان کو بدترین سزائیں دی گئیں، تاکہ پوری قوم دہشت زدہ ہوجائے۔ (خلافت وملوکیت، ص 163-164)

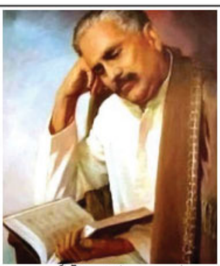

یہ ہماری سعیٔ پیہم کی کرامت ہے کہ آج
صوفی ومُلّا ملوکیت کے ہیں بندے تمام

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے علمائے کرام کی اکثریت یا تو قلتِ فہم کے باعث یا کم ہمتی کے سبب سے، یا پھر اپنی نااہلی کے اندرونی احساس کی وجہ سے دین و دُنیا کی اس تقسیم پر راضی ہوچکی ہے، جس کا تخیل اب سے مدتوں پہلے عیسائیوں سے مسلمانوں کے ہاں درآمد ہوا تھا۔ انھوں نے چاہے نظری طور پر اُسے پوری طرح نہ مانا ہو، مگر عملاً وہ اسے تسلیم کرچکے ہیں کہ سیاسی اقتدار اور دُنیوی ریاست و قیادت غیر اہل دین کے ہاتھ میں رہے، چاہے یہ محدود دنیا بے دین سیاست وقیادت کی مسلسل تاخت سے روز بروز سکڑ کر کتنی ہی محدود ہوتی چلی جائے۔ اس تقسیم کو قبول کرلینے کے بعد یہ حضرات اپنی تمام تر قوت دو باتوں پر صرف کررہے ہیں:

ایک اپنی محدود مذہبی ریاست کی حفاظت، جس کے مسائل اور معاملات میں کسی کی مداخلت انھیں گوارا نہیں ہے۔

دوسرے کسی ایسی بے دین قیادت سے گٹھ جوڑ، جو مذہب کے محدود دائرے میں ان کی اجارہ داری کے بقا کی ضمانت دے دے، اور اس دائرے سے باہر کی دُنیا پر جس فسق اور ضلالت کو چاہے فروغ دیتی رہے۔ اس طرح کی ضمانت اگر کسی قیادت سے انھیں مل جائے تو یہ دل کھول کر اس کا ساتھ دیتے ہیں اور خود جان لڑا کر اسے قائم کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے، خواہ اس کا نتیجہ یہی کیوں نہ ہو کہ کفر والحاد اور فسق وضلالت تمام سیاسی ومعاشی اور تہذیبی قوتوں پر قابض ہوکر پورے دین کی جڑیں ہلا دے اور اس محدود مذہبیت کے پنپنے کے امکانات بھی باقی نہ رہنے دے، جس کی ریاست اپنے لیے محفوظ رکھنے کی خاطر یہ لوگ اس قدر پاپڑ بیل رہے ہیں۔ (رسائل ومسائل، دوم، ص 499-500)

☆☆☆☆

خودکشی کسی بھی مسئلے کا حل نہیں!

حافظ افتخار احمد قادری

زندگی قدرت کا حسین عطیہ ہے لیکن لوگ اس کی قدر نہیں کرتے۔ معاشی و معاشرتی ناہمواریوں، سماج میں مناسب مقام نہ ملنے اور گھریلو حالات کے باعث نوجوان اتنے دل گرفتہ ہوتے ہیں کہ وہ موت کو زندگی پر ترجیح دینے لگتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف بھارت بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں خودکشیوں کی تعداد میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق ہر سال دنیا بھر میں تقریباً دس لاکھ افراد خودکشی کرتے ہیں جن میں نوجوانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ صورتحال حقوق انسانی کی عالمی تنظیموں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

خودکشی سے بچاؤ کے لئے اس کے محرکات کا علم ہونا بے حد ضروری ہے کہ آخر وہ کونسی وجوہات ہیں جو ایک ہنستے کھیلتے شخص کو اتنا مایوس کردیتی ہیں کہ وہ اپنی زندگی ختم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ماہرین نفسیات کے مطابق نوجوانوں میں زندگی سے بے زاری کے متعدد اسباب ہیں۔ ان میں غربت، بیروزگاری، مایوسی، افسردگی، غصہ، سماجی ناانصافیاں، بنیادی حقوق کا نہ ملنا، اعتماد کی کمی اور امتحان میں کم نمبر آنا شامل ہیں جبکہ مالی اور خاندانی مسائل بھی اس کے اہم اسباب ہیں۔

اپنے ہی ہاتھوں اپنی زندگی ختم کرنے کا رجحان پندرہ سے چوبیس سال کے نوجوانوں میں زیادہ دیکھنے میں آیا ہے۔ ممبئی کا ایک نوجوان ذہین طالب علم تھا، ہمیشہ اچھے نمبروں سے پاس ہوتا تھا۔ اس نے چند سال قبل صرف اس لئے خودکشی کرلی کہ وہ چارٹرڈ اکاؤنٹینسی کے امتحان میں اپنی خواہش کے مطابق نمبر حاصل نہیں کرسکا۔ جس سے دل برداشتہ ہوکر اس نے اپنی زندگی کا خاتمہ کرلیا۔ ایک اور نوجوان جو محکمہ پولیس میں ملازم تھا، نوکری ختم ہونے کے بعد اہل خانہ کی فاقہ کشی دیکھ کر ذہنی تناؤ میں مبتلا رہتا تھا۔ ایک دن گھریلو مسائل سے اتنا دل برداشتہ ہوا کہ اس نے اپنی پستول رکھ کر خود کو شوٹ کرلیا۔ قارئین غور فرمائیں کہ کوئی بھی شخص اتنا بڑا قدم اٹھانے سے پہلے ہزار بار سوچتا ہوگا، کشمکش میں مبتلا رہتا ہوگا اور وہ کسی کو بتائے بغیر اپنی پریشانیوں اور الجھنوں پر قابو پانے کے طریقے تلاش کرتا ہوگا۔ اس کے دل میں بھی جینے کی امنگ ہوتی ہوگی لیکن جب اسے زندہ رہنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا تو اپنی زندگی کے خاتمے کے بارے میں غور کرنا شروع کردیتا ہے۔ نفسیاتی ماہرین کے مطابق ہر نفسیاتی بیماری کی طرح خودکشی کرنے والے شخص میں موت کو گلے لگانے سے قبل چند علامتیں ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ ایسا شخص یا تو ضرورت سے زیادہ پرجوش نظر آتا ہے یا پھر خطرناک حد تک مایوسی کا شکار۔ لیکن ہر شخص اپنی ذات میں اس قدر مگن رہتا ہے کہ وہ یہ جاننے کی کوشش بھی نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ بیٹھا ہوا شخص کن مسائل و پریشانیوں سے دوچار ہے، اس کے ذہنی خلفشار نے اس کی زندگی کو کس نہج پر پہنچا دیا ہے۔ بیشتر نوجوان خودداری یا شرم کی وجہ سے اپنی پریشانیاں اپنے ساتھیوں کو بتانے سے گریز کرتے ہیں۔ وہ اندر ہی اندر گھٹتے رہتے ہیں۔ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ ان پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے زندگی سے ہی چھٹکارا حاصل کرلیتے ہیں۔ اپنے مقصد میں ناکامی نوجوانوں کے ذہن میں منفی جذبات پیدا کرتے ہیں جو بعد میں خودکشی جیسے فیصلے کا سبب بن جاتے ہیں۔ کرونا جیسی بھیانک وباء کے باعث جب خود حفاظتی اقدامات اور لاک ڈاؤن کی وجہ سے دنیا بھر میں کاروبار زندگی معطل ہوگیا تو لوگ معاشی بحران کا شکار ہونے لگے۔ اس صورتحال سے خودکشیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا جن میں بے روزگار نوجوانوں کی تعداد زیادہ منظر عام پر آئی۔

دنیا میں ہر شخص کو مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ نوجوان اتنے باہمت ہوتے ہیں کہ جد و جہد کرکے ان پر قابو پالیتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوانوں کے ذہنوں سے خوشی کے رجحانات کے خاتمے کے لئے این جی اوز اور سماجی تنظیمیں اپنا کردار ادا کریں۔ وہ ان کے مسائل معلوم کرکے ان کا حل تلاش کریں۔ انہیں ذہنی خلفشار سے نکالنے کے لئے ذہنی تربیت کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ اگر وہ مالی پریشانیوں کا شکار ہیں تو ان کی مالی امداد کا بندوبست کیا جائے۔ روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں یا مالیاتی اداروں کے تعاون سے انہیں آسان اقساط پر قرضے دلوائے جائیں تاکہ وہ چھوٹا موٹا کاروبار کرکے اپنے اہل خانہ کا پیٹ پال سکیں۔ موبائل فون اور سوشل میڈیا نے بے شمار نوجوانوں کو سماجی برائیوں کا شکار بنا دیا ہے۔ بعض اوقات وہ بلیک میلروں کے ہتھے چڑھ کر نہ صرف اپنا بلکہ اپنے گھر والوں کا سکھ چین بھی برباد کردیتے ہیں۔ انہیں اس گرداب سے نکالنے کی ضرورت ہے۔

خودکشی کے رجحان کے تدارک کے لئے والدین بھی اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ وہ اپنی اولاد کی سرگرمیوں پر گہری نگاہ رہیں۔ اگر وہ کسی پریشانی یا الجھنوں کا شکار نظر آئیں تو وہ ان سے دوستانہ ماحول میں گفت وشنید کرکے ان کے مسائل معلوم کریں۔ اگر ان کا مسئلہ معاشی پریشانی ہے تو انہیں تسلی دیں، اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین دلائیں۔ اگر وہ غیر اخلاقی سرگرمیوں یا سماجی برائیوں میں پڑھتے ہیں تو انہیں سیدھی راہ پر لانے کی کوشش کریں۔ اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہوگئی تو انہیں یقین دلائیں کہ اس غلطی کو سدھارنے میں وہ ان کی مدد کریں گے تاکہ وہ ذہنی اذیت کی انتہا تک پہنچنے یا خودکشی کے بارے میں سوچنے کے بجائے مسئلے کا حل ڈھونڈ سکیں۔ نسل نو میں خودکشی کی زیادہ وجوہات جو منظر عام پر آرہے ہیں وہ ان کے ندارد لوگوں سے تعلقات، موبائل فون پر رانگ کالز جو بعد میں عشق ومحبت میں بدل جاتی ہیں اور جو زیادہ تر صنف قوی کی جانب سے غریب اور دھوکا دہی پر مبنی ہوتی ہیں۔ بچوں سے عدم توجہی والا رویہ دوسرے سہارے تلاش کرنے کا سبب بنتا ہے۔ مفلوک الحالی اور مالی تنگ دستی کا شکار یا بے کار نوجوانوں کے ذہنوں میں خودکشی کے جراثیم پرورش پاتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوانوں کے لئے کھیل کود اور مثبت سرگرمیوں کے لئے ماحول بنایا جائے۔ ان میں جینے کا جذبہ اجاگر کیا جائے۔ یاد رہے کہ ذراسی توجہ ان میں جینے کی امنگ پیدا کرکے خودکشی کے رجحانات میں کمی پیدا کرسکتی ہے۔

iftikharahmadquadri@gmail.com

ہمارے لیے کسانوں کی فلاح وبہبود اولین ترجیح

ہندوستان اپنے کسانوں، مویشی پالنے والوں اور ماہی گیروں کے مفادات کے تئیں کبھی سمجھوتہ نہیں کرے گا: پی ایم مودی

نئی دہلی (یواین آئی) امریکہ میں ہندوستان کے خلاف تجارتی کارروائی کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو واضح طور پر کہا کہ ہندوستان اپنے کسانوں، مویشی پالنے والوں اور ماہی گیروں کے مفادات کے تئیں کبھی سمجھوتہ نہیں کرے گا مسٹر مودی یہاں مشہور زرعی سائنسدان اور سبز انقلاب کے بانی آنجہانی ڈاکٹر ایم ایس سوامی ناتھن کی صد سالہ پیدائش کے موقع پر منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ''ہمارے لیے کسانوں کی فلاح و بہبود اولین ترجیح ہے۔ ہندوستان اپنے کسانوں، مویشیوں پالنے والوں اور ماہی گیر بھائیوں اور بہنوں کے مفادات کے ساتھ کبھی سمجھوتہ نہیں کرے گا''۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کسانوں کی آمدنی بڑھانے، کاشتکاری پر اخراجات کم کرنے اور ان کی آمدنی کے نئے ذرائع پیدا کرنے کے لیے مسلسل کام کررہی ہے۔ مسٹر مودی کا یہ بیان ایسے وقت میں اور بھی اہم ہے، جب امریکہ نے ہندوستان کے ساتھ تجارتی معاہدے کے لئے بات چیت کے درمیان 25 فیصد کی شرح سے درآمدی ڈیوٹی لگانے کا اعلان کیا تھا، اس کے بعد ڈیوٹی بڑھا کر 50 فیصد کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ وزارت خارجہ پہلے ہی امریکی فیصلے کو غیر مناسب اور غیر معقول قرار دے چکا ہے اور کہا ہے کہ ہندوستان اپنے مفادات کا تحفظ کرے گا۔ ڈاکٹر سوامی ناتھن کی صد سالہ تقریبات کے موقع پر مسٹر مودی نے ''ڈاکٹر ایم ایس سوامی ناتھن انٹرنیشنل ایوارڈ فار فوڈ اینڈ پیس'' کے آغاز کا بھی اعلان کیا ہے۔ پہلا ایوارڈ نائجیریا کے ایک سائنسدان کو دیا گیا ہے۔ اپنشدوں کے ایک اقتباس کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ خوراک کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ خوراک زندگی ہے، خوراک زندگی کی بنیاد ہے۔ اگر دنیا میں خوراک کا بحران ہوا تو عالمی امن کے لیے بحران پیدا ہوجائے گا۔ وزیر اعظم نے ہندوستانی سائنس دانوں پر زور دیا کہ وہ ہندوستان میں سبز انقلاب کے بانی ڈاکٹر سوامی ناتھن کے تعاون سے تحریک حاصل کرتے ہوئے ہندوستان کی غذائی تحفظ کے لئے کام کریں۔ سائنسدانوں کو موسمیاتی تبدیلیوں کے پیش نظر آرگینک کاشتکاری اور ایسی فصلوں کی نشوونما پر توجہ دینی چاہیے جو خشک سالی اور بڑھتی ہوئی گرمی کے حالات میں بھی اچھی پیداوار دیتی ہیں۔ مسٹر مودی نے مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان کی موجودگی میں کہا کہ دوسرے پیشوں سے وابستہ لوگوں کے ساتھ ساتھ زرعی سائنسدانوں کو بھی ترقی یافتہ ہندوستان کے ہدف کو حاصل کرنے میں بڑا کردار ادا کرنا ہوگا۔ عظیم سائنسدان ڈاکٹر سوامی ناتھن کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ میری حکومت کو انہیں بھارت رتن سے نوازنے کا موقع ملا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ پروفیسر سوامی ناتھن کے ساتھ ہر بات چیت ایک سیکھنے کا تجربہ تھا۔ انہوں نے پروفیسر سوامی ناتھن کے ایک بیان کو یاد کیا، 'سائنس صرف دریافت کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ ترسیل کے بارے میں ہے' اور اس بات کی تصدیق کی کہ انہوں نے اسے اپنے کام کے ذریعے ثابت کیا۔ مسٹر مودی نے اس بات پر زور دیا کہ پروفیسر سوامی ناتھن نے نہ صرف تحقیق کی بلکہ کسانوں کو زرعی طریقوں کو تبدیل کرنے کی ترغیب بھی دی۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی پروفیسر سوامی ناتھن کا نقطہ نظر اور نظریات ہندوستان کے زرعی شعبے میں نظر آتے ہیں۔ انہیں مادر ہند کا انمول رتن قرار دیتے ہوئے مسٹر مودی نے اپنے اس اعزاز کا اظہار کیا کہ پروفیسر سوامی ناتھن کو ان کی حکومت کے دور میں بھارت رتن سے نوازا گیا۔

ڈاکٹر ایم ایس سوامی ناتھن نے خوراک کی پیداوار میں ہندوستان کو خود کفیل بنانے کی مہم کی قیادت کی۔ وزیر اعظم نے زور دیتے ہوئے کہا کہ پروفیسر سوامی ناتھن کی شناخت سبز انقلاب سے آگے تک پھیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ پروفیسر سوامی ناتھن نے کیمیائی استعمال اور مونوکلچر فارمنگ میں اضافے کے خطرات کے بارے میں کسانوں میں مسلسل بیداری پیدا کی۔ جناب مودی نے کہا کہ جہاں پروفیسر سوامی ناتھن نے اناج کی پیداوار کو فروغ دینے کے لیے کام کیا، وہیں وہ ماحولیات اور کرۂ ارض کے بارے میں بھی یکساں طور پر فکرمند تھے۔ دونوں مقاصد کو متوازن کرنے اور ابھرتے ہوئے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے، وزیر اعظم نے کہا کہ پروفیسر سوامی ناتھن نے سدا بہار انقلاب کا تصور متعارف کرایا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پروفیسر سوامی ناتھن نے دیہی برادریوں اور کسانوں کو بااختیار بنانے کے لیے بائیو ولیج کا تصور پیش کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ پروفیسر سوامی ناتھن نے کمیونٹی سیڈ بینکوں اور مواقع کی فصلوں جیسے اختراعی خیالات کو فروغ دیا۔

وزیر اعظم نے زراعت میں خشک سالی اور نمک سے مزاحمت کرنے کی صلاحیت پر پروفیسر سوامی ناتھن کی توجہ کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ ''ڈاکٹر ایم ایس سوامی ناتھن کا ماننا تھا کہ آب و ہوا کی تبدیلی اور غذائیت سے متعلق چیلنجوں کا حل ان فصلوں میں ہے جنہیں بھلا دیا گیا ہے۔ انہوں نے تذکرہ کیا کہ پروفیسر سوامی ناتھن نے ایسے وقت میں موٹے اناج شری انّ پر کام کیا جب انہیں بڑے پیمانے پر نظر انداز کیا جاتا تھا۔ مسٹر مودی نے یاد دلایا کہ برسوں پہلے پروفیسر سوامی ناتھن نے مینگروو کی جینیاتی خصوصیات کو چاول میں منتقل کرنے کی تجویز دی تھی، جس سے فصلوں کو آب و ہوا کے اُتار چڑھاؤ کے مطابق مزاحمتی بنانے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ آج، جیسے جیسے آب و ہوا کی موافقت عالمی ترجیح بنتی جارہی ہے، یہ واضح ہے کہ پروفیسر سوامی ناتھن کی سوچ واقعی کتنی دور اندیش تھی۔

وزیر اعظم نے کہا کہ اگرچہ حیاتیاتی تنوع عالمی سطح پر بحث کا موضوع ہے اور حکومتیں اس کے تحفظ کے لیے مختلف اقدامات کررہی ہیں، ڈاکٹر ایم ایس سوامی ناتھن نے حیاتیاتی خوشی کے تصور کو متعارف کروا کر اس سے ایک قدم آگے خیال پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج کا اجتماع اسی خیال کا جشن ہے۔ ڈاکٹر سوامی ناتھن کا حوالہ دیتے ہوئے، جن کا ماننا تھا کہ حیاتیاتی تنوع کی طاقت مقامی برادریوں کی زندگیوں میں تبدیلی لاسکتی ہے، جناب مودی نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ مقامی وسائل کے استعمال سے لوگوں کے لیے روزی روٹی کے نئے مواقع پیدا کیے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے تذکرہ کیا کہ اپنی فطرت کے عین مطابق، ڈاکٹر سوامی ناتھن میں خیالات کو زمینی سطح پر عمل میں لانے کی منفرد صلاحیت تھی۔ وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ اپنی ریسرچ فاؤنڈیشن کے ذریعے ڈاکٹر سوامی ناتھن نے مسلسل اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کام کیا کہ نئی دریافتوں کے فوائد کسانوں تک پہنچیں۔ انہوں نے کہا کہ چھوٹے کسانوں، ماہی گیروں اور قبائلی برادریوں کو ڈاکٹر سوامی ناتھن کی کوششوں سے بہت فائدہ ہوا۔

بغیر تصدیق کے فارم نہ بھریں: ممتا بنرجی

کولکاتہ، (یواین آئی) مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے عوام سے اپیل کی کہ وہ بغیر مکمل تصدیق کے کوئی بھی فارم نہ بھریں، کیونکہ یہ ان کے نام ووٹر لسٹ سے نکالنے کی ایک چال ہوسکتی ہے۔ جھاڑگرام میں عالمی قبائلی دن پر انہوں نے کہا، ''اگر کوئی کچھ دے کر فارم بھرواتا ہے، تو سمجھ کر بھریں، کیونکہ اس سے آپ کا نام ووٹر لسٹ سے حذف کیا جاسکتا ہے، اور پھر آپ کو این آر سی نوٹس مل سکتا ہے۔ انہوں نے الیکشن کمیشن پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی افسران کو نشانہ بنایا جارہا ہے اور ان کی معطلی غیر قانونی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مرکز کی حکومت اور الیکشن کمیشن ووٹر لسٹ میں ردوبدل کی سازش کررہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، ''ہم اسے قبول نہیں کریں گے۔ چاہے آپ قبائلی ہوں، درج فہرست ذات سے ہوں، دلت ہوں، ہندو ہوں یا مسلمان ہوں یا پھر کنیا شری مستفید ہوں، سب کا نام ووٹر لسٹ میں شامل ہونا چاہیے۔ ہندوستان کے الیکشن کمیشن کے دائرہ اختیار پر سوال اٹھاتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے یہ بھی واضح کیا کہ ریاستی انتظامیہ معطل افسران کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا، ''سرکاری ملازمین کو دھمکایا جارہا ہے۔ کل ہی میرے دو افسران کو نوٹس بھیج کر معطل کردیا گیا۔ میں پوچھتی ہوں، کیا انتخابات کا اعلان بھی ہوگیا ہے؟ آپ کس قانون کے تحت نوٹس بھیج رہے ہیں اور انہیں معطل کررہے ہیں؟ آپ تو ایف آئی آر درج کرنے کا بھی حکم دے رہے ہیں۔ اس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

کوسٹل شپنگ بل پر پارلیمنٹ کی مہر

نئی دہلی، (یواین آئی) راجیہ سبھا نے جمعرات کو اپوزیشن کے ہنگامے کے درمیان کوسٹل شپنگ بل 2025 منظور کرلیا، جس میں ساحلی علاقے میں جہاز رانی کی خدمات کی توسیع کے لیے ایک جامع قانونی نظام کا التزام ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسے پارلیمنٹ کی منظوری مل گئی۔ لوک سبھا اسے پہلے ہی پاس کرچکی ہے۔ بل کی منظوری کے بعد اپوزیشن ارکان کے ہنگامہ آرائی کے پیش نظر پریزائیڈنگ ڈپٹی چیئرمین گھنشیام تیواڑی نے ایوان کی کارروائی دن بھر کے لیے ملتوی کردی۔ قبل ازیں اپوزیشن کی ہنگامہ آرائی کے باعث ایوان کی کارروائی صبح وقفہ صفر میں بھی دو بجے تک ملتوی کردی گئی تھی۔ قبل ازیں، بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے وزیر سربانند سونووال نے ہنگامہ کے درمیان بل پر مختصر بحث کا جواب دیتے ہوئے اسے ایک اہم اصلاحی قدم قرار دیا۔ اپوزیشن اراکین کے ہنگامے کے درمیان، انہوں نے کہا کہ اس بل میں ساحلی جہاز رانی کے لیے ایک ڈیٹا بیس بنانے کی تجویز ہے، جس سے ہندوستانی سمندری سرحدی علاقے میں سکیورٹی کو فروغ ملے گا، سرمایہ کاروں کے لیے معلومات پر مبنی فیصلے میں آسانی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے تحت سمندری بحری جہازوں کو ساحلی علاقے میں چلانے کے لیے لائسنس دینے اور غیر ملکی جہازوں کی رجسٹریشن کے بارے میں بھی التزام کیے گئے ہیں۔ وزیر شپنگ نے کہا کہ اس بل کے نفاذ سے ساحلی علاقے میں سرمایہ کاری اور روزگار میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ بل میں ہندوستانی ساحلی پانیوں میں تجارت میں مصروف بحری جہازوں کو ریگولیٹ کرنے کے نئے انتظامات کا التزام ہے۔ اس بل کے مطابق ساحلی پانی سے مراد ہندوستان کے علاقائی پانی اور آس پاس کے سمندری علاقے ہیں۔

راہل کے چھتیس گڑھ کے ممکنہ دورے پر سیاسی ہلچل تیز

رائے پور، (یواین آئی) لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے چھتیس گڑھ کے ممکنہ دورہ کو لے کر ریاست میں سیاسی ہلچل تیز ہوگئی ہے۔ ایک طرف جہاں کانگریس مسٹر گاندھی کے دورے کے حوالے سے زمینی تیاری شروع کردی ہے، وہیں دوسری طرف بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اسے اپنے لئے فائدے کا موقع سمجھ کر سیاسی طور پر اس سے فائدہ اٹھانے کی تیاری کررہی ہے۔ ریاستی کانگریس کے صدر دیپک بیج نے کہا ہے کہ مسٹر راہل گاندھی جلد ہی چھتیس گڑھ کا دورہ کرسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں مسائل کی کوئی کمی نہیں ہے کیونکہ بی جے پی حکومت ہر میدان میں ناکام ثابت ہورہی ہے۔ انہوں نے کہا، ''ابھی بارش کا موسم ہے، جس کے بعد راہل گاندھی کا دورہ ممکن ہے۔'' مسٹر بیج نے مزید کہا کہ کانگریس آئندہ کی حکمت عملی پر بھی غور وخوض کررہی ہے۔ سال 2025 کے آخر تک ریاست کے اہم مسائل پر ایک بڑی حکمت عملی بنائی جائے گی، تاکہ بی جے پی کی ناکامیوں کو عوام کے سامنے لایا جاسکے۔

ہنگامہ آرائی کے درمیان منی پور کے بجٹ سے متعلق تجویز لوک سبھا میں پاس

نئی دہلی، (یواین آئی) لوک سبھا میں جمعرات کو اپوزیشن جماعتوں کے ارکان کے ہنگامہ کے درمیان منی پور کے لئے 2025-26 کی بجٹ کی تجویز منظور کرلی گئی۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے سال 2025-26 میں منی پور ریاست کی تخمینی وصولیوں اور اخراجات کی تفصیلات سے متعلق تجویز پیش کی اور کہا کہ یہ ایک بہت اہم تجویز ہے اور اپوزیشن جماعتوں کے ارکان کو ہنگامہ کرنے کے بجائے اس پر بحث کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ اپوزیشن پارٹیوں کے ارکان اکثر منی پور کے بارے میں بیانات دیتے رہتے ہیں لیکن وہ اتنی اہم تجویز پر بحث نہ کرکے ہنگامہ کررہے ہیں۔ محترمہ سیتارمن نے کہا کہ وہ منی پور کی بہتری کے لیے فنڈز کا التزام کررہی ہیں۔ اپوزیشن پارٹیوں کے ارکان منی پور کے بارے میں کوئی نہ کوئی مسئلہ اٹھاتے رہتے ہیں، وہ منی پور کے لیے فنڈز کا التزام کررہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ اپوزیشن پارٹیوں کے ارکان منی پور کے بارے میں گھڑیالی آنسو بہاتے رہتے ہیں لیکن وہ اتنی اہم تجویز پر بحث نہیں کررہے ہیں۔

عاشور خانہ شہزادہ علی اصغر (ع) سنکسر میں سہرا پیش کیا گیا

حیدرآباد۔ عاشور خانہ شہزادہ علی اصغر (ع) سنکسر سرورنگر میں ڈی سی پی ساؤتھ ایسٹ زون حیدرآباد جناب ایس چیتنیا کمار (IPS) نے حاضری دیتے ہوئے علم مبارک کو سہرا اور ڈھٹی پیش کی۔ اس موقع پر تلنگانہ بی جے پی کے سابق ریاستی ترجمان میر فراست علی باقری، ایڈیشنل ڈی سی پی جناب کے سریکانت، اے سی پی سعید آباد جناب ایس وینکٹ ریڈی، انسپکٹر آف پولیس سعید آباد جناب بی چندر موہن بھی موجود تھے۔ جناب ایس چیتنیا کمار آئی پی ایس نے کہا کہ 10 محرم الحرام یوم عاشورہ کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے چھ ماہ کے شیر خوار فرزند حضرت علی اصغر (ع) کی عظیم قربانی کی یاد میں آج یہاں مجالس وجلوس کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کو یزیدی لشکر نے کربلا کے میدان میں بھوک کے پیاسے شہید کردیا تھا۔

حضرت علی اصغر (ع) نواسۂ رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نواسے امام حسین علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ یہ سالانہ مجلس وجلوس شیعہ مسلمانوں اور مجموعی طور پر اسلامی برادری کے لیے روحانی عقیدت اور جذباتی اہمیت کی حامل ہے۔ اس موقع پر سید باقر حسین رضوی، مجاور ڈاکٹر مظہر الدین احمد، ایس نارائن ریڈی اور محمد نیاز حیدر بھی موجود تھے۔

'پہلے یہ طے کریں کہ کون دوست ہے اور کون دشمن؟'

ادھو ٹھاکرے کا مودی و شاہ پر سخت حملہ، خارجہ پالیسی اور شفاف انتخابات پر سوال

نئی دہلی۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے صدر ادھو ٹھاکرے نے وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یہ دونوں قائدین ہر میدان میں ناکام ہوچکے ہیں۔ انہوں نے قومی دارالحکومت دہلی میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو اس وقت اعلیٰ سطح پر ایک بہتر قیادت کی اشد ضرورت ہے۔ ادھو ٹھاکرے نے الزام عائد کیا کہ مودی اور شاہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے مفادات کو ترجیح دیتے ہوئے دیگر سیاسی جماعتوں کو توڑنے میں مصروف رہتے ہیں۔ انہوں نے خارجہ پالیسی کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اسے مکمل ناکام قرار دیا اور کہا کہ وزیر اعظم نے پوری دنیا کا سفر کیا مگر آج کوئی بھی ملک ہندوستان کا کھل کر ساتھ نہیں دے رہا ہے۔ ان کا مطالبہ تھا کہ وزیر اعظم قوم کو یہ بتائیں کہ ہمارے اصل اتحادی ممالک کون سے ہیں اور کون سے ممالک دشمنوں کی فہرست میں آتے ہیں۔ ٹھاکرے نے پڑوسی ممالک کے ساتھ ہندوستان کی سفارتی اور کھیلوں کی سرگرمیوں پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ جب پاکستان دشمن ہے تو اس کے ساتھ کرکٹ مقابلے کیوں ہورہے ہیں؟ اسی طرح جب چین بھی دشمن ملک ہے تو وزیر اعظم وہاں کا دورہ کیوں کررہے ہیں؟

وزیر اعظم کے چینی دورہ پر شیوسینا (یو بی ٹی) سربراہ ادھو ٹھاکرے نے جم کر حملہ بولا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''پہلے تو انہیں یہ واضح کرنا چاہیے کہ کون اپنے ملک کا دوست ہے اور کون دشمن؟'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''فی الحال تو دوست کوئی نظر نہیں آرہا ہے۔'' ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ ''وزیر اعظم نریندر مودی 10 سال تک پوری دنیا کا سیر کیے ہیں۔ ایسی کوئی جگہ نہیں بچی ہوگی جہاں وزیر اعظم نہیں گئے ہوں گے۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ جو تنازعہ چل رہا ہے، اس تعلق سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ اس کے پیچھے چین کا بھی ہاتھ ہے۔ ایسے میں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ پاکستان ہو یا چین، کون ہمارا دوست ہے اور کون دشمن؟ پہلے تو انہوں نے 'بائیکاٹ چین' کی شروعات کی تھی، پھر اب وہ چین کیوں جارہے ہیں؟

شیوسینا (یو بی ٹی) سربراہ نے سوال کیا کہ پاکستان ہمارا دشمن ہے یا نہیں؟ پاکستان کے ساتھ کرکٹ کیوں کھیل رہے ہیں؟ ہماری ماؤں-بہنوں کا جو سندور اجڑ گیا اس کے بارے میں وزیر اعظم مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کیا جواب دیں گے؟ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ دن بہ دن ان کے نقاب اترتے جارہے ہیں، ہندوتوا بھی ان کا ایک نقاب ہے وہ بھی اتر گیا ہے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ ملک کو اب ایک وزیر اعظم اور ایک وزیر داخلہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ منی پور آج بھی جل رہا ہے، وہاں کوئی نہیں جارہا ہے، یہ تو صرف پارٹیوں کو توڑنے کے پیچھے پڑے ہیں۔ پریوار کو توڑو، پارٹی کو توڑو، جتنے بھی بدعنوان افراد ہیں ان کو اپنی پارٹی میں لے لو۔ یہ تو پارٹی کی بات ہوگئی ملک کی نہیں، ملک کو ایک مضبوط حکومت اور مضبوط وزیر اعظم کی ضرورت ہے۔ آج جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو یہ لاپتہ ہوتے ہیں۔ اس درمیان امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ذریعہ ہندوستان پر 50 فیصد ٹیرف عائد کیے جانے پر بھی ادھو ٹھاکرے نے اپنا ردعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''ٹرمپ ہندوستان اور نریندر مودی کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ ہم انہیں جواب دینے سے قاصر ہیں، ان سے جواب مانگنا تو دور کی بات ہے۔ یہ حکومت خارجہ پالیسی کے محاذ پر مکمل طور سے ناکام رہی ہے۔''

الیکشن کمیشن پر راہل کے الزامات بے بنیاد ہیں: رجیجو

نئی دہلی، (یواین آئی) پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی طرف سے الیکشن کمیشن پر لگائے گئے الزامات پوری طرح سے بے بنیاد ہیں مسٹر رجیجو نے جمعرات کو یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مسٹر گاندھی نے آج پھر الیکشن کمیشن پر حملہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ مسٹر گاندھی نے ایک این جی او کی طرف سے کی گئی پیشکش کو دوبارہ دہرایا ہے۔ کانگریس پارٹی نے کل سپریم کورٹ پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ عدالت یہ فیصلہ نہیں کرے گی کہ کون ہندوستانی ہے اور کون ہندوستانی نہیں ہے۔ کانگریس عدالت عظمیٰ پر یقین نہیں رکھتی، الیکشن کمیشن کو نہیں مانتی ہے تو وہ کس کو مانتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر گاندھی نے کرناٹک کے اسمبلی کے بارے میں آج جو کہا اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن اور سپریم کورٹ پر بار بار حملے کرنا درست نہیں۔ یہ جمہوریت کے لیے اچھا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ کانگریس اور اپوزیشن پارٹیوں کو واضح طور پر بتانا چاہتے ہیں کہ وہ بہار میں رائے دہندوں کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے نام پر لوگوں کو گمراہ نہ کریں۔ پارلیمنٹ میں صرف وہی معاملات اٹھائے جاسکتے ہیں جو قواعد وضوابط کے تحت ہوں۔ انہوں نے کہا کہ وہ پارلیمنٹ میں کھلی بحث کے لیے تیار ہیں۔ اپوزیشن ایسے معاملات پر بات کرنا چاہتی ہے جس کے بارے میں کوئی اصول نہیں اور نہ ہی ایسی کوئی پرانی روایت ہے۔

وزیر پارلیمانی امور نے کہا کہ الیکشن کمیشن کو یہاں گھسیٹیں گے تو الیکشن کون کرائے گا۔ اگر حکومت ہند انتخابی اصلاحات کے لیے کوئی قانون بناتی ہے تو ہم اس پر ایوان میں بحث کرسکتے ہیں لیکن ایس آئی آر بالکل مختلف معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر گاندھی کی بات کو سنجیدگی سے لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے پیچھے ایک این جی او ہے اور مسٹر گاندھی صرف وہی بات کرتے ہیں جو انہیں سمجھا دیا جاتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کانگریس کے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر مسٹر گاندھی نے آج الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن ووٹوں کی چوری کروا رہا ہے اور اس سلسلے میں کرناٹک کی مہادیو پورہ اسمبلی سیٹ کے ووٹروں کی تفصیلات پیش کرتے ہوئے انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہاں ایک لاکھ سے زیادہ غلط ووٹ بنائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس غلط ووٹ ہونے کے ثبوت موجود ہیں اور انہوں نے اس حوالے سے وہاں پریزنٹیشن بھی دی۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمام شواہد تقابلی انداز میں اور کافی تحقیق کے بعد جمع کیے گئے ہیں۔

'کسی بھی ادبی تحریر کو مؤثر بنانے کے لیے تخیل کی بلند پروازی بہت ضروری'

چنار بک فیسٹیول 2025: چھٹے دن نئی نسل میں ادبی وتخلیقی مہارتوں کی نشوونما کے عنوان سے سہ روزہ ورکشاپ کا افتتاح، دو اہم موضوعات پر مذاکرے

سری نگر/نئی دہلی: چنار بک فیسٹیول 2025 کے چھٹے دن قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی اور شعبہ اردو کشمیر یونیورسٹی کے اشتراک سے سہ روزہ تربیتی ورکشاپ بعنوان نئی نسل میں ادبی وتخلیقی مہارتوں کی نشوونما کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقعے پر استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال نے کہا کہ قومی اردو کونسل کی اولین ترجیحات میں شامل ہے کہ نئی نسل کو وہ تمام مواقع فراہم کیے جائیں جن کے ذریعے وہ اپنے خوابوں کو تعبیر عطا کرسکیں۔ انھوں نے کہا کہ اس ورکشاپ کا مقصد نوجوانوں میں چھپی ہوئی تخلیقی صلاحیتوں کو بیدار کرنا اور انھیں ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے جہاں وہ اپنی صلاحیتوں اور خیالات کا آزادانہ اظہار کرسکیں۔ ہم نے اس موقعے پر یہ اہتمام بھی کیا ہے کہ کہنہ مشق تخلیق کار نوجوانوں سے براہ راست بات کریں اور انھیں صیقل کریں تاکہ نئے لکھنے والے بہتر طریقے سے اپنی تخلیقات پیش کرسکیں۔ ڈائرکٹر قومی کونسل نے کہا کہ کشمیر میں مجھے اردو زبان کا مستقبل روشن نظر آرہا ہے، یہاں کے طلبہ جس ذوق وشوق اور سنجیدگی سے اردو زبان پڑھ اور سیکھ رہے ہیں وہ نہایت خوش آئند اور قابل تحسین ہے۔ تعارفی کلمات پیش کرتے ہوئے پروفیسر اعجاز محمد شیخ (صدر شعبہ اردو و ڈین اسکول آف آرٹس کشمیر یونیورسٹی) نے تخلیق، تخیل اور فکشن کے باہمی رشتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ کسی بھی ادبی تحریر کو مؤثر بنانے کے لیے تخیل کی بلند پروازی بہت ضروری ہے، ان کی گفتگو کا محور تخلیق اور تخلیقیت تھا، انھوں نے کہانی کے ارتقائی سفر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ کہانی کہنے اور سننے کی جو روایت ہماری تہذیب کا حصہ رہی ہے اسے نئی نسل تک پہنچانا ازحد ضروری ہے۔ صدارتی کلمات پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر سید درخشاں اندرابی (چیئرپرسن جموں اینڈ کشمیر وقف بورڈ) نے کہا کہ ایسے ورکشاپس اردو زبان وادب کے فروغ کے لیے ناگزیر ہیں اور اس طرح کے پروگرام مسلسل ہونے چاہئیں تبھی نئی نسل اردو زبان سے قریب ہوگی اور نئے لکھنے والے پیدا ہوں گے۔ انھوں نے مزید کہا کہ آج کی نوجوان نسل خوش قسمت ہے کہ اسے ایسا سازگار ماحول مل رہا ہے جس میں وہ اپنے تخلیقی جوہر اور پوشیدہ صلاحیتوں کو نکھار سکتی ہے۔ انھوں نے اردو زبان کے اساتذہ اور تخلیق کاروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کریں، انھیں قبول کریں اور ان کی رہنمائی کریں اس لیے کہ یہی لوگ مستقبل میں بہتر قلم کار بن کر ابھریں گے اور اردو زبان وادب کے فروغ میں اہم کردار ادا کریں گے۔ کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے فیاض دلبر (مشہور آرٹسٹ، شاعر اور فکشن نگار) نے اس ورکشاپس کی افادیت اور اہمیت پر گفتگو کی اور کہا کہ اس قسم کے ورکشاپس میں شرکا صرف سامع یا ناظر نہیں ہوتے بلکہ وہ خود اس عمل کا حصہ ہوتے ہیں، اس میں مکالمہ، مشق اور تخلیق کا براہ راست تجربہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی وہ تخلیق میں حصہ لیتے ہیں، سیکھتے ہیں، سوال کرتے ہیں اور اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو نئی سمت دیتے ہیں۔ نظامت ڈاکٹر نصرت نبی (اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو گورنمنٹ ڈگری کالج، گاندربل) اور شکریے کی رسم ڈاکٹر کوثر رسول (اسسٹنٹ پروفیسر، کشمیر یونیورسٹی) نے ادا کیے۔ افتتاحی پروگرام کے بعد اس ورکشاپ کے دو سیشن بھی ہوئے۔ پہلے سیشن میں مشہور ناقد وفکشن نگار پروفیسر غضنفر نے شرکا سے کہانی لکھنے کے طریقے اور تخلیقیت کے لیے کیا چیزیں ضروری ہیں ان پر تفصیلی گفتگو کی، اس سیشن کی نظامت ڈاکٹر فلک فیروز (اسسٹنٹ پروفیسر، جی ڈی سی) نے کی۔ دوسرے سیشن میں ڈاکٹر ریاض توحیدی نے فکشن کی باریکیوں کے سلسلے میں گفتگو کی اور کہا کہ مشق اور محنت سے ہی آپ ایک اچھے تخلیق کار بن سکتے ہیں۔ اس سیشن کی نظامت ڈاکٹر شاہ فیصل نے کی۔

کاشی میں سیلاب، 90 گاؤں میں بہہ رہی ہے گنگا، فصلیں تباہ

سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں امدادی سامان تقسیم کیا گیا، ڈی ایم نے میئر کے ساتھ سیلاب سے متاثرہ علاقے کا دورہ کیا

وارانسی۔ تین تحصیلوں، 28 محلوں اور وارڈوں اور 90 دیہات میں سیلابی صورتحال برقرار ہے۔ کل 23 فعال ریلیف کیمپ اور 46 نشان زد ریلیف کیمپ ہیں۔ تقریباً 5000 لوگوں نے ریلیف کیمپوں میں اور باقی اپنے پڑوسیوں اور دیگر مقامات پر پناہ لیے ہوئے ہیں۔ کل 8352 کسان متاثر ہوئے ہیں۔ 2208 ہیکٹر فصلوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ دکشا مہیلا کلیان شودھ سنستھان نے ہکل گنج میں سیلاب سے متاثرہ لوگوں اور ضرورت مندوں میں امدادی سامان تقسیم کیا۔ دودھ، بسکٹ اور نمکین کے پیکٹ لے کر کشتی کے ذریعے نکلنے والے تنظیم کے لوگ سینکڑوں خاندانوں تک پہنچے۔ تنظیم کے صدر سنتوشی شکلا نے عہدیداروں کے ساتھ بچوں کے لیے دودھ، بسکٹ اور دیگر اشیاء تقسیم کیں۔ سیلاب میں مقیم لوگوں کے گھروں تک امدادی سامان پہنچا دیا گیا۔ بتایا گیا کہ سیلاب کی وجہ سے کئی خاندان بے گھر ہو گئے ہیں اور ان کے پاس بنیادی ضروریات کی شدید قلت ہے۔ ایسی صورتحال میں تنظیم کا مقصد زیادہ سے زیادہ ضرورت مندوں کی مدد کرنا ہے۔ تنظیم کی طرف سے دیپو شکلا، آشوتوش اوجھا، شگفتہ پروین، شوبتا سریواستو، شوبھا دیوی وغیرہ موجود تھے۔ اس دوران سیلاب سے متاثرہ لوگوں نے تنظیم سے مزید پینے کے پانی کا مطالبہ کیا۔ گھروں کی چھتوں پر رہنے والے لوگوں نے بتایا کہ انتظامیہ اور سماجی تنظیموں کے لوگ آکر امدادی سامان تقسیم کر رہے ہیں لیکن پینے کے پانی کا بہت مسئلہ ہے۔ اگر ہمیں ایک دن میں ایک بوتل پانی مل جائے تو یہ بہت مشکور ہوگا۔ بی ایچ یو کے پروفیسرز اور طلباء نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں 200 سے زائد متاثرین میں امدادی سامان بھی تقسیم کیا۔

کامرس فیکلٹی کے ڈاکٹر اودھیش سنگھ کی قیادت میں 30 سے زائد طلباء کی ٹیم نے متاثرہ خاندانوں میں بسکٹ اور کھانے کا اناج تقسیم کیا۔ اس دوران ڈاکٹر پنکج سنگھ، ڈاکٹر شاردول چوبے، ڈاکٹر جیتیندر پانڈے، پریانشو ستیم، شیوم تیواری، وندنا، سمن، مراری، شکتی موجود تھے۔ بدھ کو ضلع مجسٹریٹ ستیندر رکمار نے میئر اشوک کمار تیواری کے ساتھ واٹر پولیس کی موٹر بوٹ کے ذریعے سیلاب سے متاثرہ علاقے کا دورہ کیا۔ انہوں نے ایک موٹر بوٹ سے متاثرہ علاقوں جیسے ہریش چندر گھاٹ، رویداس گھاٹ، سمنے گھاٹ، گیان پرواہ وغیرہ میں سیلاب سے متعلق امدادی کاموں کا معائنہ کیا۔ اس دوران میئر اور ڈی ایم نے چھوٹے بچوں کو بسکٹ اور چاکلیٹ فراہم کیے۔ انہوں نے سیلاب سے متاثرہ علاقے کے لوگوں کو امدادی سامان کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ان کے مسائل کے بارے میں بھی بات کی۔ انہوں نے عوام کو یقین دلایا کہ انہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنے دیا جائے گا۔ اس کے بعد میئر اور ڈی ایم کاشی انٹیگریٹڈ کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر پہنچے اور وہاں سے سیلاب سے متاثرہ علاقے کا جائزہ لیا۔ ورونا ندی کے کنارے غریب بستی شیل پوتری امر پور ماڑیا میں 80 سالہ شوبھنا دیوی کی موت ہوئی تو اہل خانہ نے لاش کو کندھوں پر اٹھا کر گھٹنے گہرے پانی میں آخری سفر پر نکلا۔ تقریباً 300 میٹر چلنے کے بعد لاش کو گاڑی پر رکھا گیا۔ ورونا ندی میں سندھوا گھاٹ کے کنارے غریب بستی کے سیلاب متاثرین نے الزام لگایا کہ امدادی سامان ان تک نہیں پہنچا ہے۔ بچوں کے لیے نہ دودھ اور نہ دوائی۔

گورکھپور میں طالب علم کو پہلے ڈنڈوں سے پیٹا، پھر زمین پر تھوک کر چاٹنے پر کیا مجبور

گورکھپور (پی این ایس) اتر پردیش کے گورکھپور میں ایک انتہائی دل دہلا دینے والا معاملہ سامنے آیا ہے۔ یہاں کلاس ہشتم کے ایک طالب علم کو اس کی ہی کلاس کے کچھ طلباء نے زبردستی یرغمال بنا کر لوہے کی راڈ سے مارا اور پھر زمین پر تھوک کر چاٹنے پر مجبور کیا۔ واردات کے بعد سے طالب علم خوفزدہ ہے۔ ماں کی شکایت پر پولیس نے مقدمہ درج کر کے ملزم سے پوچھ گچھ شروع کر دی ہے۔ اس واقعہ کی علاقے میں چرچا ہے۔ چیلوا تال تھانہ علاقے کے ایک اسکول کے آٹھویں کلاس میں پڑھنے والے طالب علم ہرش موریہ کی ماں نے پولیس کو شکایت دی ہے کہ اس کا بیٹا آٹھویں جماعت کا طالب علم ہے۔ 26 جولائی کو وہ پڑھنے اسکول گیا تھا۔ اسکول ٹائم ختم ہونے کے بعد، اس کی کلاس کے دو طالب علم سندرم پانڈے اور اروند یادو نے اسے زبردستی پکڑ لیا اور مجنو چوکی کے قریب ایک ہارڈ ویئر کی دکان پر لے گئے۔ جہاں اسے یرغمال بنا کر لوہے کے راڈ سے مارا پیٹا اور پھر تھوک کر چاٹنے پر مجبور کیا اور دھمکی دی کہ اگر تم نے اس بارے میں کسی کو بتایا تو گولی مار دیں گے۔ تمہارے گھر والے کچھ نہیں کر سکیں گے۔ واقعہ کے بعد بیٹا بہت خوفزدہ ہے اور گھر سے نکلنے سے بھی ڈرتا ہے۔ اس واقعے کے بعد ہمیں یہ بھی خدشہ ہے کہ کہیں کوئی ناخوشگوار واقع نہ ہو جائے۔ حادثے کے حوالے سے ایس ایچ او چلوا تال اتل سریواستو کا کہنا ہے کہ متاثرہ طالب علم کی والدہ کی شکایت کی بنیاد پر ایک ہی کلاس کے دو طالب علموں کے خلاف مقدمہ درج کر کے کارروائی کی جا رہی ہے۔ تفتیش کے مطابق متاثرہ اور ملزم ایک ہی کلاس کے طالب علم ہیں۔ طالب علم ملزم کو کسی نہ کسی نام سے مخاطب کر کے چھیڑتا تھا جس کی وجہ سے اس نے غصے میں آکر یہ واردات کی۔ ویڈیو کی صداقت کی جانچ کی جا رہی ہے۔ دونوں نابالغ ہیں۔ جانچ کے بعد مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس بارے میں جب ڈسٹرکٹ ہسپتال کے ڈاکٹر امیت شاہی سے بات کی گئی تو انہوں نے کہا کہ آج کل کے بچے زیادہ تر فلمی دنیا اور سوشل میڈیا کا شکار ہو چکے ہیں۔ جوان کے دماغ پر اس طرح اثر انداز ہوتا ہے کہ وہ کچھ بھی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھتے ہیں۔ ایسے واقعات زیادہ تر خود کو سپر اور طاقتور ثابت کرنے کے چکر میں ہو رہے ہیں۔ والدین کو سب سے پہلے اس طرف توجہ دینا ہوگی۔ اس کے علاوہ سماجی سطح پر اور اسکولوں میں بیداری مہم چلا کر بچوں کو اس کے اچھے اور برے پہلوؤں سے روشناس کرانے کی ضرورت ہے۔

> ونوں نابالغ ہیں۔ جانچ کے بعد مزید قانونی کارروائی کی جائے گی

بی جے پی اور سپا ایک سکے کے دو پہلو: سوامی پرساد موریہ

پریاگ راج (یو این آئی) اتر پردیش کے سابق کابینی وزیر اور پانی پارٹی کے قومی صدر سوامی پرساد موریہ نے جمعرات کو کہا کہ بی جے پی اور سماج وادی پارٹی (ایس پی) کا قول و فعل اور چہرہ کم و بیش ایک ہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کٹر ہندو بننے کی سیاست کر رہی ہے جبکہ ایس پی سافٹ ہندو بننے کی سیاست کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اکھلیش یادو کی حکومت میں بھی غنڈہ گردی شباب پر تھی اور آج یوگی حکومت میں بھی غنڈہ گردی شباب پر ہے۔ بی جے پی اور سپا آپس میں نورا کشتی لڑ رہے ہیں۔ موریہ نے کہا کہ 27 ہزار سے زیادہ پرائمری اسکولوں کو بند کرنے کے معاملے میں سماج وادی پارٹی سوئی ہوئی ہے۔ یوگی حکومت کی اس عوام دشمن پالیسی کے خلاف ایس پی کو سڑکوں پر آکر احتجاج کرنا چاہیے تھا۔ لیکن اپنی جنتا پارٹی نے پوری ریاستی سطح پر اس کی مخالفت کی۔ ودھان سبھا کے سامنے دھرنا دیا گیا۔ تمام اضلاع کے ہیڈ کوارٹرز پر احتجاجی مظاہرے کیے گئے۔ اس معاملے میں اپنی جنتا پارٹی نے ریاست کے تمام ترقیاتی بلاکوں میں بائیک ریلیاں نکالیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یوگی حکومت کو بیک فٹ پر آنا پڑا اور پرائمری اسکولوں کو بند کرنے کا اپنا فیصلہ واپس لینا پڑا۔

تھیٹر اور سنیما کے ذریعے زبان اور صنف کو سمجھنا پر بین الاقوامی لیکچر کا انعقاد

لکھنؤ۔ کرامت حسین مسلم گرلز پی جی کالج، لکھنؤ میں کالج کے منیجر سید ناوید احمد صاحب کی قابل رہنمائی اور سرپرستی میں اور پرنسپل پروفیسر تھما خواجہ صاحبہ کی سرپرستی اور قیادت میں شعبہ اردو اور ہندی کے باہمی اشتراک سے "تھیٹر اور سنیما کے ذریعے زبان اور صنف کو سمجھنا" پر ایک بین الاقوامی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر بین الاقوامی شہرت یافتہ اردو اور ہندی اسکالرز نارتھ کیرولینا یونیورسٹی، امریکہ کے محترم ڈاکٹر افروز تاج، محترم ڈاکٹر جان کالڈویل، کالج کی پرنسپل عزت مآب پروفیسر تھما خواجہ اور معروف مصنف عاطف حنیف کی باوقار موجودگی نے پروگرام کی رونق بڑھا دی۔ پروگرام کا آغاز دعا سے ہوا۔ مہمانوں کا استقبال پھولوں سے کیا گیا اور مومنٹو پیش کیے گئے۔ کالج کی پرنسپل پروفیسر تھما خواجہ نے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا اور استقبالیہ کلمات پیش کیے۔ طلباء نے استقبالیہ گیت اور امیر خسرو کی کمپوزیشن پر مبنی ایک روح پرور رقص پیش کیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی ڈاکٹر افروز تاج نے کہا کہ تھیٹر اور سنیما محض تفریح کا ذریعہ نہیں ہیں بلکہ یہ سماجی، ثقافتی اور لسانی گفتگو کا بھی ذریعہ ہیں۔ پروگرام کے مہمان اعزازی ڈاکٹر جان کالڈویل نے کہا کہ تھیٹر اور سنیما معاشرے کا آئینہ ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں تبدیلی کا ایک طاقتور ذریعہ بھی ہیں۔ پروگرام کے آخر میں شعبہ اردو کی ڈاکٹر صائمہ رفعت نے اظہار تشکر کیا۔ یہ پروگرام شعبہ اردو، ہندی اور دیگر اساتذہ کے مخلصانہ تعاون سے مکمل ہوا۔ پروگرام کی نظامت اسرا بی بی صدیقی نے کی اور پروگرام کا اختتام قومی ترانے کے ساتھ ہوا۔ اس پروگرام میں کالج کی طالبات نے بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ امید ہے کہ یہ پروگرام طالبات کے مستقبل کے لیے نئی راہیں ہموار کرے گا۔

احمد صغیر نے اپنے ناولوں کے ساتھ ساتھ افسانوں میں بھی اقلیتی رجحان کو پیش کیا ہے: پروفیسر صغیر افراہیم

شعبۂ اردو، سی سی ایس یونیورسٹی میں "نئی صدی کے افسانوں میں اقلیتی رجحان' موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

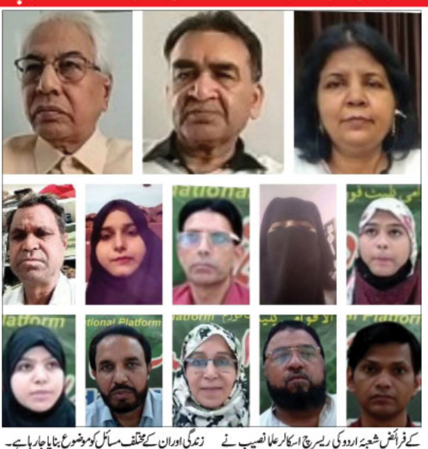

میرٹھ۔ آج جو نئی نسل لکھ رہی ہے، اس نئی نسل کے افسانوں میں آج کے مسائل کے ساتھ ساتھ اور خاص طور سے مسلمانوں کے مسائل کو خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ احمد صغیر نے اپنے ناولوں کے ساتھ ساتھ افسانوں میں بھی اقلیتی رجحان کو پیش کیا ہے۔ پریم چند گاؤں میں بالکل رچ بس گئے تھے اور گاؤں میں ڈوب کر لکھنے لگے۔ اردو ہندوستان کی زبان ہے جسے ہندوستانیوں نے اپنے خون جگر سے سینچا ہے۔ یہ الفاظ تھے معروف ناقد پروفیسر صغیر افراہیم کے جو آیوسا اور شعبۂ اردو کے زیر اہتمام منعقد "نئی صدی کے افسانوں میں اقلیتی رجحان" موضوع پر اپنی صدارتی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نور الحسنین، بیگ احساس، سید محمد اشرف وغیرہ کے افسانوں میں پورا ہندوستان بستا ہے۔ نئے افسانہ نگار اقلیتی رجحان کو پیش کر رہے ہیں۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد سہارنپوری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف ناقد و افسانہ نگار اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری اور صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کے بطور معروف فکشن نگار اور ناقد احمد صغیر نے شرکت فرمائی۔ مقالہ نگار کے بطور مظفر نگر سے عظمیٰ مہدی اور ریسرچ اسکالر علما نصیب، سہارنپور شریک ہوئیں۔ پروگرام سے لکھنؤ سے ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین بھی جڑی رہیں۔ استقبالیہ کلمات فرحت اختر، موضوع کا تعارف ڈاکٹر ارشاد سیانوی اور نظامت کے فرائض شعبۂ اردو کی ریسرچ اسکالر علما نصیب نے انجام دیے۔ موضوع کا تعارف پیش کرتے ہوئے ایوسا کے سیکریٹری ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے کہا کہ اکیسویں صدی میں خوب افسانے منظر عام پر آرہے ہیں اور نئی صدی کے افسانوں میں اقلیتی رجحان خاصا نظر آ رہا ہے۔ اقلیتی رجحان کو آج کے نئے افسانہ نگار بھی خاصا محسوس کر رہے ہیں۔ آج کے افسانوں میں اقلیتوں کی زندگی اور ان کے مختلف مسائل کو موضوع بنایا جارہا ہے۔ اقلیتی رجحان تقسیم ہند کے بعد ابھر کر سامنے آیا تھا اور آج یہ موضوع نہایت اہمیت اختیار کر چکا ہے۔

اس موقع پر معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ نئی صدی کے افسانہ نگار حالات حاضرہ پر افسانے لکھتے تھے۔ اب ان کے افسانوں میں اقلیتی رجحان خوب نظر آ رہا ہے۔ اقلیت میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جن میں خصوصاً مسلمان، عیسائی، سکھ، جین وغیرہ جو بہت سے مظالم کا شکار ہیں۔ احمد صغیر، حسین الحق، مشرف عالم ذوقی، نور الحسنین، صادقہ نواب سحر وغیرہ کے افسانوں میں یہ رجحان نظر آتا ہے اور ہمارے نئے افسانہ نگاروں نے تو اس رجحان کو خوب بڑھ چڑھ کر پیش کیا ہے۔ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مہمان خصوصی احمد صغیر نے کہا کہ نئی صدی ہنگامہ خیزی کی صدی ہے۔ اس صدی میں افسانہ نگاروں نے بے خوف ہوکر سماج کے مسائل اور اقلیتی رجحان کو اپنے افسانوں میں پیش کر رہے ہیں۔ ذوقی، غضنفر، نور الحسنین، اسلم جمشید پوری، صغیر رحمانی، نگار عظیم وغیرہ کے افسانوں میں اقلیتی رجحان خوب نظر آ رہا ہے۔ پروفیسر ریشما پروین نے کہا کہ آج کا پروگرام بہت عمدہ رہا۔ مقالہ نگاروں نے مقالے خوب محنت سے لکھے۔ محنت اور لگن ہی ہے جو طلبا کو کامیابی کی طرف لے جاتی ہے۔ آج کے مقالہ نگار واقعی مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنے مقالوں میں موضوع کا احاطہ کیا ہے۔ نئے افسانہ نگاروں کے یہاں دیگر مسائل کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کی پیچیدہ صورت حال بھی نظر آتی ہے۔ آج آزادی کے ساتھ نئی نسل اپنے افسانوں میں مندر، مسجد کے فسادات، پسماندہ طبقات کے مسائل کو جگہ دے رہے ہیں۔ پروگرام میں عظمیٰ مہدی نے اقلیتی رجحان اور اردو افسانہ اور علما نصیب نے "اقلیتی رجحان اور اردو افسانے کا تحقیقی جائزہ" موضوعات پر اپنے مقالے پیش کیے۔ پروگرام سے ڈاکٹر آصف علی، ڈاکٹر شاداب علیم، محمد شمشاد اور دیگر طلبہ و طالبات جڑے رہے۔

کچھوچھہ میں آستانۂ امیر ملت پر جلسۂ دستارِ فضیلت کا انعقاد

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) مدرسہ امیر العلوم سمنانیہ اشرف پور کچھوچھہ کے زیرِ اہتمام آستانۂ عالیہ امیر ملت پر ایک عظیم الشان جلسۂ دستارِ فضیلت و حفظ القرآن نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ روحانی و علمی مجلس 11 صفر المظفر 1446ھ کو بابائے ملت صوفی سید تنویر اشرف علیہ الرحمہ کے یوم وصال کی مناسبت سے سجائی گئی۔ جس میں علما، مشائخ، حفاظ کرام اور عشاقانِ سلسلۂ اشرفیہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت پیر طریقت حضرت علامہ سید محمد عربی اشرفی الجیلانی (منیجر مدرسہ امیر العلوم سمنانیہ) نے فرمائی۔ جبکہ جلسۂ عالیہ فاضلِ بغداد حضرت علامہ سید حسن عسکری اشرفی الجیلانی سجادہ نشین خانقاہِ حضور امیر ملت علیہ الرحمہ کی زیرِ سرپرستی منعقد ہوا۔ اس پُر وقار مجلس میں محمد فرحان ولد عبداللطیف ساکن کچھوچھہ شریف سمیت دیگر فارغ التحصیل علمائے کرام و حفاظِ قرآن کو دستارِ فضیلت اور اسنادِ اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ علما نے اپنے ایمان افروز خطابات میں بابائے ملتؒ کی دینی، روحانی، تعلیمی اور اصلاحی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے مشن کو آگے بڑھانے کی پرزور تلقین کی۔ مقررین نے فرمایا کہ بابائے ملت کی حیاتِ طیبہ امتِ مسلمہ کے لیے مشعلِ راہ ہے جنہوں نے دینِ متین کی خدمت، اصلاحِ معاشرہ، فروغِ علم اور اشاعتِ سنّت کو اپنا مشن بنایا۔ آج ان کے نقشِ قدم پر چلنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مدرسہ کے جملہ اراکین، اساتذۂ کرام اور طلبہ نے اس پروگرام کی کامیابی میں بھرپور محنت و لگن کا مظاہرہ کیا۔ آخر میں اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس کا اختتام ہوا۔

اکبرپور کے اٹورا میں جلوس عزاء 9 اگست کو

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) تحصیل اکبرپور کے موضع اٹورا میں 9 اگست بروز جمعہ کو صبح 9 بجے انجمن ذوالفقار حیدری کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان تاریخی جلوس ثانی زہراؑ و بازار کوفہ و شام کا انعقاد کیا جائے گا۔ جس میں ملک بھر سے معروف علمائے کرام اور مشہور ماتمی انجمنوں کی شرکت متوقع ہے۔ جلوس سے مولانا مرزا یعسوب عباس (لکھنؤ)، مولانا سید محمد امیر، مولانا شارب عباس اور مولانا عرشی مولائی خطاب فرمائیں گے۔ جو واقعہ کربلا، اسیرانِ کربلا کی شام غریباں اور حضرت زینبؑ کی مظلومیت پر روشنی ڈالیں گے۔ اس روح پرور جلوس میں انجمن جوانانِ حسینی (اعظم گڑھ)، انجمن فروغ عزا (بارہ بنکی)، انجمن حسینیہ (لورپور)، انجمن گلشن اسلام (بھونوارہ)، انجمن شیدا حسینی (بجنور)، انجمن سجادیہ (موضع) سمیت درجنوں ماتمی انجمنیں شرکت کریں گی۔

14 سال بعد انوکمپا تقرری سے برخاست کرنا غلط

الہ آباد ہائی کورٹ نے ہاتھرس کے شیو کمار کو دی بڑی راحت

پریاگ راج (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے انوکمپا تقرری معاملے میں بڑا فیصلہ سنایا ہے۔ اگر انوکمپا تقرری میں کوئی فراڈ یا اہم حقائق پوشیدہ نہ ہوں تو برسوں بعد اس تقرری کو منسوخ نہیں کیا جاسکتا۔ عدالت نے درخواست گزار کی والدہ کے سرکاری اسکول میں ٹیچر ہونے کی بنیاد پر 14 سال بعد انوکمپا کے تحت بطور کلرک کام کرنے والے ملازم کو نوکری سے ہٹانے کا حکم نامہ منسوخ کر دیا۔ یہ حکم جسٹس منجو رانی چوہان کی سنگل بنچ نے شیو کمار کی عرضی پر دیا ہے۔ ہاتھرس کے رہائشی شیو کمار کے والد ایک اسکول میں اسسٹنٹ ٹیچر تھے، جن کی موت 2 جنوری 1998 کو ہوئی تھی۔ شیو کمار نے انوکمپا تقرری کا مطالبہ کیا تھا، جس کے لیے درخواست 17 کو 2000 میں جمع کرائی گئی تھی۔ ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر، ہاتھرس کی جانچ کے بعد، انہیں انوکمپا کی بنیاد پر جونیئر کلرک کے عہدے پر تعینات کیا گیا تھا۔ تسلی بخش کام کرنے پر انہیں سال 2006 میں سینئر کلرک کے عہدے پر بھی ترقی دی گئی، اور ACP اسکیم کے تحت فوائد بھی حاصل ہوئے۔ تاہم تقرری کے کئی سال بعد ایک گمنام شکایت درج کی گئی جس میں الزام لگایا گیا کہ درخواست گزار شیو کمار نے غلط معلومات دے کر نوکری حاصل کی تھی۔ شیو کمار کی والدہ ایک سرکاری اسکول میں اسسٹنٹ ٹیچر ہیں، یہ حقیقت چھپانے کا الزام تھا۔ شکایت کی جانچ کے بعد، شیو کمار کو 31 مئی 2023 کو برطرف کر دیا گیا۔ برطرفی کی واحد بنیاد یہ تھی کہ جب اس نے انوکمپا تقرری کے لیے درخواست دی تو اس کی والدہ سرکاری ٹیچر کے طور پر کام کر رہی تھیں، جو کہ قواعد کے مطابق غلط تھا۔ شیو کمار نے الہ آباد ہائی کورٹ میں عرضی داخل کر کے برطرفی کے اس حکم کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ بدھ 05 اگست کو درخواست گزار کے وکیل آدرش سنگھ نے عدالت کے سامنے دلیل دی کہ درخواست گزار نے کوئی حقیقت نہیں چھپائی۔ درخواست کے وقت، فارم میں ایسا کوئی کالم نہیں تھا جس میں اس مخصوص انکشاف کی معلومات کو پُر کیا جاتا۔ درخواست گزار کی والدہ نے 28 جولائی 2000 کو ایک نوٹرائزڈ حلف نامہ داخل کیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ وہ پرائمری اسکول بہرام پور علی گڑھ میں اسسٹنٹ ٹیچر کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ موجودہ اعلیٰ افسران نے تمام حقائق کی تصدیق کی اور پھر شیو کمار کو تقرری کا خط دیا۔ سرکاری وکیل گوروبشن اور ہرے رام نے برطرفی کا دفاع کیا اور دلیل دی کہ یہ تقرری 4 ستمبر 2000 کے سرکاری حکم کے مطابق ڈائنگ ان ہارنس رولز کی براہ راست خلاف ورزی ہے۔ ان قوانین کا قاعدہ 5 اگر متوفی ملازمین کی شریک حیات پہلے سے ہی سرکاری ملازمت میں ہے تو انوکمپا تقرری کی ممانعت ہے۔ تاہم، دونوں فریقوں کو سننے کے بعد جسٹس منجو رانی چوہان نے درخواست گزار کے کیس میں میرٹ پایا۔

وارانسی میں سوامی پرساد موریہ کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا حکم

وارانسی۔ (یو این آئی) وارانسی کی ایم پی/ایم ایل اے کورٹ کے اڈیشنل چیف جج نے جمعرات کو وکیل اشکول کمار کے ذریعہ داخل عرضی پر سماعت کرتے ہوئے سابق وزیر سوامی پرساد موریہ کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا ہے۔ درخواست گزار ایڈوکیٹ اشوک کمار نے کہا کہ سوامی پرساد موریہ نے جنوری 2023 میں ایک معروف نیوز چینل پر انٹرویو کے دوران تلسی داس جی اور رام چرت مانس پر قابل اعتراض تبصرہ کیا تھا۔ اس تبصرے کے ثبوت عدالت میں پیش کیے گئے اور ایک درخواست دائر کی گئی جس میں مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ عدالت نے تھانہ کینٹ کے انچارج کو مناسب دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے معاملے کی تحقیقات کا حکم دیا۔

ٹرمپ کے 50% ٹیرف کا گلاس انڈسٹری پر بڑا اثر

فیروز آباد کے گلاس برآمد کنندگان کے 300 کروڑ روپے کے آرڈر منسوخ

فیروز آباد (پی این ایس) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے بھارت پر عائد نئی امپورٹ ڈیوٹی (ٹیرف) کے اثرات فیروز آباد کی شیشہ صنعت پر نظر آنے لگے ہیں۔ شیشے کے شہر کے نام سے مشہور فیروز آباد کی معیشت کا ایک بڑا حصہ امریکہ کو برآمدات پر منحصر ہے۔ یہاں تیار ہونے والی شیشے کی تقریباً 70 فیصد مصنوعات امریکہ کو بھیجی جاتی ہیں۔ ایسے میں خیال کیا جا رہا ہے کہ 50 فیصد ٹیرف کے نفاذ سے انڈسٹری شدید متاثر ہو گی۔ گلاس مینوفیکچرر ایکسپورٹ ایسوسی ایشن کے صدر مکیش بنسل (ٹونی) نے ہنگامی میٹنگ بلائی اور صورتحال کا جائزہ لیا۔ شہر کے معروف برآمد کنندگان اور صنعت کے نمائندوں نے اجلاس میں شرکت کی اور ٹیرف کی وجہ سے پیدا ہونے والے بحران پر سنجیدگی سے غور کیا۔ مکیش بنسل ٹونی نے بتایا کہ اجلاس میں موجود تمام ممبران نے متفقہ طور پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ ٹیرف میں اضافے، چین سے بڑھتی ہوئی مسابقت، عالمی اقتصادی سست روی اور پیداواری لاگت میں اضافے کی وجہ سے شیشہ کی صنعت شدید بحران کا شکار ہے۔ برآمدات میں کمی سے دستکاروں اور مزدوروں کی روزی روٹی براہ راست متاثر ہو سکتی ہے۔ ایکسپورٹر مکیش بنسل نے کہا کہ ٹیرف میں اضافے کی وجہ سے 300 کروڑ روپے کے آرڈر منسوخ کر دیے گئے ہیں۔ فیروز آباد کی شیشے کی صنعت نہ صرف شہر کی پہچان ہے بلکہ ہزاروں کاریگروں اور مزدوروں کی روزی روٹی کا ذریعہ بھی ہے۔

اتر ریلوے

تصحیح نامہ

مضمون: ٹینڈر نمبر: ڈبلیو۔سی، پی،۔سی،سی،ٹی،وی،۔ 2025-26 کے تعلق میں ترمیمی نوٹس۔

حوالہ: ٹینڈر نوٹس نمبر: شمالی ریلوے/آر،ایس،ڈبلیو،/جولائی/سی،سی،ٹی،وی،/ 2025/02 تاریخ: 11.07.2025

کام کی تفصیل: 850 ایم،ای،ایم،یو،(MEMU)، ڈی،ای،ایم،یو،(DEMU) اور ای،ایم،یو،(EMU) کوچوں اور 3۔ فیز ایئر کنڈیشنڈ اے،سی،ای،ایم،یو،(AC/EMU) کوچوں میں IP پر مبنی ویڈیو نگرانی سسٹم (VSS) کی سپلائی، قیام، ٹیسٹنگ اور کمیشننگ (SITC)۔"

مذکورہ ٹینڈر دستاویز میں درج ذیل ترمیم کی گئی ہیں:

نمبر شمار	تفصیل	پہلے سے طے شدہ	ترمیم شدہ
1	ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت	12.08.2025, 15:00 بجے	21.08.2025, 15:00 بجے

ٹینڈر کی دیگر سبھی شرائط حسب سابق رہیں گی۔ سبھی ترامیم www.ireps.gov.in ویب سائٹ پر دیکھی اور ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں۔

نمبر: ڈبلیو۔سی،بی،۔سی،سی،ٹی،وی،۔ 2025-26 تاریخ: 07.08.2025 2414/25

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

مضبوط مستقبل، اسٹنٹنگ سے نمٹنے کیلئے غذائی مہم

پوشن مشن میں غفلت پر فوری کارروائی کی جائے گی: وزیر بے بی رانی

لکھنؤ: 07 اگست۔ پوشن ابھیان کے تحت، ڈپارٹمنٹ آف چائلڈ ڈیولپمنٹ سروسز اینڈ نیوٹریشن، اتر پردیش نے 07 اگست، 2025 کو صبح 00:11 بجے سے دوپہر 30:01 بجے تک ویب کاسٹ اور ویڈیو نشریات کے ذریعے اسٹنٹنگ کی سمجھ اور حل - پیدائش کے پہلے 6 مہینوں پر خصوصی توجہ" کے موضوع پر ایک پوشن پاٹھ شالا کا اہتمام کیا۔ تقریب کی صدارت محترمہ نے کی۔ بے بی رانی موریہ، کابینی وزیر، خواتین کی بہبود اور بچوں کی ترقی کے غذائیت کے محکمے اور محترمہ کی باوقار موجودگی میں۔ پرتیبھا شکلا، ریاستی وزیر، خواتین کی بہبود اور بچوں کی ترقی کے غذائیت کے محکمے یہ پوشن پاٹھ شالا پروگرام پرنسپل سکریٹری محترمہ کی قیادت میں منعقد کیا گیا تھا۔ لینا جوہری، ویمن ویلفیئر اینڈ چائلڈ ڈیولپمنٹ نیوٹریشن ڈیپارٹمنٹ اور یونیسیف کے تعاون سے منعقد کیا گیا تھا۔ اتر پردیش میں بچوں میں کرتب دکھانے کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے آج "پوشن پاٹھ شالا" کا انعقاد کیا گیا جس میں مسز بی چندرکلا، سکریٹری، چائلڈ ڈیولپمنٹ نیوٹریشن ڈپارٹمنٹ، مسز سندیپ کور، ڈائرکٹر، چائلڈ ڈیولپمنٹ نیوٹریشن ڈپارٹمنٹ اور ریاستی سطح کے نوڈل آفیسر جناب سراج احمد، ڈپٹی ڈائریکٹر اور مسز انوپما شانڈلیا، ڈپٹی ڈائریکٹر بھی موجود تھیں۔ ان تمام افسران نے پروگرام کی کامیابی کو یقینی بنانے میں فعال کردار ادا کیا۔ یہ تقریب ورلڈ بریسٹ فیڈنگ ویک (1-7 اگست) کے موقع پر بھی خاص اہمیت رکھتی ہے، جس کا موضوع بریسٹ فیڈنگ میں سرمایہ کاری، مستقبل میں سرمایہ کاری ہے۔ اس موقع پر پیغام میں اس بات پر زور دیا گیا کہ زندگی کے پہلے چھ ماہ میں خصوصی دودھ پلانے اور پہلے 1000 دنوں میں متوازن غذائیت فراہم کر کے بچوں کی جسمانی اور ذہنی نشوونما کو تقویت دی جا سکتی ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ریاستی حکومت کی حکمت عملی" چھ ماہ، سات بار" کے تحت چھ ماہ سے کم عمر کے بچوں کی باقاعدہ نگرانی، بیماری کے انتظام اور ماؤں کو دودھ پلانے میں مدد فراہم کرنے پر خصوصی زور دیا جا رہا ہے۔ اس سال، "سمبھاو ابھیان" کے تحت اسٹنٹنگ کو مرکزی موضوع کے طور پر شامل کیا گیا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ بچوں کی مناسب نشوونما کے لیے بروقت مداخلت کی جائے۔ سٹنٹنگ کے اعداد و شمار میں کئی سالوں کے دوران بہتری دیکھی گئی ہے، جو مختلف محکموں، شراکت داروں اور کمیونٹیز کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اب ریاستی حکومت کی طرف سے اگلے پانچ سالوں کے لیے مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں، تاکہ پائیدار ترقی کے اہداف کے تحت طے شدہ اہداف کو سال 2030 تک حاصل کیا جا سکے۔ سٹنٹنگ کی حقیقی حیثیت کو سمجھنے، اسباب کی نشاندہی کرنے اور ڈیٹا کے معیار کو مضبوط بنانے کے لیے ریاست بھر میں اسٹنٹنگ کی توثیق کی مہم چلائی گئی۔ مہم میں تمام محکموں کی مشترکہ کوششیں شامل تھیں تاکہ اضلاع کے منتخب دیہاتوں میں بچوں کی اینتھروپومیٹرک پیمائش (جیسے قد، وزن وغیرہ) کو دوبارہ درست کیا جا سکے۔ اس اقدام سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریاستی حکومت نہ صرف اہداف کا تعین کر رہی ہے بلکہ انہیں حاصل کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات بھی کر رہی ہے۔ پروگرام میں مضامین کے ماہرین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر ایم اے فریدی (ڈین ایمریٹس، ایرا یونیورسٹی، لکھنؤ)، ڈاکٹر سمیر ایم پوار (نیوٹریشن اسپیشلسٹ، یونیسیف نئی دہلی) اور ڈاکٹر رویش شرما (نیوٹریشن آفیسر، یونیسیف اتر پردیش) نے شرکاء کو اسٹنٹنگ، اس کے اثرات اور کمیونٹی پر مبنی حل کے بارے میں عملی معلومات دیں۔ پروگرام میں ریاست بھر سے ڈی پی اوز، سی ڈی پی اوز، چیف سروئنٹ، آنگن واڑی کارکنان اور آئی سی ڈی ایس استفادہ کنندگان - حاملہ خواتین، دودھ پلانے والی خواتین اور چھوٹے بچوں کے والدین نے ویب کاسٹ کے ذریعے حصہ لیا۔ پوشن پاٹھ شالہ" ریاستی حکومت کے سال 2030 تک سٹنٹنگ کی شرح کو کم کرنے کے عزم کی علامت ہے۔ یہ تقریب ریاست میں غذائیت کو بہتر بنانے کے لیے ایک ٹھوس، عملی اور وقف کوشش کے طور پر قائم کی گئی ہے، جو آنے والے سالوں میں مثبت تبدیلی کی سمت متعین کرے گی۔

محکمہ سماجی بہبود اور جنگلات کی جائزہ میٹنگ

سون بھدر، چندولی اور مرزا پور میں جنگلات کے حقوق کے سرٹیفکیٹ کے معاملے پر بحث

لکھنؤ: 07 اگست۔ لکھنؤ-سون بھدر کو مذہبی، سیاحتی اور کیمپنگ سرکٹ کے طور پر تیار کیا جائے گا۔ اس سے نہ صرف مقامی سطح پر روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے بلکہ مختلف قسم کی سیاحت کو بھی فروغ ملے گا۔ جمعرات کو گومتی نگر کے بھاگیداری بھون میں ایک جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سون بھدرا، چندولی اور مرزا پور اضلاع میں جنگلات کے حقوق کے سرٹیفکیٹ کے معاملات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سماجی بہبود کے وزیر مملکت (آزاد چارج) جناب عاصم ارون، وزیر جنگلات (آزاد چارج) جناب ارون کمار سکسینہ اور سماجی بہبود کے وزیر مملکت جناب سنجیو کمار گونڈ میٹنگ میں موجود تھے۔ سماجی بہبود کے وزیر مملکت (آزاد چارج) جناب عاصم ارون نے بتایا کہ محکمہ جنگلات کے ڈائرکٹر قبائلی محکمہ اور چیف فاریسٹ کنزرویٹر (سی سی ایف) کی ایک مشترکہ ٹیم سون بھدر، چندولی اور مرزا پور اضلاع میں جنگلات کے حقوق کے سرٹیفکیٹ کے معاملات میں یکسانیت کی جانچ کرنے کے لیے جائے وقوع کا دورہ کرے گی۔ ٹیم موقع کا دورہ کرے گی اور کاغذات کا معائنہ کرے گی۔ اس کے تحت جنگل کی زمین کو کچھ شرائط کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ٹیم اس بات پر بھی کام کرے گی کہ اسے کس طرح آگے بڑھایا جائے اور اس کے امکانات کو تلاش کیا جائے۔ جنگلات کے رقبے کے استعمال پر بحث کی جائے گی جس سے جنگلات کا احاطہ بڑھے، جنگلات کا استعمال بڑھے اور مقامی لوگوں کی آمدنی میں بھی اضافہ ہو۔ اس سلسلے میں ایک آن لائن پروگرام کا انعقاد کیا جائے گا جس میں دیگر ریاستوں کے کامیاب تجربات کو شامل کیا جائے گا۔

50 فیصد ٹیرف کا فیصلے ہندوستان کے ساتھ دھوکہ

مایاوتی کا پارلیمنٹ میں بحث کا کیا مطالبہ

لکھنؤ: 7 اگست (پی این ایس) اتر پردیش کی سابق وزیر اعلیٰ اور بہوجن سماج پارٹی کی سربراہ مایاوتی نے امریکہ کی طرف سے ہندوستان پر بھاری محصولات عائد کرنے پر سخت تنقید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے جس طرح برازیل کی طرح ہندوستان پر کل 50 فیصد ڈیوٹی لگانے کی کوشش کی ہے، یہ ہندوستان کے لئے ایک جھٹکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قدم سے ڈونالڈ ٹرمپ کے دوست ملک ہندوستان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ انہوں نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں اس معاملے پر بحث کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مایاوتی نے کہا کہ مرکزی حکومت نے اس پر دوک ٹوک جواب دیا ہے اور امریکی اقدام کو غیر منصفانہ، غیر نامناسب اور غیر معقول' قرار دیا ہے، لیکن ملک کے عام لوگ امریکہ کے اس فیصلے کو ہندوستان کی دھوکہ دہی کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ یہ قدم ہندوستان کو کمزور کرتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ امریکہ ہمیں کمزور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بی ایس پی سربراہ مایاوتی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں اپیل کی کہ تمام سیاسی جماعتوں کو اس سنگین چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے پختگی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ انہیں باہمی سیاسی خود غرضی، تنگ نظری، اختلافات اور دشمنی سے اوپر اٹھ کر طویل المدتی حکمت عملی کے تحت کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے ملک میں امن و امان برقرار رکھنا بھی ضروری ہے۔ پارلیمنٹ کے اجلاس میں اس مسئلہ پر جامع بحث کا مطالبہ کرتے ہوئے مایاوتی نے کہا کہ اگر مرکزی اور ریاستی حکومتیں صرف اندرونی تنگ مسائل میں الجھی رہیں تو اتنے بڑے عالمی چیلنجوں سے نمٹنا مشکل ہو جائے گا۔ مایاوتی نے کہا کہ بی ایس پی کی سیاست ہمیشہ 'سروجن ہتائے اور سروجن سکھائے' کی رہی ہے۔ قومی مفاد میں ضروری ہے کہ مرکز اور ریاستوں کے درمیان جاری سیاسی کشمکش کو اب ختم کیا جائے۔ صرف اسی طرح ہندوستان عالمی سطح پر مضبوط کھڑا ہو سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایسی صورتحال سے نمٹنے کے لیے سب کو سیاسی خود غرضی، تنگ نظری، اختلافات وغیرہ سے اوپر اٹھ کر پوری پختگی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ بی ایس پی سربراہ نے کہا کہ موجودہ صورتحال سے نکلنے کے لیے ہمیں طویل مدتی حکمت عملی کے تحت کام کرنا ہوگا۔ ملک میں امن و امان کی اچھی فضا کے ساتھ پوری چوکسی کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ وسیع تر عوام اور ملک کے مفاد میں ہے۔

سریش کمار کھنہ نے لکھنؤ مغربی اسمبلی حلقہ کی 08 شاہراہوں کا افتتاح کیا

لکھنؤ: 07 اگست۔ اتر پردیش کے وزیر خزانہ اور پارلیمانی امور اور لکھنؤ ضلع کے انچارج وزیر جناب سریش کمار کھنہ نے لکھنؤ مغربی ودھان سبھا حلقہ کی 08 سڑکوں کا افتتاح کیا۔ اس دوران معززین علاقہ اور علاقائی کونسلرز موجود تھے۔ ان سڑکوں کی خصوصی مرمت کا کام محکمہ تعمیرات عامہ نے ریاستی سڑک فنڈ کے تحت کیا تھا۔ ان سڑکوں کی کل لمبائی 6.660 کلومیٹر ہے اور کل لاگت 429.17 لاکھ روپے ہے۔ ان سڑکوں کے افتتاح سے علاقے کے لوگوں کو آمدورفت میں آسانی ہوگی۔ ان راستوں میں راجاجی پورم کے بابا کی بگیہ سے بسمل پارک کے راستے، کھٹیشورمندر سے سیٹھی کلینک تک کا راستہ، سونا پورم ریلوے کراسنگ سے راجکمار چلڈرن اکیڈمی تک کا راستہ، ہنومان مندر کے پیچھے سے انجانا شاہ ہو اسپتال تک کا راستہ، رام جانکی گیسٹ ہاؤس سے پرمود سنگھ کے گھر کا راستہ، شری انیل سنگھ کے گھر سے کرنل سنگھ کے گھر تک کا راستہ شامل ہے۔ اور بابولال کے گھر سے پشکر سنگھ کے گھر تک، شتیبل پورم میں چند بھان سنگھ کے گھر سے اتسو میرج ہال سے ہوتے ہوئے اکھنڈ پرتاپ سنگھ تک، ایڈوکیٹ کا گھر کرشنا پبلک اسکول سے ہوتا ہوا، ڈاکٹر سنیل کے گھر سے کرشنا پبلک اسکول تک سڑک، پرانے تھانے سے رہائشی اسکول تک سڑک۔ وزیر انچارج نے وزیر دفاع جناب راجناتھ سنگھ کا خصوصی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جب سے وہ لکھنؤ کے ایم پی بنے ہیں، انہوں نے لکھنؤ کی تبدیلی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔

مرکزی حکومت کی خارجہ پالیسی پوری طرح فیل: اکھلیش

لکھنؤ: 07 اگست (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ذریعہ ایکسپورٹ ٹیرف میں 50 فیصدی اضافے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سماجوادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے جمعرات کو کہا کہ مرکزی حکومت کی خارجہ پالیسی پوری طرح سے ناکام ہے۔ جس طرح سے لگاتار پابندیاں لگا رہی ہے اس سے معیشت بحران میں ہے۔ جمعرات کو یہاں جاری ایک بیان میں یادو نے کہا کہ ہندوستان کے امریکہ کے ساتھ دیرینہ تعلقات ہیں۔ یہ صورتحال کیوں پیدا ہوئی؟ اتنے عرصے میں حکومت میں بہت سے فیصلے ہوئے ہوں گے۔ حکومت کو ملک کے لیے خارجہ پالیسی بنانا چاہیے تھی۔ چند لوگوں کے مفادات کو پورا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ کیا ایسا ہے کہ حکومت نے کچھ تاجروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے فیصلے کیے ہیں؟ ایس پی سربراہ نے کہا کہ بھارت چاروں طرف سے گھرا ہوا ہے۔ حکومت کو ملک، کسانوں اور تاجروں کے مفادات کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ مرکز کی بی جے پی حکومت کو دس سال پہلے کسانوں، زراعت، دودھ اور دودھ کی مصنوعات اور نوجوانوں کے بارے میں سوچنا چاہیے تھا۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ہر شعبے کا ترجیحی بنیادوں پر خیال رکھے۔ صنعتیں اور صنعتکار تباہ ہو رہے ہیں۔ کسان برباد ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کے لوگ دعویٰ کرتے تھے کہ وہ دنیا میں ڈنکا بج رہا ہے۔ ان کے تمام ممالک کے ساتھ مضبوط تعلقات ہیں۔ انہیں ہر ملک میں عزت مل رہی ہے۔ اس کے بعد وزیر اعظم اور حکومت کا جو کہنا ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ مرکزی حکومت خارجہ پالیسی میں پوری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ کسانوں اور نوجوانوں کے حوالے سے حکومت کے تمام وعدے جھوٹے ثابت ہوئے ہیں۔ بی جے پی نے کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن اتنے سال گزرنے کے بعد بھی آمدنی دوگنی نہیں ہوئی۔ مہنگائی بڑھ گئی ہے۔ نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔ یادو نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ آنے والے وقت میں ہندوستان دنیا میں سب سے مضبوط ملک کے طور پر دیکھا جائے گا۔ پی ڈی اے پاٹھ شالہ میں تعلیم کے بارے میں وزیر اعلیٰ یوگی کے بیان پر انہوں نے کہا کہ کوئی وہی بولے گا جو انہوں نے پڑھا ہے۔ سوشلسٹوں کے لیے 'گ' کا مطلب غریب ہے۔ شاید بی جے پی کے لیے 'گ' گدھے کے لیے ہے۔ اگر وزیر اعلیٰ تعلیم چاہتے تو اسکول بند نہ کرتے۔ غریبوں کے بچے پرائمری سکولوں میں پڑھتے ہیں۔ سماج وادی والے غریبوں کے بچوں کو پڑھا رہے ہیں۔ بی جے پی حکومت غریبوں سے تعلیم چھین رہی ہے۔ ہمارے لیے گ' کا مطلب غریب ہے۔ وزیر اعلیٰ کو لکھائی پڑھائی اور ترقی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ یادو نے کہا کہ سماج وادی حکومت کے دوران اسکول، کالج، یونیورسٹی اور یونیورسٹیاں بنی تھیں۔ تعلیم مفت کر دی گئی۔ ترقی کے لیے پاور پلانٹس بنائے گئے۔ سماج وادیوں نے اتر پردیش میں 3 سے 66 تھرمل سپر پاور پلانٹ قائم کیا۔ بجلی کی جنریشن میں اضافہ ہوا۔ اس سے ترقی کی رفتار تیز ہوئی۔ کاروبار اور روزگار میں اضافہ ہوا لیکن وزیر اعلیٰ آج تک ایک پاور پلانٹ یا تھرمل سپر پاور پلانٹ بول تک نہیں پائے۔

نیپال سے متصل اضلاع میں 130 غیر قانونی تعمیرات کو مسمار کیا گیا

لکھنؤ: 7 اگست (یو این آئی) اتر پردیش میں گزشتہ 60 دنوں میں نیپال کی سرحد سے متصل اضلاع میں غیر قانونی تجاوزات اور غیر تسلیم شدہ مذہبی اداروں کے خلاف ریپڈ بلڈوزر کارروائی کی گئی۔ اس دوران مجموعی طور پر 298 غیر قانونی مساجد، عیدگاہوں، مدارس اور مزارات کی نشاندہی کی گئی جبکہ 223 غیر قانونی تعمیرات کے خلاف نوٹس جاری کیے گئے۔ اس کے ساتھ ہی 198 غیر قانونی تعمیرات کو سیل کیا گیا اور 130 غیر قانونی تعمیرات کو مسمار کیا گیا۔ پیلی بھیت، شراوستی، بلرام پور، بہرائچ، لکھیم پور کھیری، سدھارتھ نگر اور مہاراج گنج میں مبینہ غیر قانونی تعمیرات کے خلاف کارروائی کی گئی۔ شراوستی میں غیر قانونی تعمیرات کے خلاف سب سے زیادہ کارروائی کی گئی۔ شراوستی کے ضلع مجسٹریٹ اجے کمار دویدی نے کہا کہ ہند-نیپال سرحد کے 10 کلومیٹر کے اندر سرکاری اور نجی زمین پر بنائے گئے غیر قانونی مساجد، عیدگاہوں، مدارس اور مزاروں کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔ ایسے میں یوگی حکومت کی ہدایت پر شراوستی میں اب تک 149 غیر قانونی تعمیرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان میں سے تمام 149 غیر قانونی تعمیرات کو نوٹس دیے گئے جبکہ 140 غیر قانونی تعمیرات کو سیل کر دیا گیا۔ ساتھ ہی 37 غیر قانونی تعمیرات کو مسمار کیا گیا۔ ڈی ایم نے بتایا کہ غیر قانونی تعمیرات کے خلاف کارروائی ابھی بھی جاری ہے۔ لکھیم پور کھیری کے ضلع مجسٹریٹ درگا شکتی ناگپال نے کہا کہ ضلع میں کل 13 غیر قانونی تعمیرات کی نشاندہی کی گئی۔ ان میں سے 1 غیر قانونی تعمیر کو نوٹس دی گئی ہے جبکہ 10 غیر قانونی تعمیرات کو سیل کر دیا گیا۔ جبکہ 3 غیر قانونی تعمیرات کو مسمار کر دیا گیا۔ اسی طرح مہاراج گنج میں 45 غیر قانونی تعمیرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان میں سے تمام 45 غیر قانونی تعمیرات کو نوٹس دیے گئے جبکہ 24 غیر قانونی تعمیرات کو سیل کر دیا گیا۔ جبکہ 31 غیر قانونی تعمیرات کو مسمار کیا گیا۔ سدھارتھ نگر میں 23 غیر قانونی تعمیرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان میں سے دو غیر قانونی تعمیرات کو نوٹس جاری کیے گئے جبکہ 21 غیر قانونی تعمیرات کو مسمار کر دیا گیا۔ جبکہ بہرائچ میں 25 غیر قانونی تعمیرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان میں سے 25 کو نوٹس جاری کیے گئے جبکہ 5 غیر قانونی تعمیرات کو سیل کر دیا گیا۔ اور 15 کو مسمار کیا گیا ہے۔ پیلی بھیت میں 2 غیر قانونی تعمیرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان دونوں کو مسمار کر دیا گیا۔ جبکہ بلرام پور میں 41 غیر قانونی تعمیرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان میں سے 1 کو نوٹس دی گئی جبکہ 19 تعمیرات کو سیل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 21 غیر قانونی تعمیرات کو مسمار کیا گیا۔ حکومت کی ہدایات پر شراوستی نے گزشتہ 60 دنوں میں نیپال کے سرحدی علاقوں میں غیر قانونی تعمیرات کے خلاف سب سے زیادہ کارروائی کی ہے۔

نکانت جین کے ٹھکانوں پر ای ڈی کی چھاپے ماری

لکھنؤ: 07 اگست (یو این آئی) اتر پردیش میں معطل آئی اے ایس ابھیشک پرکاش کے نزدیک نکانت جین اور گولڈن بلاسم راجندر سنگھ کے ٹھکانوں پر ای ڈی نے چھاپے ماری کی۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے معطل آئی اے ایس افسر اور انویسٹ یو پی کے سابق سی ای او ابھیشیک پرکاش کے قریبی ساتھی نکانت جین پر اپنی گرفت مضبوط کر لی ہے۔ سرمایہ کاروں سے رشوت لینے کے معاملے میں ای ڈی نے بڑی کارروائی کی ہے۔ معلومات کے مطابق انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے جمعرات کو لکھنؤ کے وشال کھنڈ میں نکانت جین کے گھر اور دفتر سمیت پانچ مقامات پر چھاپے مارے ہیں۔ نکانت جین کے گھر سے دستاویزات ملنے کے بعد ای ڈی نے ریجنیٹ ہوٹل کے مالک اور گولڈن بلاسم کے پارٹنر راجندر بگا کے گھر پر بھی چھاپہ مارا ہے۔ الزام ہے کہ نکانت آئی اے ایس افسر ابھیشیک پرکاش کے قریبی تھے۔

سماج وادی پارٹی کی ماہانہ میٹنگ میں 2027 کے انتخابات اور ایم ایل سی انتخابات پر حکمت عملی

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے ضلع دفتر 6، لال جیت رائے بھون، کیسر باغ، لکھنؤ پر ماہانہ میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ اس میٹنگ کی صدارت ضلع صدر جے سنگھ جینت نے کی اور اس کا انعقاد ضلع کے جنرل سکریٹری شبیر احمد خان نے کیا۔ میٹنگ میں خطاب کرتے ہوئے ضلع صدر جے سنگھ جینت نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر کی ہدایت پر 2027 تک ہر اسمبلی حلقے میں پی ڈی اے چاؤپال کا انعقاد مسلسل کیا جائے گا۔ انہوں نے آئندہ سناتک ایم ایل سی انتخابات میں پارٹی کے امیدوار کی جیت کو یقینی بنانے کے لیے بوتھ سطح پر سناتک ووٹرز بنانے کی ہدایات دیں۔ اس کے ساتھ ہی ضلع سماج وادی پارٹی نے ضلع کے ہر بلاک میں بوتھ صدور کی میٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا، جس کی تیاریوں پر بحث کی گئی۔ انہوں نے 18 سال مکمل کرنے والے نئے ووٹروں کے ناموں کو ووٹر لسٹ میں شامل کرانے کی بھی ہدایات دیں۔ میٹنگ کے اختتام پر، سابق گورنر ستیپال ملک، سابق وزیر اعلیٰ شیبو سورین، اور لکھنؤ کے رہائشی کلدیپ یادو، ایڈوکیٹ راکیش یادو، سورج یادو کی روح کے سکون کے لیے دو منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔ اس موقع پر خاص طور پر ریاستی نائب صدر سی ایل ورما، سابق ضلع صدر ناگندر سنگھ یادو، سابق ایم ایل اے امبریز سنگھ پشکر، راجندر یادو، سابق شہر صدر سوشیل دکشت، ریاستی سکریٹری وجے سنگھ یادو، چوہدری گیان سنگھ، ویر بہادر سنگھ، ایس یو خان بھائیہ جی، امرپال سنگھ، انیل کمار یادو، سینئر رہنما بھارتی یادو، ہرش کر یادو، ضلع نائب صدر/ضلع انتخابی انچارج ٹی پی سنگھ، قومی نائب صدر یوتھ بریگیڈ ناگندر سنگھ یادو، رام پرکاش یادو، ضلع نائب صدر بچان سنگھ یادو، جمال الدین بیگ کالو، ابراہیم منصوری، ارچنا راوت، شیان اختر علوی، للیتا راجپوت، ویرندر یادو، رام نریش پال، بلاک صدر اوشا سین، یشویر لودھی، اسمبلی صدر سونیش کمار موریا، ضلع میڈیا انچارج رمیش سنگھ روی، چیرمین بی کے ٹی گنیش راوت، این اسرت بیگ، ضلع سکریٹری منوج کمار یادو، محمد ریش، عرفان سلمانی، وجے یادو، منوج یادو، پنکج راوت، دیپک یادو، مایا رام ورما، ضلع صدر خواتین سبھا پرملتا یادو، ضلع صدر اقلیتی سبھا ہارون عزیز، ضلع صدر اساتذہ سبھا اودھیش سنگھ یادو، مزدور سبھا ضلع صدر گیانندر کمار گیانیو، یوتھ بریگیڈ ضلع صدر سالم کاکوری، ثقافتی پرکوشٹھ ضلع صدر اساتذہ سبھا ریاستی سکریٹری ویش سنگھ، دیوا کیر یادو، یوجن سبھا ریاستی سکریٹری وجے یادو، ستیش یادو ٹیٹو، پردیپ کمار یادو، گووند یادو، ضلع پنچایت رکن مہیش پرساد راوت، جیتندر یادو گڈو، موہن یادو، انور انصاری، انیل کمار ورما، تربھون یادو، سرویش یادو، یادوورندر سنگھ گببر، جلال اکبر خان، ارون والمیکی، کرنیش کانو جی، انور انصاری، شبھم کانو جی، محمد عدنان صدیقی، لوکیش گپتا، ڈی پی یادو، سنتوش دھارکار، سنجیت یادو، ویر سنگھ یادو، امر سنگھ لودھی، انورگ یادو، گیان پرکاش لودھی، اور دیگر عہدیداران و کارکنان موجود تھے۔

یوپی کانگریس کے تنظیمی ڈھانچے کو مستحکم کرنے کیلئے اہم اجلاس

لکھنؤ، 07 اگست: اتر پردیش کانگریس کمیٹی میں جاری "تنظیم سجن ابھیان" کو مزید رفتار دینے کے مقصد سے آج ریاستی کانگریس دفتر میں دو اہم اجلاسوں کا انعقاد عمل میں آیا۔ ان اجلاسوں میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری و اتر پردیش انچارج محترم اویناش پانڈے کی سربراہی اور ریاستی کانگریس صدر و سابق وزیر محترم اجے رائے کی صدارت میں تبادلہ خیال کیا گیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ ماہ ریاست کے 21 سینئر رہنماؤں کو زونل کوآرڈینیٹر مقرر کیا گیا تھا، جس سے اس مہم کو نیا رخ ملا۔ آج انہی زونل کوآرڈینیٹروں کے ساتھ ہونے والی پہلی میٹنگ میں اویناش پانڈے نے تنظیم سجن ابھیان کو مزید تیز اور مؤثر بنانے کے لیے اپنے تجربات کا فائدہ اٹھانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ تمام زونل کوآرڈینیٹر تجربہ کار سیاستدان ہیں اور تنظیم سازی کا بھرپور تجربہ رکھتے ہیں۔ ان کی قیادت میں 31 اگست تک ریاست میں بوتھ لیول پر تنظیم سازی کا عمل مکمل کیا جانا ہے۔ اجلاس میں موجود تمام زونل کوآرڈینیٹروں نے اپنے اپنے علاقوں میں جاری کاموں کی تفصیلات پیش کیں اور قیمتی تجاویز بھی دیں۔ دوسری میٹنگ میں ریاست کے تمام اضلاع کے ضلعی دفتر کے سکریٹریوں اور کنٹرول روم انچارجز نے شرکت کی۔ اس موقع پر ریاستی کانگریس صدر اجے رائے نے شرکاء کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ پنچایت اور اسمبلی انتخابات میں ان کی کلیدی ذمہ داری ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہی کارکنان ضلعی، ریاستی اور مرکزی دفاتر کے درمیان رابطے کا کام انجام دیں گے اور ساتھ ہی بلاک، منڈل اور بوتھ سطح پر ہم آہنگی قائم کر کے پارٹی کو مضبوطی فراہم کریں گے۔ اجلاس میں کئی اہم شخصیات نے شرکت کی جن میں یوپی کانگریس لیجسلیچر پارٹی کی لیڈر محترمہ آرادھنا مشرا مونا، قومی سکریٹری و شریک انچارج پردیپ نروال، سابق ریاستی صدر برج لال کھابری، سابق ارکان پارلیمان پردیپ جین آدتیہ، کمل کشور کمانڈو، کنور دانش علی، سابق وزیر نسیم الدین صدیقی، سابق اراکین اسمبلی پردیپ ماتھر، سنجے کپور، ویویک بنسل، سہیل اختر انصاری، جتا گوتم، گیا دین انوراگی، سابق صوبائی صدور یوگیش دیکشت، نکل دوبے، سابق نائب صدور دنیش کمار سنگھ، راگھویندر پرتاپ سنگھ، وار روم کے رکن سنجے دیکشت اور سوشل میڈیا کی نائب صدر شالنی سنگھ شامل تھے۔ یہ اجلاس کانگریس کے تنظیمی ڈھانچے کو نچلی سطح تک مستحکم کرنے کی سمت ایک مضبوط قدم کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

ہینڈلوم ہماری ثقافت اور معاش کی علامت ہے: راکیش سچان، قومی ہینڈلوم ڈے کے موقع پر ویور کی اعزازی تقریب اور فیشن شو کا انعقاد

لکھنؤ: 07 اگست۔ ریاست کے مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز، کھادی اور دیہی صنعتوں کے وزیر راکیش سچان نے کہا کہ ہینڈلوم نہ صرف ہماری ثقافتی ورثہ ہے بلکہ لاکھوں خاندانوں کی روزی روٹی کی بنیاد بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت بنکروں کے مفادات کے تحفظ اور ہینڈلوم انڈسٹری کو فروغ دینے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ وزیر سچان آج 11 ویں قومی یوم ہتھ کرگھا کے موقع پر مرچنٹ چیمبر ہال میں منعقدہ ویورز کی اعزازی تقریب، سنت کبیر اسٹیٹ ہینڈ لوم ایوارڈ کی تقسیم اور فیشن شو پروگرام سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ پروگرام میں اتر پردیش کے 13 اضلاع ایودھیا، علی گڑھ، اٹاوہ، کانپور، گورکھپور، جھانسی، پریاگ راج، بریلی، مرادآباد، میرٹھ، ماؤ، لکھنؤ اور وارانسی کے 39 بہترین بنکروں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ سنت کبیر اسٹیٹ ہینڈلوم ایوارڈ اسکیم کے تحت، پہلے انعام کے لیے 20000 روپے نقد، دوسرے انعام کے لیے 15000 روپے اور تیسرے انعام کے لیے 10000 روپے، شال، شیلڈ اور سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔ اجودھیا سے کللو حسن، کیشرا اور شہر شاہ حسین، وکاس سنگھ، وریندر کمار، علی گڑھ سے راہول مہور، محمد۔ اٹاوہ سے تعلق رکھنے والے اسلم، پچن کمار اور منالال اور دیگر اضلاع کے بنکروں کو ان کی بہترین کاریگری اور ہینڈلوم مصنوعات کے لیے یہ اعزاز حاصل ہوا۔ پروگرام کے آغاز میں ہینڈلوم مصنوعات کی ایک عظیم الشان نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں ساڑھیاں، ڈریس میٹریل، کور، قالین، ممبل کور اور بیڈ شیٹس کی نمائش کی گئی۔